ٹی وی نیوز پروڈکشن

فن اور طریقۂ کار

سمیع الرحمٰن

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

ٹی وی نیوز و پروڈکشن

فن اور طریقۂ کار

ڈاکٹر سمیع الرحمٰن

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

وزارت ترقی انسانی وسائل، حکومت ہند

فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی۔ 110025

© قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

سنہ اشاعت : 2014
تعداد : 550
قیمت : -/93روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1188

TV News wa Production
Fun Aur Tariqa-e-Kaar
By: Dr. Samiurrahman

ISBN :978-93-5160-041-1

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی 110025، فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک۔8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: ہائی ٹیک گرافکس، ڈی 8/2، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز II، نئی دہلی۔110020
اس کتاب کی چھپائی میں 70GSM, TNPL Maplitho کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔

پیش لفظ

انسان کا اجتماعی شعور صدیوں کو محیط ہے۔ اظہار کے سانچوں پر قابو پانے میں صدیاں لگی ہیں۔ اظہار کے لسانی سانچے پر عبور پانا معجزے سے کم نہیں۔ زبان کا سفر حقیقت سے مجاز تک کا نہایت بامعنی سفر ہے۔ مجاز کے توسط سے اشارے حقیقت کی ترسیل ہیں۔ مفروضے سے معروضے کی منزل مشاہدے سے تجربے کی منزل ہے جو پیچیدگی سے آسانی کی طرف لے جاتی ہے۔ فکر سے اظہار اور اظہار سے تحریر کے مراحل میں ردوقبول سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جذبے، احساسات اور اشیا کی شناخت کے لیے لفظیات کا انتخاب اور ان کی قبولیت کے لیے زمانہ درکار ہوتا ہے۔ زبان عمرانی، معاشرتی اور تہذیبی مظہر ہے۔ ایک دن میں زبان بنتی ہے نہ قواعد۔ نطق سے اظہار تک کا سفر صدیوں پر مشتمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں پیچیدگی اور تنوع پایا جاتا ہے۔ زبان نامیاتی حقیقت ہے۔ اسی لیے نئے نئے سیاق میں ظاہر ہوتی ہے۔ ہر لفظ معنوی امکانات میں ایک سے زائد سیاق رکھتا ہے۔ ہر لفظ اپنے ساتھ مختلف تصورات لے کر ظاہر ہوتا ہے لیکن اس کی سادہ اور مجرد، دونوں صورتیں ممکن ہیں۔ ہر لفظ اپنی تخلیق کے بعد جب کچھ زمانی عرصہ گزار لیتا ہے تو اس کے معنوی حدود متعین ہو جاتے ہیں اور اس کی سند لغت فراہم کر دیتا ہے۔ اردو نے اپنا ادبی سفر شروع کیا تو تحریر بھی اسے محفوظ کرتی گئی اور آج اردو کتابوں کے عظیم ذخیرے پر ہم فخر کرتے ہیں۔

اردو میں مختلف علوم وفنون کی کتابوں کو منتقل کرنا اور معیاری تحریروں کو پکی روشنائی عطا کر کے اردو حلقوں تک پہنچانا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ کونسل نے متنوع موضوعات پر کافی کتابیں شائع کی ہیں۔ برقی صحافت کے اہم امور پر مبنی یہ کتاب 'ٹی وی نیوز پروڈکشن: فن اور طریق کار' اردو کی نئی نسل کے لیے بیش قیمت تحفہ ہے جس میں ٹیلی ویژن کی تاریخ، ارتقا اور خبر کی تکنیک سے لے کر نیوز اسٹوری، اس کی مبادیات، اسکرپٹ کے نمونے، پروگرام کا پروڈکشن خاکہ اور طریق کار تک کے مسائل پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ کتاب کے مصنف کا تعلق براہ راست الیکٹرونک میڈیا سے رہا ہے۔ برقی صحافت سے دلچسپی رکھنے والوں کے ساتھ عام قارئین کے لیے بھی یہ کتاب دلچسپ ہے۔ امید ہے کونسل کی دیگر مطبوعات کی طرح اس کتاب کی بھی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔

ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین
(ڈائرکٹر)

فہرست

پیش لفظ..iii-iv

پیش گفتار.. ix-xii

باب اوّل— ٹیلی ویژن نیوز: ایک تعارف 1-9

باب دوم— ٹیلی ویژن: ابتدا اور ارتقا.............................. 11-24

دوردرشن کی توسیع اور ہدف، سیٹلائٹ ٹی وی، ویڈیو میڈیم وقت کی نئی ضرورت، اہم نیوز چینل

باب سوم— ٹی وی نیوز روم.............................. 25-37

نیوز ڈائریکٹر، اسسٹنٹ نیوز ڈائریکٹر، شعبہ اِن پٹ، اِن پٹ ڈیسک کی ذمہ داریاں، دن کے منصوبے کی تیاری، رپورٹرز کے ساتھ تال میل، پریس نوٹس پر غور کرنا، نیوز ایجنسیز پر نگاہ رکھنا، تصویروں کا حساب کتاب، او بی دین کی تعیناتی، فون پر خبر، شعبہ آؤٹ پٹ، آؤٹ پٹ ڈیسک کی ذمہ داریاں، رن آرڈر تیار کرنا، کاپی تیار کرنا، گرافکس ٹیکسٹ تیار کرنا، ٹکر اور اسکرال، بائٹس اور شاٹس کا انتخاب، پی سی آر میں ادارتی فیصلہ، تکنیکی شعبہ، ویڈیو ایڈیٹر، گرافکس آرٹسٹ، پروڈکشن اسسٹنٹ، نیوز اسٹوڈیو، اسٹوڈیو، پروڈکشن کنٹرول روم، آڈیو پینل

باب چہارم — ٹیلی ویژن نیوز اسٹوری کا طریقۂ کار 39-55

انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل، ابتدائیہ، ابتدائیہ کی لمبائی، آخر انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل ہی کیوں؟ متن، ناظرین کے سوال کے جواب، اختتامیہ، ٹیلی کاسٹ اور پرنٹ کا فرق

باب پنجم — ٹی وی نیوز اسٹوری فارمیٹ: بنیادی باتیں 57-80

ریڈر، وائس اوور، اسپلٹ پیج، ویڈیو انسٹرکشن، ساؤنڈ آن ٹیپ، پیکیج، لائیو شاٹ، الفاظ اور تصویروں کا امتزاج، اسکرپٹ نگاری- بنیادی باتیں، کیوں ضروری ہے اسکرپٹ، شاٹس کا رول، نیٹ ساؤنڈ، مقصدیت، پہلے کیا اسکرپٹ یا ویڈیو ایڈیٹنگ، بریکنگ نیوز، ضروری احتیاط، بریکنگ نیوز ہو تو کیا کریں؟ ٹی وی رائٹنگ کے لیے ضروری احتیاط، ٹی وی میں کلوز اپ کے استعمال پر توجہ، شوٹنگ لوکیشن کو محدود رکھا جائے، تصویر کے سامنے خاموشی کی ضرورت، موضوع پر گرفت اور پروگرام کے مزاج میں توازن، تحریر/پروگرام کے مقصد کو واضح کیا جائے، تحریر سے قبل پروگرام کے ناظرین کا فہم

باب ششم — ٹی وی اسکرپٹ کے نمونے 81-139

پی ٹی آئی کی انگریزی کاپیاں، اے پی ٹی این کی انگریزی کاپیاں، زی نیوز کی ایک بلیٹن، اسکرپٹ کے اضافی نمونے

باب ہفتم — ٹی وی پروگرام پروڈکشن خاکہ 141-155

ٹیلی ویژن ٹیم، پروڈکشن اسٹاف، پروڈکشن کرو، ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، پروڈکشن اسسٹنٹ، آڈیو انجینئر، لائٹ ڈائریکٹر، سینک ڈیزائنر، فلور منیجر، کیمرہ آپریٹر، ویڈیو انجینئر، ٹیلی ویژن ٹیم کے دیگر ارکان، ٹیلی ویژن اسٹوڈیو، کنٹرول روم، اسٹوڈیو فلور، پروگرام پروڈکشن کے چار مرحلے، پروڈکشن سے قبل منصوبہ بندی، سیٹ اپ اور ریہرسل، پروڈکشن، راست ٹیلی کاسٹ، ایڈیٹنگ کے لیے ویڈیو ٹیپ، پوسٹ پروڈکشن، ویڈیو اسپیس اور آڈیو اسپیس

باب ہشتم — ٹی وی پروگرام پروڈکشن-طریقہ کار 157-214

الکٹرانک نیوز گیدرنگ پروڈکشن، الکٹرانک فیلڈ پروڈکشن، ٹیلی ویژن کیمرہ:
کلوزاپ، ایچ ڈی ٹی وی، رنگین کیمرہ، ڈیجیٹل کنٹرول کیمرہ، ٹی وی کیمرہ کی
قسمیں، ٹیلی ویژن اور کلر کیمسٹری، رنگین ٹیلی ویژن سسٹم کی ضرورت، مختلف کلر
ٹیلی ویژن سسٹم، کلر پکچر ٹیوب، کلر پکچر ٹیوب کی قسمیں، ٹی وی اسٹیشن سے آواز
کا نشر، ٹی وی اسٹیشن سے تصویر کا نشر، ٹی وی ریسیور

کتابیات 215-217

پیش گفتار

ٹیلی ویژن نیوز اور پروڈکشن سے متعلق ایک ایسی کتاب لکھنے کی خواہش عرصہ سے تھی جو ٹی وی نیوز میں کام کرنے کے خواہاں اردو کے طالب علموں کی ضرورت کے عین مطابق ہو۔ اس خواہش کی ابتدا اسی وقت ہوگئی تھی جب مئی 2000 میں، میں نے روزنامہ راشٹریہ سہارا سے استعفیٰ دے کر ZEE News بحیثیت Correspondent جوائن کیا۔ نیوز چینل میں کام کرتے ہوئے اکثر مجھے محسوس ہوتا تھا کہ اگر پہلے سے ہی ٹی وی نیوز سے متعلق کچھ کتابوں کا مطالعہ کرلیا ہوتا تو اس پیشے میں کام کرتے ہوئے کافی سہولت میسر ہوتی، کیونکہ یہاں نہ صرف اسکرپٹ کی ہیئت بلکہ تحریر بھی صحافتی، ادبی اور دیگر تحریروں سے بالکل مختلف ہے، نیز اس کے مبادیات رپورٹنگ، نیوز گیدرنگ، پروڈیوسنگ، اینکرنگ اور دیگر شعبوں میں بھی خصوصی مہارت کی ضرورت ہے۔ اس طرح سے جب مطالعے کی ضرورت پڑی تو سب سے پہلے اردو کی طرف رجوع کیا، پتہ چلا کہ اردو میں ٹی وی نیوز سے متعلق کتاب کا وجود ہی نہیں۔ اس وقت اس موضوع پر کتاب لکھنے کی خواہش کو مزید جلا ملی اور میں لگاتار اس پر غور کرتا رہا اور تھوڑا بہت جو کچھ سمجھ میں آتا تھا تحریر کی نذر کر دیتا تھا۔ اس دوران تلاش و تحقیق کی کوشش بھی جاری رہی۔ پھر مجھے کچھ انگریزی کتابیں پڑھنے کو ملیں۔ ان کتابوں میں بھی جس نوعیت کے مواد کی مجھے تلاش تھی وہ تقریباً مفقود تھا۔ اس کی دو وجہیں تھیں:

ایک تو یہ کہ یہ کتابیں اپنے مخصوص پس منظر اور ماحول کے مطابق لکھی گئی ہیں اور ان میں جس نوعیت کی وضاحت اور مثالیں پیش کی گئی ہیں وہ ہندوستان اور خاص کر اردو کے قارئین کے لیے بے سود ہیں۔ دوئم ان کا مقصد عالم گیر سطح پر یا کلی طور پر ٹی وی نیوز سے متعلق تھیوری کا اختراع کرنا نہیں بلکہ اپنی ضرورتوں کا فوری حل تلاش کرنا تھا۔ پھر بھی ان کتابوں نے مجھے ایک پیانہ دیا تا کہ میں اپنی خواہش کے مطابق خاکہ تیار کرسکوں۔ میں آہستہ آہستہ اس سمت میں پیش قدمی کرتا رہا، جس کا نتیجہ آپ کے سامنے زیرِ نظر کتاب کی شکل میں موجود ہے۔

میں یہ قطعی دعویٰ نہیں کرتا کہ جو کتاب آپ کے سامنے ہے وہ ٹی وی نیوز کے تمام اجزاء کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور نئی تحقیق و تلاش کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے برعکس میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میں نے محض ابتدا کی ہے اور آگے اس موضوع پر بہتر سے بہتر نگارشات سے استفادہ کرنے کا موقع اردو کے قارئین اور طالب علموں کو ملے گا۔ فی الحال اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ جب عملی صحافی (Working Journalist) ٹیلی ویژن نیوز میں کام کرنے کے خواہاں طالب علموں کی درس و تدریس کے لیے کوئی خاکہ تیار کرتے ہیں، لائحہ عمل مرتب کرتے یا کتاب لکھتے ہیں تو اس میں بلاشبہ جو نکتہ سب سے پہلے ان کے دماغ میں آتا ہے اور جس پر وہ سب سے زیادہ توجہ صرف کرنا چاہتے ہیں وہ ہے عمدگی کے ساتھ لکھنے کی کاوش (Learn to Write Well)، کیونکہ ایک کامیاب اور Solid News Operation کے لیے جو سب سے بنیادی اور اہم آلہ ہے وہ ہے اچھی تحریر۔ ٹھوس تحریر کی بنیاد پر ہی رپورٹنگ (Reporting)، نیوز گیدرنگ (News Gathering)، پروڈیوسنگ (Producing)، اینکرنگ (Anchoring) جیسے امور میں مہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔ تحریری مہارت کے بغیر کوئی بھی طالب علم ٹی وی نیوز انڈسٹری میں کام کرنے کا تصور نہیں کرسکتا۔ ٹیلی ویژن نیوز میں رائٹنگ (Writing) اور پروڈیوسنگ (Producing) کے لیے جن مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے یہ کتاب انہی بنیادی باتوں کا خیال کرتے ہوئے لکھی گئی ہے۔ کتاب میں اس بات کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ تحریریں کس طرح سے رپورٹنگ (Reporting)، شوٹنگ (Shooting) اور ایڈیٹنگ (Editing) کے عمل میں معاون ہوتی ہیں۔ یہ کتاب یقیناً طالب علموں کو ان کے تجسس کے عین مطابق ملے گی جب وہ سنجیدگی سے ٹی وی نیوز کے بارے میں غور کریں گے۔

ٹیلی ویژن صحافت سے وابستگی کے دوران بہت سے طالب علموں اور اساتذہ کرام سے میرا واسطہ پڑا۔ اکثر ہی طالب علموں نے ٹیلی ویژن نیوز میں کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا لیکن اس سمت میں جب بنیادی مہارت کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی تو بیشتر کا موقف تھا کہ ایک بار جب کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے تو پھر انھیں خود کو حالات کے مطابق ڈھالنا آسان ہو جائے گا۔ اکثر ہی طالب علم اس بات کو سمجھ نہیں پاتے کہ ترسیل کا کوئی بھی عمل محض ٹی وی، ریڈیو، اخبار، انٹرنیٹ، نیوز ایجنسیز یا ڈاٹ کام ہی تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں اچھی زبان اور تحریر کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے بغیر اپنے تجربات و مشاہدات کی ترسیل تقریباً ناممکن ہے۔ یہی بات صحافت پر بھی صادق آتی ہے اور شاید زندگی کے دوسرے شعبوں سے کچھ زیادہ ہی۔ حالانکہ ان حضرات کی حوصلہ شکنی کا میرا کوئی ارادہ نہیں، محض یہ بتانا ضروری ہے کہ جب کبھی انھیں کسی نیوز چینل میں کام کرنے کا موقع ملے گا اس وقت انھیں تحریر کی اہمیت سمجھ میں آئے گی۔ دراصل ٹی وی رائٹنگ ایک ڈسپلن ہے جس پر دیگر موضوعات کی طرح ہر روز مشق کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ طالب علموں کو یہ باور کرانا ضروری ہے کہ انھیں اپنے لیے تحریر کی ایک طرز ادا، ایک اسلوب کو سب سے پہلے فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ جب اپنی کاوش سے وہ اس پر عبور حاصل کر لیں گے، پھر انھیں برقی میڈیم اور خاص کر الیکٹرانک نیوز گیدرنگ (Electronic News Gathering) میں مہارت حاصل کرنا آسان ہو جائے گا۔ ہزاروں صحافیوں نے نیوز ایجنسی کی کاپیوں (Wire Copy) کو اپنا ذریعہ (Source) بنا کر اس پر محنت کی اور پھر ایک ایسے اسلوب کو فروغ دیا جو صحافت کی دنیا میں ان کی شناخت بن گیا۔ یہ Wire Copy کسی بھی انگریزی اخبار میں آپ کو مل جائے گی۔ Wire Copy دراصل پی ٹی آئی، اے پی، رائٹر جیسی نیوز ایجنسیوں کی کاپیاں ہوتی ہیں اور اپنے بین الاقوامی مزاج کے مطابق ان کی زبان انگریزی ہوتی ہے۔ انھیں پڑھنا، ان کی روح کو سمجھنا اور اپنی زبان یا جس زبان میں صحافت کے پیشے کا انتخاب کرنا چاہتے ہیں انہیں اس طرح منتقل کرنا کہ تمام باتیں بھی شامل ہو جائیں اور اس کی روح کے ساتھ کسی طرح کی آمیزش یا چھیڑ چھاڑ نہ ہو۔ یہی وہ بنیاد ہے جسے Writing Skill کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اس کی ضرورت تمام طالب علموں کو ٹی وی نیوز میں کام کرتے وقت سب سے

پہلے محسوس ہوگی۔ اس کتاب میں 'نمونے کی اسکرپٹ' کے عنوان سے لکھے گئے باب میں پی ٹی آئی اور اے پی ٹی این جیسی نیوز ایجنسیوں کی Wire Copies کو میں نے طالب علموں کی ضرورت کا خاص طور سے خیال رکھتے ہوئے شامل کیا ہے۔ ساتھ ہی Zee News کی ایک پوری بلیٹن اور اسکرپٹ کے اضافی نمونے بھی اسی مقصد کے تحت شامل کیے گئے ہیں، تاکہ طالب علموں کی ذہن سازی ہو سکے۔

اپنے ملک ہندوستان کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں ٹیلی ویژن نیوز کے شعبے میں یکسانیت (Standardisation) دیکھنے کو مل جائے گی۔ یہ یکسانیت عموماً ٹی وی نیوز میں اسکرپٹ فارمیٹ یعنی ہیئت میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس کتاب میں اسکرپٹ کے جن نمونوں کا بطور مثال انتخاب کیا گیا ہے وہ ممکنہ حد تک ٹی وی کی دنیا میں اسٹینڈرڈ تصور کیے جاتے ہیں اور تقریباً سبھی نیوز روم اسی ہیئت میں اسے اخذ کرتے ہیں۔ تاہم طالب علموں کو اسکرپٹ کی ہیئت پر عبور حاصل کرنے کے لیے ٹی وی میں اسٹوری فارمیٹ کے عنوان سے لکھے گئے باب سے بھی پوری مدد ملے گی۔ یہ بے حد ضروری ہے کہ کسی ٹی وی نیوز روم میں جانے سے قبل اسکرپٹ کے نشیب و فراز سے طالب علم پوری طرح واقف ہوں۔ ایک بار طالب علم جب اسکرپٹ کی ہیئت اور تحریر سے واقف ہو جائیں گے تو ان کے لیے نیوز چینل کے مطابق اپنے اسلوب کو ڈھالنا آسان ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ جس طالب علم کو تحریر پر کنٹرول نہیں ان کے لیے ٹی وی صحافت کے پیشے میں قدم قدم پر پریشانیاں لاحق ہوں گی۔

سمیع الرحمٰن

ٹیلی ویژن نیوز: ایک تعارف

بلیٹن شروع ہونے میں ابھی پندرہ منٹ باقی ہے اور چاروں طرف افراتفری کا ماحول ہے۔ مختلف ڈیسک پر فائلوں اور ٹیپ کا انبار لگا ہوا ہے اور پس منظر میں ٹیلی ویژن مانیٹر کی مخصوص آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ بڑے سے اس ہال میں کچھ حضرات فون پر کچھ ضروری ہدایات دینے میں مصروف ہیں تو کوئی کسی کو پکار رہا ہے، کچھ لوگ اپنے اپنے کمپیوٹر پر کام کرنے میں مصروف ہیں تو کچھ ویڈیو تصاویر کی نظر ثانی کر رہے ہیں تو کچھ اور لوگ ہاتھوں میں اسکرپٹ اور ٹیپ لیے یہاں وہاں بھاگتے دکھائی دے رہے ہیں۔ ان تمام بھاگ دوڑ اور افراتفری کے درمیان سبھی لوگ خبر کی لگاتار بدلتی صورت حال پر نہ صرف گہری نگاہ رکھے ہوئے ہیں بلکہ اپنی ذمہ داریوں کے تئیں پوری طرح سے چاق و چوبند بھی ہیں۔ ظاہر ہے یہ کسی تھیٹر کی ریہرسل گاہ نہیں بلکہ ایک فعال نیوز روم ہے اور یہاں کام کرنے والوں میں سبھی کا اپنا معین رول ہے، جس میں وہ پوری مستعدی سے لگے ہوئے ہیں تاکہ پندرہ منٹ کے اندر بلیٹن کے لیے ضروری اشیاء کو یکجا کر کے اسے لائیو نیوز کاسٹ کے طور پر پیش کیا جا سکے۔

ٹیلی ویژن کی خبریں نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کی کثیر آبادی کے لیے اطلاعات حاصل کرنے کا ایک بے حد اہم ذریعہ ہیں، لیکن آسان سا دکھائی دینے والا یہ ذریعہ نہایت ہی دشوار گذار

اور سخت مسابقتی ہے۔ ٹیلی ویژن میں کام کرنے والے پروفیشنل کو عام طور پر لوگ گلیمر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہے بھی، لیکن محض چند دنوں تک۔ ایک بار جب گلیمر کا خمار اتر جاتا ہے تب جو بچتا ہے وہ صرف اور صرف ایک مشکل ترین پیشہ ہوتا ہے۔ یہ بے حد چیلنجنگ اور تھکا دینے والا ہوتا ہے، جس میں ہر شخص کو جو ذمہ داریاں دی جاتی ہیں اسے نہ صرف انجام دینا از حد ضروری ہے بلکہ نہایت خوش اسلوبی سے اور ٹھیک اسی طرح جیسا کہ ضرورت ہے اور وہ بھی مقرر وقت پر۔ وقت کی قید بے حد ضروری ہے اور اس کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں فرد واحد کی غلطی بھی پوری ٹیم کے لیے خودکشی کے مترادف ہے۔ اور اگر کسی شخص نے اپنا کام سلیقے سے نہیں کیا تو اس پر محض کچھ لوگوں کی نگاہیں ہی نہیں پڑیں گی بلکہ ناظرین کا پورا طبقہ اس سے واقف ہو جائے گا۔ اس کی تعداد ہندوستان جیسے ملک میں چند لاکھ سے لے کر کروڑ تک ہو سکتی ہے۔ یہ اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ خبر کی دسترس کا دائرہ کہاں تک ہے۔ ایسے میں جو شخص بھی اس پیشے میں قدم رکھنا چاہتا ہے اسے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ کوئی آسان پیشہ نہیں۔ اس میں کام کرنے کا وقفہ کافی لمبا ہوتا ہے، کریئر کے ابتدائی دنوں میں تنخواہ بھی معقول نہیں ہوتی۔ اس پر طرہ یہ کہ ٹیلی ویژن صحافی کو نیوز روم کے کام کو پوری طرح مکمل کر کے ہی گھر لوٹنا ہے اور اس کام کو دوسروں کے لیے قطعی نہیں چھوڑنا ہے۔ کئی زاویے سے دیکھا جائے تو اس پیشے میں کام ملنا کافی مشکل ہے اور مل گیا تو اسے برقرار رکھنا اور بھی مشکل ہے اور اس سے بھی مشکل ہے اچھی اسٹوری کا آئیڈیا پیش کرنا، اسے اچھی خبر میں تبدیل کرنا اور اسے ناظرین کو پیش کرنا، اس لیے یہ ضروری ہے کہ اسے کافی اچھی طرح پیش کیا جائے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس سے پہلے کہ کوئی اور چینل پیش کرے، آپ کی مہارت اس بات میں مضمر ہے کہ اسے آپ پیش کر دیں۔

ٹیلی ویژن نیوز میں کام کرنا صرف ایک پیشہ ہی نہیں بلکہ طرز زندگی ہے۔ یہاں کے ملازمین کو یوم پیدائش، سال گرہ، چھٹیوں اور تہواروں کے دن بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ دفتر کے باہر بھی اس کی نگاہ اچھی اسٹوری آئیڈیا کی تلاش، مطالعہ اور مختلف چینلوں کی خبروں پر نگاہ رکھنے اور ساتھ ہی اپنے اس کام پر بھی جسے اس نے کیا ہے تاکہ اسے پتہ چل سکے کہ اپنے کام کو اور بہتر کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح کے قید و بند کی صعوبتیں اس کے تناؤ میں مزید اضافہ کرتی ہیں اور

یہ کبھی نہ ختم ہونے والا لا متناہی سلسلہ ہے، تاہم ٹیلی ویژن نیوز میں کام کرنے کا اپنا مزہ بھی ہے اور پروقار اور پرجوش زندگی بھی۔۔۔ سماج کے مختلف طبقوں سے مل کر اور ان کا انٹرویو کر کے ورنہ شاید ان لوگوں سے ملاقات کی دوسری صورت کبھی میسر نہیں ہو پاتی۔ اس طرح کی ملاقات سے اسے اپنے فرقے اور برادری کے بڑے مسائل سے بھی روبرو ہونے کا موقع ملتا ہے، ایسی اسٹوری کی تلاش اور پیش کش جو اس کے ناظرین کے لیے کافی معنی رکھتی ہو اور اس طرح سے اسے اپنا منفرد مقام بنانے میں آسانی ہوتی ہے۔ یہ کافی اہم رول ہوتا ہے جس میں ذمہ داری بھی بہت ہوتی ہے اور اس لیے ایسے کام کو بہتر طریقے سے انجام دینے میں اسے جذباتی تسکین بھی حاصل ہوتی ہے۔

اگر کوئی شخص ٹیلی ویژن نیوز میں اپنا کریئر یا مستقبل تلاش کر رہا ہے تو اسے کچھ باتوں کو ذہن میں رکھنا بے حد ضروری ہے:

مہارت (Skills): ٹیلی ویژن نیوز میں جس بنیادی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اس میں سر فہرست ہے تحریر کی مہارت۔ تحریر دلچسپ اور واضح ہونے کے ساتھ ساتھ جملوں کی ساخت میں بھی موزونیت ہونی ضروری ہے۔ اس پیشے کے لیے اچھی تحریر ایک بنیادی ہتھیار ہے جس کا اطلاق رپورٹرز، پروڈیوسرز، اینکرز، ایڈیٹرز، ویڈیوگرافرز یعنی کیمرہ مین، ٹیپ ایڈیٹرز اور دیگر سبھی اہلکار جو اس عمل سے وابستہ ہیں ان سبھی پر ہوتا ہے۔ جب تک وہ اچھی تحریر کی اہمیت کو نہیں سمجھیں گے تب تک وہ کوئی اچھا کارنامہ انجام نہیں دے سکتے۔

دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ اچھی تحریر کا دارومدار اچھی رپورٹنگ پر ہوتا ہے۔ یہ رپورٹنگ پر کوئی تحقیقی مقالہ یا مضمون تیار کرنا نہیں ہے بلکہ رپورٹر، رائٹر، پروڈیوسر یا ایڈیٹر کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اطلاعات کیسے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اسے یہ پتہ ہونا چاہیے کہ کام کیسے ہوتا ہے اور کن کن ذرائع سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ اس موضوع پر کس طرح کا مواد آسانی سے فراہم ہو سکتا ہے۔ رپورٹنگ کی بنیادی مہارت کے لیے کسی استاد سے ایک دو لکچر یا ضروری مشورہ لینا کافی فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ اسے یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ تحقیق کا ایک ضروری آلہ یعنی انٹرنیٹ کا استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے۔

رپورٹر اور اینکر کے لیے بہتر زبانی ادائیگی بھی اچھی تحریر کا حصہ ہی مانا جاتا ہے۔ یہاں زبانی

ادائیگی سے مراد کسی مسودہ کو اچھی طرح پڑھ دینے سے قطعی نہیں بلکہ رپورٹر اور اینکر کو اس بات کا اہل ہونا چاہیے کہ وہ تحریر کے ذریعہ جن باتوں کو سامنے لانا چاہتے ہیں، پہلے اسی مہارت کے ساتھ زبانی ترسیل کریں۔ اگر یہی پیشہ آپ کا مستقبل ہے تو ان باتوں کو اپنے کریئر کی ابتدا میں ہی فروغ دیں اور اپنی تقریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔ اس کے لیے اگر ممکن ہو تو بحث و مباحث یا تھیٹر کی کارگذاریوں میں حصہ لیں۔ لفظوں کی زبانی تشریح کرنا سیکھیں تاکہ آپ کے معنی واضح ہوں اور اپنے ناظرین کو ان واقعات یا حادثات کی تفصیل پیش کر سکیں جسے آپ کور کر رہے ہیں۔

تعلیم (Education): تعلیم کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی اس عمل پر کبھی روک لگتی ہے۔ ہر شخص کو ڈگری حاصل کرنے سے پہلے مضبوط بنیادوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہی بنیاد عملی زندگی میں اس کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے ٹیلی ویژن کا پیشہ بھی اس سے مبرا نہیں بلکہ یہاں تو صحافی کے پاس علم کی وسعت کا ہونا اور بھی ضروری ہے۔ انھیں دنیا کے بارے میں اتنا علم تو ہونا ہی چاہیے کہ کہاں کیا ہو رہا ہے تبھی وہ ایک اچھی اسٹوری کی شناخت کر پائیں گے اور انھیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لوگوں سے کس طرح کے سوالات پوچھے جاسکتے ہیں اور کہاں اور کیسے ان کے جواب حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ تبھی وہ بحیثیت رائٹر ان واقعات اور حالات کو آسان لفظوں اور دلچسپ پیرائے میں پیش کر پائیں گے۔ ان سبھی باتوں کا انحصار معلومات پر ہے۔ ایسے میں اسے ادب، سائنس، تجارت، تاریخ، معاشیات وغیرہ موضوعات کی بنیادی شدبد ہونی چاہیے، کیونکہ ایک کامیاب ٹیلی ویژن صحافی بننے کے لیے ان میں سے زیادہ تر کا استعمال روزمرہ کی زندگی میں معمول کے طور پر کرنا پڑے گا۔

اس کے علاوہ بھی ٹیلی ویژن صحافی کو کچھ ایسی معلومات کی ضرورت پڑے گی جو اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی کلاسوں اور سرکاری ذرائع تک ہی محدود نہیں بلکہ سفر کے مشاہدوں، دیگر شعبوں کے کاموں سے وابستہ تجربوں یا لوگوں کے ساتھ گھلنے ملنے اور اپنے اردگرد اپنے ملک اور پھر پوری دنیا کو سمجھنے میں مددملتی ہے۔ یہ سبھی تجربات اور مشاہدات اس وقت کام آتے ہیں جب کوئی شخص اپنی صلاحیت کو اس پیشے میں بروئے کار لاتا ہے۔

تجسس اور قوت مشاہدہ (Curiosity and Power of Observation): بحیثیت

ٹیلی ویژن صحافی ان دونوں باتوں کی ضرورت ہر پیشہ ور کو ہر وقت اور بڑے پیمانے پر محسوس ہوتی ہے۔ مجھے اس بات پر قطعی حیرت نہیں ہوتی کہ بڑی تعداد میں طالب علم اس بات کو کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ وہ ٹیلی ویژن نیوز میں کام کرنا چاہتے ہیں، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ وہ شاید ہی کبھی اخبار پڑھتے ہیں یا کسی نیوز بلیٹن کو غور سے دیکھتے ہیں۔ اگر کسی شخص میں اپنے اردگرد کے ماحول کے بارے میں جاننے کا تجسس نہیں تو یہ پیشہ اس کے لیے قطعی موزوں نہیں۔ ٹیلی ویژن نیوز میں کام کرنے کے متمنی حضرات کو اپنا مقامی اور قومی اخبار ہر روز پڑھنا چاہیے اور اس میں بھی جو اس کی دلچسپی کا باعث بنے اسے پوری تفصیل کے ساتھ پڑھنا اور سمجھنا چاہیے۔ ساتھ ہی ہر ماہ دو یا تین ایسے رسائل ضرور پڑھنے چاہئیں جو خبروں سے متعلق ہوں اور ٹیلی ویژن کی خبروں کا بغور جائزہ لینا چاہیے۔ ٹیلی ویژن نیوز ان چند پیشوں میں سے ایک ہے جس میں کام کے اچھے اور برے نمونے آسانی سے دیکھنے کو ملتے ہیں، اس لیے ٹیلی ویژن کی خبریں دیکھتے وقت ان باتوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے کہ جو باتیں ان خبروں میں کہی گئی ہیں وہ کیسے کہی گئی ہیں اور کیا کہی گئی ہیں اور اچھی باتوں کو ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ یہ جاننے کی بھی کوشش کرنی چاہیے کہ پیش کش کا کیا اسٹائل ہے اور یہ بھی کہ کون اچھے رپورٹر، رائٹر، ایڈیٹر اور کیمرہ مین ہیں۔ ان سبھوں کے کارناموں کو تنقیدی نگاہ سے دیکھنا چاہیے اور تبھی کوئی طالب علم ان لوگوں سے سیکھ پائیں گے جو باضابطہ کسی چینل میں کام کر رہے ہیں اور جس پر نئے طالب علم اپنے مستقبل کی عمارت کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اپنے نجی تعلقات میں جن لوگوں اور واقعات سے آپ کا سامنا ہوتا ہے ان کے بارے میں جاننے کے لیے آپ میں تجسس ہونا چاہیے۔ اس سے آپ کو نئے لوگوں سے ملنے کے دوران اجنبیت کا احساس نہیں ہوگا۔ اس سے آپ کے سیکھنے اور انٹرویو کرنے کی مہارت میں بھی اضافہ ہوگا اور اس طرح سے آپ کا واسطہ اچھی اسٹوریز سے پڑے گا۔

ٹکنالوجی اور تکنیکی مہارت (Mechanical Skills and Technology): ٹائپنگ کا جاننا ایک بنیادی تکنیکی مہارت ہے اور کمپیوٹر پر ٹائپ کرنے کی معلومات کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ساتھ ہی کمپیوٹر کے بنیادی پروگرام، آن لائن وسائل اور نیٹ ورکنگ کے بارے میں بھی معلومات ضروری ہے۔ آڈیو اور ویڈیو ٹکنالوجی کی بنیادی شد بد بھی کافی اہم ہے اور یہ بھی کہ آوازوں

اور تصویروں کو کیسے ریکارڈ کیا جاتا ہے اور کیسے ان سے ایک اچھی اسٹوری بنائی جا سکتی ہے۔

گزشتہ کچھ برسوں کے دوران ٹیلی ویژن نیوز روم کی ٹکنالوجی میں ڈرامائی طور پر تبدیلی دیکھنے کو ملی ہے۔ اب سبھی نیوز روم پوری طرح سے کمپیوٹرائزڈ ہو چکے ہیں جس سے رپورٹر، رائٹر اور پروڈیوسر کو رن ڈاؤن چیک کرنے، اپنی اسکرپٹ لکھنے، ویڈیو کی نظر ثانی کرنے اور اپنی اسکرپٹ کو سینئر صحافی کی منظوری کے لیے بھیجنے یا پھر براہ راست ٹیلی پرامپٹر تک بھیجنے میں آسانی ہوتی ہے۔ رپورٹر اور کیمرہ مین اب لیپ ٹاپ کمپیوٹر اور موبائل فون کے ساتھ اپنی اسٹوری کور کرنے کے لیے فیلڈ میں جاتے ہیں اور اپنے ساتھ ایسی گاڑی بھی لے جاتے ہیں جو جدید آلات سے مزین ہوتی ہے تا کہ وہ کسی بھی مقام سے اپنے اسٹوڈیو سے فوراً لائیو کنکٹ ہو سکتے ہیں۔ ٹیلی ویژن ٹکنالوجی آلات کا ایک سیٹ فراہم کرتی ہے جس سے ٹیلی ویژن صحافی کام کرتے ہیں۔ ان سے گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ ان آلات کے بارے میں جاننے اور سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہیے۔

رول (Roles): طالب علم کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ نیوز روم میں سبھی رول کو کیسے ادا کیا جاتا ہے اور کس طرح سے یہ سبھی رول بلیٹن اور چینل کی بقا کے لیے ضروری ہیں۔ جب طالب علم ان باتوں سے باخبر ہوں گے تو اپنا کام بہتر طریقے سے انجام دے پائیں گے اور نیوز بلیٹن کو بنانے میں بہتر تعاون دے سکیں گے۔

دباؤ (Pressure): ٹیلی ویژن میں یہی طرز زندگی ہے، اس لیے طالب علموں کو اس کا عادی ہو جانا چاہیے۔ ٹیلی ویژن میں بہترین صحافی وہی ہے جو کسی طرح کی مصیبت، آفات یا حالات کو اپنے اوپر حاوی ہونے نہیں دیتا اور نہ ہی متاثر ہوتا ہے بلکہ ان سب کے باوجود اپنی توجہ اپنے کام پر مرکوز کیے رکھتا ہے، کیونکہ اس پیشے میں ڈیڈ لائن کی بہت اہمیت ہے اور نیوز روم میں کام کر رہے پروفیشنل کا واسطہ ہر وقت ڈیڈ لائن سے ہوتا ہے۔ انھیں کبھی کبھی کئی اسٹوریز پر ایک ساتھ کام کرنا ہوتا ہے اور ان سب کی ڈیڈ لائن بھی ایک ہوتی ہے۔ جب ڈیڈ لائن قریب آئے تو گھبرانا نہیں چاہیے۔ اپنے اعصاب پر قابو رکھیں اور پر اعتماد رہیں اور انھیں باتوں پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں جنھیں آپ کو کرنا ہے۔ دباؤ پر قابو پانے کا صحت مند طریقہ بھی تلاش کریں۔ تھوڑی سی کثرت اور یوگ جیسے میڈیم سے اعصاب پر قابو پانا سیکھیں۔

لوگ (People): لوگوں کے ساتھ اچھی طرح سے کام کریں۔ بہت سے لوگوں کی چڑچڑانے اور ناراض ہونے کی عادت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنا کام ویسے ہی کریں جیسا کہ عام طور پر آپ سوچتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو آسانی ہو جاتی۔ ان باتوں کو سوچنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان کی ان خصلتوں کو جانتے ہوئے بھی آپ کو ان کے ساتھ کام کرنے کی مجبوری ہے، اس لیے آپ ان سے بہتر تعلقات بنائیں، عزت سے پیش آئیں اور اپنے کام پر ہی اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔ کام کرنے کے کچھ بنیادی اصول وضوابط تیار کریں اور جب بھی اور جہاں کہیں بھی آپ کے تعاون کی ضرورت پڑے اپنا بھرپور تعاون دیں۔ سب سے اہم بات یہ کہ نیوز روم میں کسی سے بھی تعلقات خراب نہ کریں، کیونکہ اس پیشے میں داخلہ ملنا مشکل ہے اور اس سے بھی مشکل ہے آگے بڑھنا۔ اس پیشے سے وابستہ اچھے صحافیوں کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں اور ان سے اپنے رشتے استوار کریں۔ اس پیشے میں ایک دوست یا ایسا شخص جسے آج آپ جانتے ہیں اور جن کے ساتھ آپ نے اچھا سلوک کیا ہے ممکن ہے کہ کل وہی آپ کو بہتر روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں آپ کی مدد کرے۔

ایک اور اہم بات یہ کہ اس پیشے میں آپ کو سینکڑوں ایسی اسٹوریز جاننے کا موقع ملے گا جس میں کسی کا کریئر یا تو خراب ہو گیا ہے یا پٹری سے اتر گیا ہے، کیونکہ انھوں نے اپنے کریئر کے آغاز میں ہی کسی کے ساتھ برا سلوک کیا تھا۔ جن لوگوں کی پوزیشن آج آپ کے برابر یا آپ سے کم ہے وہی لوگ دو سال بعد آپ کو ترقی دینے یا نوکری سے نکالنے میں اہم کردار نبھا سکتے ہیں۔

تنقید اور انا کا مسئلہ (Criticism and Ego): ان دونوں ہی حالات میں مثبت رویہ اختیار کریں۔ ٹیلی ویژن نیوز میں یا زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی اپنی بقا کے لیے صحت مند انا کا ہونا ضروری ہے، لیکن غیر ضروری طور پر انا کا مسئلہ بنانے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ بنیادی بات یہ ہے کہ دوسروں کی عزت کے ساتھ آپ کو اپنی قابلیت کے بارے میں بھی پر اعتماد ہونا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ ڈھیر ساری غلطیاں کریں اور انھی غلطیوں سے آپ کو خوب سیکھنے کا موقع بھی ملے۔ کوشش کریں کہ غلطیاں کم سے کم ہوں، لیکن غلطیوں کا ہونا فطری ہے، کیونکہ یہ اس عمل کا حصہ ہے۔ جب آپ کوئی غلطی یا کوئی سطحی کام کرتے ہیں اور اس کے لیے آپ کو کسی کی ڈانٹ سننے کو ملتی ہے یا کسی کی تنقید کا نشانہ بنتے ہیں تو بجائے اس پر اپنی ناراضگی دکھانے کے ان غلطیوں کو تسلیم

کر لینا زیادہ بہتر ہوگا اور اس سے بھی بہتر ان غلطیوں سے عبرت حاصل کرنا اور یہ سوچنا کہ آگے اب بھی کام آپ پورے اعتماد کے ساتھ کر پائیں گے۔ اپنی صلاحیت میں یقین رکھیں اور جتنا بہتر کر سکتے ہیں اسے کرنے کی کوشش کریں۔

صحت (Health): صحت کا خیال رکھیں، اچھی طرح سے کھانا کھائیں اور اپنی نیند پوری کریں اور غلطی سے اگر آپ شراب کے عادی ہیں تو کم سے کم مقدار میں شراب پینے کی کوشش کریں، وگرنہ آپ کے کام کرنے کی صلاحیت حددرجہ متاثر ہوگی۔ دن کے کھانے کو بھی کبھی نظر انداز نہ کریں۔ میں اپنے کریئر کے آغاز میں کام کرنے میں اتنا منہمک رہتا تھا کہ اکثر ناشتہ اور کھانا کو نظر انداز کر دیتا تھا، اس سے کمزوری اس حد تک بڑھ جاتی تھی کہ مجھے اپنا نام بولنے میں بھی دشواری پیش آتی تھی۔ ٹی وی اسٹوری کے لیے وائس اوور (Voice over) یا دیگر اہم کام کرنا تو دور، کیونکہ کئی بار اس سے بلڈ شوگر کم ہو جاتا ہے اور ذہن ماؤف ہو جاتا ہے، لیکن ان سب کے باوجود پر امید رہیں اور اپنے کام کو خوش اسلوبی سے انجام دیں اور دباؤ کو کم کرنے کی ترکیب ڈھونڈیں۔

پیش رفت (Initiative): آپ کی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ ہر لمحہ آپ کسی نہ کسی نیوز اسٹوری پر کام کر رہے ہوں۔ اسٹوریز پر کام کرنے کا راستہ تلاش کریں، اگر نہیں ہے تو دوسروں کے ساتھ کام کریں اور ان باتوں کو جاننے کی کوشش کریں، مثلاً دوسروں نے کسی کام کو کس طرح بہتر طریقے سے انجام دیا ہے، اس پیشے میں آگے بڑھنے کے لیے دو باتیں نہایت ضروری ہیں — نیوز میکنگ کے پورے عمل میں غرق رہنے میں خوشی محسوس کریں اور اپنے کریئر کو آگے بڑھانے کے دوران ہر شخص سے پیشہ ورانہ مقابلہ کریں۔ مقابلہ سے میری مراد یہاں یہ ہے کہ آپ اتنی محنت کریں کہ اپنے کام میں ماہر ہو جائیں اور یہ اس طرح دکھائی دے کہ دوسروں کو اس کی اہمیت کا احساس ہو۔ جتنی محنت اور پیش رفت آپ دکھائیں گے — آپ کے پاس تعاون کرنے اور نتیجہ اخذ کرنے کے لیے اتنا ہی زیادہ کارنامہ ہوگا — اسی طرح سے آپ کے سیکھنے کا عمل بھی اتنا ہی بہتر ہوگا اور ظاہر ہے کہ ان مراحل سے گزرنے کے بعد آپ کے ترقی کی راہ ہموار ہو پائے گی۔

پروفیشنلزم (Professionalism): اپنے عمل میں، اپنی وضع قطع میں، اپنے رویے میں پروفیشنلزم اپنائیں تاکہ آپ اپنا خوب بہتر تعاون دے سکیں۔

زبان اور تحریر (Writing and Language): زبان اور تحریر سے آپ کی وابستگی بے حد اہم ہے۔ الفاظ ہی آپ کا سب سے اہم اور مضبوط ہتھیار ہیں۔ صحیح محاورہ، سلاست اور روانی کے ساتھ لفظوں کی بزبانی ادائیگی ہی اچھی اور خراب اسٹوریز کے فرق کو واضح کرتی ہے۔ اچھی تحریر کے بغیر ٹیلی ویژن صحافت کا وجود ہی نہیں۔ میں یہاں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں کہ تحریر ہی کسی نیوز کے عمل کا دل ہے اور ٹیلی ویژن صحافت اس سے اچھوتا نہیں۔ ٹیلی ویژن میں تحریر کا آغاز اسی وقت ہو جاتا ہے جب آپ کسی اسٹوری آئیڈیا کا سراغ تلاش کرتے ہیں اور اس کا خاتمہ تب ہی ہو پاتا ہے جب آپ اسے بلیٹن میں شامل کر کے ناظرین تک پہنچا دیتے ہیں۔ اطلاعات اکٹھا کرنا، تصاویر اور آواز کو ریکارڈ کرنا، اسٹوری کو حتمی شکل دینا، اسٹوری کے لیے ابتدائی اور اختتامی شاٹس کی تلاش کرنا، اسٹوری میں افسانوی رنگ بھرنا، تصاویر، ساؤنڈ، بائٹس اور فطری آوازوں کو ایڈیٹنگ کے عمل میں ایک ساتھ پرونا — یہ سبھی مرحلے تحریری عمل کا حصہ ہیں۔ آپ کے سامنے یہ ذمہ داری اور چیلنج ہے کہ ان سبھی کو یا ان میں سے کچھ عناصر کو ملا کر ایک ایسی اسٹوری بنائیں جو غیر جانبدار، درست اور بہترین تحریر کے ساتھ پیش کی گئی ہوں۔ نیوز روم میں جو کچھ بھی ہوتا ہے خواہ وہ براہ راست ہو یا بالواسطہ، آخر کار اس کی تہہ میں آپ کو تحریر ہی دیکھنے کو ملے گی۔

کل ملا کر ٹیلی ویژن نیوز کثیر الجہات ہوتے ہیں۔ اس کی تکنیک لگاتار بدلتی رہتی ہے اور اسی لیے سیکھنے کا عمل لگاتار جاری رہتا ہے۔ دوسرا عمل جو لگاتار جاری رہتا ہے وہ تحریر ہے۔ اگر آپ کو زبان پر مکمل عبور ہے اور آپ ایک غیر معمولی رائٹر ہیں تو ٹیلی ویژن نیوز میں آپ کا مستقبل تابناک ہے۔

ٹیلی ویژن: ابتدا و ارتقا

ٹیلی ویژن عوامی ذرائع ترسیل کا سب سے موثر اور نسبتاً نیا میڈیم ہے۔ آواز کے ساتھ تصویروں کی ترسیل کے سبب اس سے انسانی جذبات اور شخصیت کی ترجمانی کو بہت ہی موثر طریقے سے اور کامیابی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، اس لیے ناظرین پر اس کا براہ راست اثر ہوتا ہے۔ اس میڈیم کی کوئی جغرافیائی حد نہ ہونے کے باعث اسے گلوبل میڈیا بھی کہا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ٹیلی ویژن کی ایجاد کے ساتھ ہی ذرائع ترسیل میں انقلابی تبدیلیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ اس میڈیم کے ذریعہ دور دراز کے علاقے میں ہوئے کسی واقعے یا حادثے کی ہو بہو تصویر ہمارے سامنے آسانی سے آجاتی ہے۔ اخبار اور ریڈیو کی خامیوں اور حدود کو ٹیلی ویژن نے تقریباً ختم کر دیا ہے، لیکن اس کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ یہ ناظرین کو نکما اور غیر فعال بنا دیتا ہے اور اس کے سوچنے کی قوت کو ختم کر دیتا ہے، کیونکہ ٹیلی ویژن دیکھتے وقت ناظرین کو سوچنے کی فرصت بالکل ہی نہیں مل پاتی۔

اس کے باوجود جدید ترسیلی انقلاب میں ٹیلی ویژن کا کردار بہت ہی اہم ہے۔ یہ میڈیم اپنے اندر تبدیلیوں کے تمام امکانات کو سموئے ہوئے ہے۔ تمام قدامت پرستی، اندھی تقلید اور غلط ریت کو مسمار کر کے سماج میں بیداری پیدا کرنے کی جائز کوشش ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے کی جاسکتی

ہے اور بہت حد تک ایسا کیا بھی گیا ہے۔ ظاہر ہے اس طرح کا کرشمہ حیرت و استعجاب میں بھی ڈالتا ہے اور بدلتے مزاج اور تناظر کی یقین دہانی بھی کراتا ہے۔

ٹیلی ویژن کا ایجاد 1922 میں اسکاٹ لینڈ کے سائنس داں جان لوگی بیرڈ (John Logie Baird) نے کیا، لیکن 1884 میں جرمن سائنس داں نپکو و (Nipkow) نے وائرلیس کے ذریعہ تصویر رسانی کا کام کیا تھا اور اس کے لیے اس نے ایک اسکیننگ ڈسک (Scanning Disk) کا Patent بھی کرایا تھا۔ اس کے بعد امریکہ میں جینسکنس (Jenskins 1890) اور فرانس میں ریگنوکس وفورنیئر (Rignoux and Fournier 1900) نے ٹیلی ویژن بنانے کی سمت میں کئی تجربے کیے۔ 1915 کے آس پاس روسی سائنس داں ولادیمیر زاوَری کن (Vladimir Zworykin) نے اپنے آئیکونو اسکوپ (IConoscope) کا Patent کرایا جو اصل میں کیمرہ ٹیوب کی ہی قدیم شکل تھی۔ آخر کار الکو نڈرسن (Alexanderson)، فارنسورتھ (Farnsworth) اور جان لوگی بیرڈ (John Logie Baird) نے ٹیلی ویژن بنانے میں ابتدائی کامیابی حاصل کرلی۔ بیرڈ نے اصولی طور پر ٹیلی ویژن کا Demonstration رائل انسٹی ٹیوشن (Royal Institution) میں 1926 میں کیا تھا، اس لیے اصولی طور پر جے ایل بیرڈ کو ہی ٹیلی ویژن کا موجد کہا جاتا ہے۔

نیویارک اور واشنگٹن کے درمیان سب سے پہلے تجربے کے طور پر ٹیلی ویژن پروگرام کو برقی تار کے ذریعہ پیش کیا گیا تھا اور اسے ہی ٹیلی ویژن پروگرام سیریز کی پہلی کڑی مانا جاتا ہے۔ ٹیلی ویژن پروگراموں کا دنیا میں سب سے پہلے ٹیلی کاسٹ 1936 میں برطانیہ میں برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن یعنی بی بی سی نے شروع کیا۔ فرانس میں 1938 میں اور امریکہ میں 1941 میں ٹیلی ویژن پروگراموں کا ٹیلی کاسٹ شروع ہو گیا۔

ہندوستان میں ٹیلی ویژن کی ابتدا 15 ستمبر 1959 میں تجربے کے طور پر یونیسکو کے ذریعہ چلائے جارہے ایک خصوصی پروجیکٹ کے تحت ہوئی۔ اس وقت اس کا نام دوردرشن رکھا گیا اور یہ اسی نام سے آج بھی رواں دواں ہے۔ شروعات میں اس کا ٹیلی کاسٹ صرف دلّی کے آس پاس 24 کلومیٹر تک محدود تھا۔ اس میں ٹیلی ویژن کا استعمال نصف گھنٹے تک سماجی تعلیم دینے کے مقصد

سے پروگرام ٹیلی کاسٹ کرتا تھا، اس کا وقفہ بعد میں بڑھا کر ایک گھنٹہ کر دیا گیا۔ ابتدا میں دوردرشن ہفتے میں صرف ایک پروگرام پیش کرتا تھا، پھر اسے بڑھا کر دو تین بار کر دیا گیا۔ اس وقت ٹیلی ویژن کی رسائی لوگوں کے گھروں تک نہیں تھی بلکہ اسے عوامی سطح پر دکھایا جاتا تھا، لیکن اس کی باضابطہ شروعات 1964 سے دیکھنے کو ملتی ہے۔ 15/اگست 1965 سے ہندوستان میں دوردرشن پر معمول کے طور پر ایک گھنٹے کا پروگرام شروع ہوا۔ ڈاکٹر وکرم سارابھائی کی کوشش سے 1967 میں احمد آباد میں اسپیس ایپلی کیشن سنٹر (SAC) کا قیام عمل میں آیا۔ ہندوستان کی دیہی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہوئے کھیڑا (گجرات) میں SITE یعنی Satellite Instructional Television Experiment کا قیام بھی اسی سال عمل میں آیا اور اپنی کامیابی کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور ہو گیا۔ SITE کے قیام میں آئی آئی ٹی کان پور، ہومی جہانگیر بھابھا کا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامینٹل ریسرچ (Institute of Fundamental Research) اور وکرم سارا بھائی کیونٹی سائنس سنٹر (Vikram Sarabhai Community Science Centre) کا کردار کافی اہم رہا ہے۔ یکم اپریل 1976 کو ٹیلی ویژن کو آل انڈیا ریڈیو سے الگ کر دیا گیا۔

دوردرشن کی توسیع اور ہدف: وزارت اطلاعات ونشریات سے وابستہ ہندوستانی ٹیلی ویژن یعنی دوردرشن کے اس وقت کے ہدف مندرجہ ذیل ہیں:

(1) غریب اور کمزور طبقوں کی سماجی بہبود (Social Welfare) پر زور دینا۔

(2) قومی اتحاد کو فروغ دینا۔

(3) سماجی تبدیلی میں محرک کا کردار ادا کرنا۔

(4) عام لوگوں میں سائنسی بیداری کو فروغ دینا۔

(5) فیملی پلاننگ اور آبادی کنٹرول کرنے کے پیغام کو ٹیلی کاسٹ کرنا۔

(6) ہندوستان کی مہارت اور تہذیبی وراثت کے تئیں بیداری پیدا کرنا۔

(7) کھیل کود کو مقبول بنانا۔

(8) ماحولیات میں توازن بنائے رکھنے کے لیے عوام میں بیداری پیدا کرنا۔

(9) زرعی پیداوار کو فروغ دے کر سبز انقلاب اور جانور پالنے کے ساتھ ساتھ سفید

انقلاب کے لیے عوام میں بیداری پیدا کرنا۔

(10) عوام کو اطلاعات، تعلیم اور تفریح فراہم کرنا۔

دوردرشن کی قوت اس حقیقت سے واضح ہو جاتی ہے کہ اس نے بہت ہی قلیل عرصہ میں اپنی رسائی ملک کے 70 رفیصد علاقوں تک کر لی ہے۔ 15 رستمبر 1959 میں ہندوستان کے اس وقت کے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد نے ہندوستان کے پہلے ٹیلی ویژن سنٹر کا دلی میں باضابطہ افتتاح کیا۔ دوسرا ٹیلی ویژن سنٹر کھلنے میں 23 ربرس لگ گئے۔ اکتوبر 1972 میں ٹی وی کا دوسرا ٹیلی کاسٹ سنٹر بمبئی میں شروع ہوا۔ اسی سال پونے سے ٹیلی کاسٹ شروع ہوا۔ 1973 میں امرتسر اور سری نگر، 1975 میں کلکتہ، مدراس اور لکھنؤ میں ٹیلی ویژن سنٹر کھلے۔ 1976 میں ٹیلی ویژن ٹیلی کاسٹ کی توسیع ساڑھے گیارہ کروڑ آبادی کے لیے 7500 رمربع کلومیٹر کا علاقہ تھی اور اس کے تحت 19000 رگاؤں آتے تھے۔ اس وقت پانچ لاکھ ٹیلی ویژن سیٹ تھے جن میں سے 1300 رمختلف کیمونٹی سنٹرز پر لگائے گئے تھے۔ (یہ اعداد وشمار 1977 میں یونیسکو سے شائع ایم بی دیسائی کی کتاب Communication Policy سے ماخوذ ہیں) 1982 میں پہلی بار لو پاور ٹرانسمیشن (LPT) کی ابتدا ہوئی۔ 15 راگست 1982 کو پہلا رنگین ٹیلی ویژن INSAT اور قومی ٹیلی کاسٹ پروگرام کی شروعات ہوئی۔ یہاں یہ بھی قابل ذکر ہے کہ 15 راگست 1982 کو ہی 41 رٹرانسمیٹر دل سے وزیراعظم اندرا گاندھی کی لال قلعہ سے دی گئی تقریر کو ہندوستان گیر پیمانے پر ٹیلی کاسٹ کیا گیا تھا۔ ستمبر، اکتوبر 1984 کے بعد اس کے نیٹ ورک کی توسیع میں اس رفتار سے اضافہ ہوا کہ ہر دن ایک نئے ٹرانسمیٹر کا قیام عمل میں آنے لگا۔ یہ ٹیلی ویژن کی دنیا میں ایک نیا ریکارڈ ہے۔ 1964 میں تشکیل اور 1965 میں اپنی سفارشات پیش کرنے والی اشوک چندرا جانچ کمیٹی نے دوردرشن کی توسیع کے لیے اپنی مضبوط سفارشیں پیش کیں۔ سفارش کے مطابق ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں ٹیلی ویژن کا استعمال اہم ہے، اس لیے پانچویں پنج سالہ منصوبہ کے آخر تک ٹیلی ویژن کا وسیع پیمانے پر فروغ ہو جانا چاہیے۔ اس کمیٹی نے ٹیلی ویژن کی ترسیل کے لیے سیٹلائٹ کے استعمال پر بھی زور دیا۔ نتیجہ کے طور پر 1969 میں ہندوستان اور امریکہ کے درمیان سیٹلائٹ کے تجربہ کی سمت میں معاہدہ ہوا۔ NASA یعنی National Aeronautics

Indian Space Research یعنی (ISRO) اور اسرو & Space Research Organisation نے اس سمت میں 1973 میں غیر معمولی پیش رفت کی۔

ہندوستان میں سب سے پہلے آریہ بھٹ سیٹلائٹ 19 اپریل 1975 کو مدار (Space) میں بھیجا گیا۔ 7 جون 1978 کو دوسرا ہندوستانی سیٹلائٹ "بھاسکر" کو مدار میں بھیجا گیا۔ INSAT-1 کثیر المقاصد سیٹلائٹ کو 1981 میں مدار میں بھیجا گیا، لیکن اس نے کچھ عرصہ بعد ہی کام کرنا بند کر دیا۔ 1981 میں APPLE سیٹلائٹ کو مدار میں بھیجا گیا۔ اس نے 15 اگست 1981 کو دوردرشن پروگراموں کا کامیابی سے ٹیلی کاسٹ کیا۔ کثیر المقاصد سیٹلائٹ INSAT-IA کو 10 اپریل کو مدار میں بھیجا گیا جس سے موسم اور دیگر اطلاعات موصول ہونے لگیں، لیکن کچھ دنوں بعد یہ ناکام ہو گیا۔ 30 اگست 1983 کو امریکہ کے سیٹلائٹ لانچر کے ذریعہ INSAT-IB کو مدار میں بھیجا گیا۔ یہ اکتوبر 1983 سے کام کر رہا ہے۔ اس سے دوردرشن کا پورے ملک میں براہ راست ٹیلی کاسٹ ممکن ہو سکا۔ ہندوستان کی کثیر آبادی دیہی علاقوں میں رہتی ہے اور یہ نسبتاً زیادہ ناخواندہ اور پسماندہ ہے، اس لیے انھیں تعلیم یافتہ کرنا اور سائنس اور زراعت کی نئی نئی تکنیک سے روبرو کرانا ٹیلی ویژن کا مقصد بھی ہے اور ذمہ داری بھی۔ INSAT-IB کی مدد سے ہندوستان کے سبھی دوردرشن مراکز کو ایک دوسرے سے منسلک کر دیا گیا، جس سے ایک ہی وقت میں پورے ملک میں کسی بھی پروگرام کو ایک ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔

سیٹلائٹ ٹی وی: انسان کی روز افزوں بڑھتی ضرورتوں نے اس کرۂ ارض کو بہت ہی بوجھل بنا دیا ہے، لیکن ساتھ ہی ساتھ ہوئے سائنسی فروغ نے ترسیلی ذرائع کے لیے زمین سے دور ایک محفوظ ماحول بنانے کا متبادل بھی سائنس دانوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔ ابھی چند دہائی پہلے تک سائنس دانوں کے سامنے صرف ایک ہی Option تھا: یہ تھا Terrestrial Broadcasting یعنی زمین سے زمین پر ٹیلی کاسٹ، ریڈیو اور ٹی وی کے شائقین اس طریقے سے ٹیلی کاسٹ ہونے والے پروگراموں میں غیر واضح آواز اور تصویروں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس طریقے میں ٹیلی کاسٹ کا انحصار زیادہ تر زمین کے موسم پر تھا۔ ذرا سا موسم خراب ہوا نہیں کہ ٹیلی کاسٹ میں رخنہ پڑ جاتا تھا۔ انھی مسائل سے نبرد آزما ہوتے ہوئے سائنس دانوں نے مصنوعی سیٹلائٹ کے

ذریعہ ترسیلی ذرائع میں انقلاب برپا کر دیا۔ ستر کی دہائی سے شروع ہوئے سیٹلائٹس کے قیام کے بعد سے اب تک 300 سے زیادہ سیٹلائٹس مدار میں بھیجے جا چکے ہیں اور وہ بلا روک ٹوک زمین کا طواف کر رہے ہیں۔

مصنوعی سیٹلائٹ خاص طور پر تین کام کے لیے ضروری ہیں:

(1) ٹیلی کمیونی کیشن (ٹیلی فون، فیکس، ٹیلی گراف وغیرہ)

(2) موسم (تقریباً ہر منٹ پر زمین کی تصویریں لینا، بادلوں کی تغیر کا مطالعہ وغیرہ)

(3) تصویر اور آواز کی ترسیل کے لیے بلا رکاوٹ ریڈیو اور ٹی وی سگنل بھیجنا۔

ہندوستان بھی مصنوعی سیٹلائٹس کے معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں ہے اور 1975 میں بھیجا گیا 'آریہ بھٹ' ابھی بھی زمین کے Orbit میں طواف کر رہا ہے۔ آریہ بھٹ اور ہندوستان میں Space Research Programme کی کامیابی کا سہرا ڈاکٹر وکرم سارا بھائی کے سر ہے۔ آریہ بھٹ کے بعد ہندوستان نے مصنوعی سیٹلائٹ کی پوری ایک سیریز ہی مدار میں قائم کر دی جسے ہم عام طور پر INSAT یعنی (Indian National Satellite) کہتے ہیں، گویا سیٹلائٹ کی پوری ایک سیریز ان میں 1A، 1D، 2A، 2B، 2C، 2D، 2E آج مدار میں قائم ہے اور بڑے پیمانے پر ٹیلی کمیونی کیشن، عوامی ترسیل اور موسم سائنس سے متعلق تفصیلات مہیا کرا رہی ہیں۔

INSAT سیریز کا پہلا سیٹلائٹ INSAT 1A، 10 اپریل 1982 کو مدار میں بھیجا گیا تھا اور اس کے کچھ ہی مہینوں کے اندر رنگین ٹی وی ٹیلی کاسٹ ایک حقیقت بن گیا۔ یہ INSAT 1A کا ہی نتیجہ تھا کہ ہندوستان کے سبھی ٹی وی سینٹرز کے ٹرانسمیٹر ایک سنٹر سے مربوط ہو سکے اور نیشنل ٹیلی کاسٹ وجود میں آ سکا۔ یہ ساری سرگرمیاں ISRO یعنی Indian Space Satellite Organisation سے کنٹرول ہوتی ہیں جسے ریڈیو، ٹی وی اور موسم سائنس دانوں کی اعلیٰ سطحی کمیٹی اپنی ضرورتوں کے بارے میں بتاتی ہے کہ کس سیٹلائٹ سے انھیں کیا توقعات ہیں۔

گزشتہ تین دہائی سے ہندوستان کی اس شعبہ (سیٹلائٹ) میں پیش رفت کے باوجود ہندوستان ان سیٹلائٹ کو خود لانچ کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہندوستان ابھی تک کے سارے لانچ فرانس اور روس کے لانچ سنٹرز سے کرتا آرہا ہے۔ حالانکہ سیٹلائٹ کے بنانے سے لے کر لانچ

تک کے سارے مراحل ہندوستانی سائنس داں ہی کرتے ہیں۔اب تو سیٹلائٹ کی تعمیر پوری دنیا میں آہستہ آہستہ پرائیویٹ سیکٹر کے ہاتھ میں آتا جارہا ہے، یہاں تک کہ روس میں بھی گلوبل انفارمیشن سسٹم نام کے ادارے نے سیٹلائٹ بنانے کے شعبہ میں قدم رکھ دیا ہے اور موجودہ دور میں ''گلوب اسٹار'' نام کا سیٹلائٹ بنارہا ہے۔سیٹلائٹ کی تعمیر زبردست نفع بخش ہونے کے باوجود ابھی ہندوستانی پرائیویٹ کمپنیاں اس طرف ملتفت نہیں ہورہی ہیں اور نہ ہی ایسا کرنے کے لیے کوئی بنیاد بنائی جارہی ہے۔

ہندوستان میں ٹیلی کاسٹ ہونے والے اسٹار ٹی وی اور زی ٹی وی جس ایشیاٹک سیٹلائٹ سے اپ لنک ہوتے ہیں وہ Earth Vision نام کی پرائیویٹ کمپنی کا سیٹلائٹ ہے، حالانکہ کچھ ہندوستانی انجینئروں اور سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اگر INSAT سیٹلائٹ کی صلاحیت کا استعمال کرنے کی اجازت دی جائے تو ہندوستانی سیٹلائٹ چینلوں کا ہانگ کانگ یا ماسکو پر اپ لنکنگ کے لیے انحصار ختم ہوجائے گا،لیکن یہاں پر ایک سوال یہ بھی آتا ہے کہ کیا آکاش وانی اور دوردرشن کے علاوہ کوئی اور چینل بھی ہندوستانی سیٹلائٹ کی خدمات لے سکتا ہے؟ ہندوستانی ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ INSAT کی صلاحیت کا استعمال نہ کرکے حکومت اپنی آمدنی کا زبردست نقصان کررہی ہے،لیکن حکومت ابھی بھی ثقافتی آلودگی جیسی کئی وجوہات کی وجہ سے تذبذب میں نظر آرہی ہے۔

Terrestrial Broadcasting (زمین سے زمین پر) میں ٹی وی سگنل ہمارے ٹیلی ویژن سیٹوں پر قریب ترین HPT یا LPT یعنی (Low Power Transmission/ High Power Transmission) سے آتے ہیں، جیسا دوردرشن کے نیشنل چینل پر ہوتا ہے۔سیٹلائٹ چینلوں میں سے سگنل ٹی وی ٹرانسمیٹر سے کسی مرکز پر (خواہ ہندوستان یا بیرون ملک) جاتے ہیں جو انھیں سیٹلائٹ پر بھیجتا ہے۔سیٹلائٹ ان Symbols کو Dish Antinae پر واپس کرتا ہے جہاں سے کیبل کے ذریعہ یہ گھر گھر پہنچتے ہیں۔اس پورے عمل میں سیٹلائٹ کا سب سے اہم حصہ ہوتا ہے ٹرانسپونڈر (Transponder)۔ٹرانسپونڈر اگر ایک عام انسان کی زبان میں سمجھا جائے تو ایک آئینہ کی طرح زمین سے آنے والے علامات (Symbols) کو زمین پر واپس یعنی منعکس (Reflect)

کر دیتا ہے۔

گزشتہ کچھ دہائیوں میں ترسیلی تکنیک میں جو غیر معمولی پیش رفت ہوئی ہے اس سے کئی ملکوں کے سامنے کئی طرح کے سیاسی اور سماجی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ اب ٹی وی چینلوں نے ملک کی سرحدوں کو توڑ دیا ہے اور بین الاقوامی چینل کا مفروضہ اب ایک حقیقت ہے۔ جو کچھ شارٹ ویو سمبلس (Short Wave Symbols) نے کئی دہائیوں پہلے کیا تھا اسے اب یہ بین الاقوامی چینل زیادہ موثر اور تسلی بخش طریقے سے کر رہے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ریڈیو Symbols ماحول اور موسم پر منحصر ہوتے ہیں، لیکن سیٹلائٹ Symbols نہیں۔

درحقیقت یہ مسئلہ اتنا پیچیدہ ہو گیا ہے کہ اسے 'جس بیجا' جیسے سخت نام تک دیے جا رہے ہیں۔ حالات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ چین، ملیشیا، سنگاپور، ویت نام اور کئی خلیج ممالک نے ثقافتی آلودگی کے نام پر ڈش انٹینا پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ پابندی کہاں تک کامیاب ہے اس کی کوئی سرکاری تفصیل موجود نہیں ہے، لیکن یہ صاف ہے کہ ان ملکوں کی حکومتیں تفریح اور تجسس Curiosity کے نام پر اپنی عوام کا استحصال نہیں ہونے دینے کے لیے پرعزم ہیں۔

دراصل ترسیلی تکنیک اس قدر عروج پر ہے کہ کبھی کبھی ہم اپنے آپ کو بالکل مجبور پاتے ہیں۔ جب حکومتیں ڈش انٹینا پر روک لگانے کی کوشش کر رہی تھیں تبھی ایک نیا سسٹم سامنے آ گیا ہے۔ یہ سسٹم ہے ڈی بی الیس (Direct Broadcasting Satellite) یعنی ایسی تکنیک جس سے Satellite Symbols براہ راست آپ کے گھر پہنچتے ہیں۔ ابھی ایک اور تکنیک Digital Compression System یعنی کم جگہ لینے والے نشانات جلد ہی منظر عام پر آنے کا امکان ہے جو ایک Transponder سے کئی ریڈیو اور ٹی وی چینل چلا سکیں گے، جبکہ ابھی ایک ٹرانسپونڈر ایک ہی چینل چلا سکتا ہے۔

مصنوعی سیٹلائٹ کا ایک دیگر فائدہ ہے Data Transmission یعنی اعداد و شمار کی ترسیل۔ دوردرشن نے اس کا استعمال سب سے پہلے تمل ناڈو اسمبلی انتخابات میں 1989 میں کیا تھا جب دوردرشن اپنے ناظرین کے لیے انتخابی نتائج کو لائیو (Live) کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اب انتخابی نتائج غیر معمولی رفتار کے ساتھ پورے ملک میں پھیل جاتے ہیں۔ نتائج کے رجحانات

کی اطلاع اور انتخابی تجزیہ ناظرین کو کرکٹ میچ کی طرح ہی ملتفت کرتی ہے۔ یہ سب کچھ لودھی کمپلیکس نئی دہلی میں واقع National Informatics Centre کی بنا پر ممکن ہو پایا جس نے پورے ملک میں پھیلے 600 مراکز، دوردرشن اور پرنے رائے نے این ڈی ٹی وی کے ساتھ مل کر اس شاندار کام کو انجام دیا تھا۔

انتخابات کے علاوہ دیگر اوقات میں پورے ملک کے اہم شہروں میں پھیلے یہ 600 انفارمیشن سنٹر قیمتوں، تعمیری کاموں، زراعت سے متعلق اور دیگر کئی طرح کے اعداد وشمار یکجا کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر سنٹر پر ایک چھوٹا سا Telecast Centre ہوتا ہے جس کے ذریعہ یہ ان اعداد وشمار کو براہ راست INSAT 1D کو بھیجتے ہیں اور INSAT 1D ٹرانسپونڈر ان اعداد وشمار کو دتی ہیڈ آفس بھیج دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور دراز اضلاع میں واقع انتخابی سنٹرز کے نتائج بھی منٹوں میں دتی ہیڈ آفس پہنچ جاتے ہیں۔ NIC اپنے اعداد وشمار کو دتی دوردرشن کے ساتھ ساتھ پی آئی بی (Press Information Bureau) کو بھی پہنچاتا ہے جہاں سے یہ اعداد وشمار پرنٹ میڈیا کی وراثت بن جاتے ہیں۔ موجودہ دور سیٹلائٹ انقلاب کا دور ہے۔ گزشتہ دنوں کی کئی پروگرام پروڈکشن کمپنی آج ٹی وی چینل کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ آج ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں سیکڑوں پرائیویٹ ٹی وی چینلوں کی دسترس سیٹلائٹ انقلاب کی ہی دین ہے۔

ویڈیو میڈیم- وقت کی نئی ضرورت: گزشتہ کچھ عرصہ سے صحافت کے شعبے میں اچانک ایک بڑی تبدیلی آئی ہے۔ صدیوں سے پرنٹ جرنلزم پر لوگوں کا جو یقین تھا وہ سنسنی خیز خبروں، نت نئے گھوٹالوں کے انکشاف کے باوجود بتدریج کم ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ پرنٹ جرنلزم یعنی اخبار اور میگزین کی خبر دینے کی صلاحیت میں کوئی کمی آئی یا ان کی خبریں مستند نہیں رہی ہیں بلکہ اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ اب لوگوں کو اس سے بھی زیادہ مستند اور موثر طریقے سے خبر دینے والا ذریعہ مل گیا ہے۔۔ اب عوام پرنٹ صحافت سے زیادہ برقی صحافت یعنی Electronic Journalism پر یقین کرتی ہے۔ یقیناً یہ نہیں کہا جاسکتا کہ الیکٹرانک جرنلزم بالکل نئی صحافت ہے۔ بیرون ملک کی بات چھوڑ دیں تو ہمارے ملک میں بھی ریڈیو اور ٹی وی کی شکل میں دو ایسے میڈیم موجود تھے جو خبریں دینے میں اہل تھے اور گزشتہ کافی عرصہ سے عوام کو بیدار کرنے میں کافی اہم رول بھی ادا کرتے رہے

ہیں، لیکن ہندوستانی ماحول میں یہ بات پوری طرح سچ ہے کہ ہمارے ملک کا نہ تو ریڈیو اور نہ ہی ٹی وی ان دونوں میں سے کوئی بھی میڈیم عوام کی خبروں کی بھوک کو پوری طرح کبھی ختم کر پایا۔ سرکاری مداخلت اور بڑے تجارتی گھرانوں کی دسترس ان میڈیم میں شروع سے اتنی رہی ہے کہ کبھی بھی یہ احساس نہیں ہو پایا کہ ہمیں جو خبریں مل رہی ہیں یا ہمیں جو اطلاعات دی جا رہی ہیں وہ پوری طرح سچ ہیں۔ ان میڈیم کے ذریعہ دی جانے والی اطلاعات کو تسلیم کرتے وقت ہمیشہ شک ہوتا تھا۔ ان میڈیم کی حالت ہمارے ملک میں یہ رہی ہے کہ ہمیں ان کے ذریعہ دی جانے والی اطلاعات کو پرکھنے کے لیے شروع سے ہی اخباروں اور مستند میگزین کی ضرورت پڑتی رہی۔

غالبًا انہی حالات نے ملک میں ویڈیو میڈیم کو پیدا کیا۔ موجودہ سماج میں ٹیلی ویژن نے اس قدر اپنی دسترس بنالی ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں زندگی بالکل بے کیف سی لگنے لگتی ہے۔ عوامی رابطہ کے لیے یہ میڈیم سب سے مؤثر ہے۔ اس لیے اس کا بیجا استعمال بھی خوب ہوا۔ نجی چینلوں کے منظر عام پر آنے سے پہلے دوردرشن سرکار کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی کی طرح تھا، اس لیے اس کی ساکھ پر سوالیہ نشان بھی لگتے رہے۔ اب جبکہ نجی چینلز پورے آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر ہیں لوگوں کے پاس دوردرشن کی من مانی سے نجات پانے کا راستہ مل گیا ہے۔

موجودہ دور کے نیوز چینلوں کی بڑھتی ساکھ کے مدنظر ایک تبدیلی یہ بھی دیکھنے کو ملی ہے کہ اب کئی بڑے کاروباری گھرانے اور بڑے اخبار بھی اس میدان میں کود چکے ہیں۔ بے حد جدید ڈیجیٹل تکنیک اور پیشکش کی بہتر سہولیات سے مزین نیوز چینل صحافت کے شعبے میں نیا پیمانہ قائم کر رہے ہیں۔ واقعات اور حادثات کا حد درجہ تیز اور وسیع کوریج، گہرائی سے تجزیہ اور متعلقہ فریقین سے صلاح و مشورہ اور ہر پہلو سے تفتیش کرنا اب نیوز چینلوں کی اہم خوبیاں ہیں۔ مقابلہ کے دور میں چند موقعوں پر جذباتیت سے لبریز کوریج بھی سامنے آیا ہے، لیکن اس سے نیوز چینلوں کی اہمیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ کئی بار ناظرین کی خواہشات پوری کرنے کے چکر میں بھی حد سے بڑھی جذباتیت کا الزام نیوز چینلز کو جھیلنا پڑتا ہے۔ ان سب کے باوجود نیوز چینلوں کے درمیان مقابلہ بھی لگاتار بڑھتا جا رہا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ سخت مقابلوں کے باوجود لگاتار نئے چینلز شروع ہو رہے ہیں۔ اہم بات یہ بھی ہے کہ نیوز چینلز تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور نئے کھلنے والے نیوز

چینلز میں ہندی زبان کے چینلز کی تعداد کافی زیادہ ہے۔

اہم نیوز چینل: یوں تو ہر روز ہی نئے نیوز چینلز کھل رہے ہیں لیکن ان میں سے کئی تو منظر عام پر آنے کے باوجود اپنا وجود برقرار نہیں رکھ پائے، تاہم کچھ نیوز چینلز ہر روز اپنی دن دونی رات چوگنی کررہے ہیں اور کچھ اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے جدوجہد کررہے ہیں۔ کچھ اہم نیوز چینلز کے نام اس طرح ہیں:

آج تک

انڈیا ٹی وی

اے بی نیوز

این ڈی ٹی وی انڈیا

این ڈی ٹی وی 24x7

این ڈی ٹی وی بزنس

آئی بی این 7

ای ٹی وی

زی نیوز

زی اسپورٹس

زی بزنس

سہارا سے

نیوز 24

ہیڈ لائنس ٹوڈے

تیز چینل

میٹرو آج تک

لائیو انڈیا

بی بی سی ورلڈ

سی این این

سی این بی سی

سی این بی سی آواز

ٹوٹل ٹی وی

ایم ایچ ون نیوز

انڈیا نیوز

انڈیا ٹوڈے گروپ کی کمپنی ٹی وی ٹوڈے نیٹ ورک کے ہندی نیوز بلیٹن کے طور پر آج تک کی شروعات 17/جولائی 1995 کو ہوئی تھی، لیکن خبروں کی دنیا میں ٹی وی ٹوڈے نے 1988 میں ہی پرزور طریقے سے دستک دے دی تھی۔ اس سال ٹی وی ٹوڈے نے انگریزی ویڈیو میگزین 'نیوز ٹریک' بازار میں اتارا تھا۔ انہی دنوں ہندی میں ونیت نرائن کی ویڈیو میگزین 'کال چکر' کافی مقبول تھی۔ اسی طرز پر نیوز ٹریک نے بھی بڑی تیزی سے اپنی جگہ بنائی۔ آج تک کی شروعات دوردرشن کے میٹرو چینل پر نصف گھنٹے کے نیوز پروگرام کے طور پر ہوئی تھی۔ یہ پروگرام کافی پسند کیا گیا اور اس کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے دسمبر 2000 میں ٹی وی ٹوڈے نے اسے 24/گھنٹے کے نیوز چینل کی شکل میں لانچ کیا۔ آج اسے ہندی کا ایک اہم نیوز چینل ہونے کا فخر حاصل ہے۔

مشہور صحافی سریندر پرتاپ سنگھ کے ذریعہ شروع کیا گیا خبر پروگرام 'آج تک' ٹیلی ویژن صحافت کی دنیا میں دوردرشن کے بعد شاید ایسا اکیلا نیوز بلیٹن ہے جس نے کافی بڑی اننگ کھیلی ہے اور ابھی تک نہ صرف ڈٹا ہوا ہے بلکہ اس کے ناظرین کی تعداد میں ہر روز اضافہ ہورہا ہے۔ اس چینل نے روزمرہ کی سپاٹ تفصیلات دینے کی بجائے ان کے آر پار جاکر صاف اور آسان طریقے سے انھیں پیش کرنے کا ایک ایسا نیوز اسٹائل فروغ دیا جس نے ٹی وی صحافت کی تصویر بدل دی۔

نیو دہلی ٹیلی ویژن لمیٹڈ (این ڈی ٹی وی) کا قیام 1988 میں عمل میں آیا اور ابتدا میں این ڈی ٹی وی نے مختلف چینلوں کو خبر اور عصری موضوعات پر مبنی پروگرام فراہم کیے۔ دوردرشن پر 'ورلڈ دس ویک' پروگرام کی غیر معمولی مقبولیت نے جلد ہی این ڈی ٹی وی کو ملک کا سب سے بڑا نجی پروگرام پروڈیوسر بنادیا۔ سیٹلائٹ چینلوں کی شروعات کے بعد اسٹار نیوز کو خبر اور اس سے وابستہ پروگرام این ڈی ٹی وی

نے ہی فراہم کرائے، پھر اسٹار نیوز کے ساتھ جب معاہدہ ختم ہوا تو 4 اپریل 2003 سے این ڈی ٹی وی نے ہندی اور انگریزی میں دو نیوز چینل شروع کیا۔ ہندی میں این ڈی ٹی وی انڈیا اور انگریزی میں این ڈی ٹی وی 24x7۔ آج پورے ملک میں این ڈی ٹی وی کے 30 سے زائد اسٹوڈیوز ہیں جو خبروں کی فراہمی کی جدید ترین سہولیات سے مزین ہیں۔

سہارا انڈیا پریوار کے نیوز چینل سہارا سے کی شروعات مارچ 2003 میں ہوئی تھی۔ چوبیس گھنٹے کے ایک نیشنل نیوز چینل کے ساتھ علاقائی زبانوں کے 13 اور نیوز چینل شروع کرنے کا اعلان بھی کیا گیا، تب سے اب تک سہارا سے نے ایک لمبا سفر طے کیا ہے۔

ٹیلی ویژن پروگراموں کی دنیا میں 'آپ کی عدالت' اور 'آج کی بات' جیسے پروگراموں سے مشہور ہوئے رجت شرما نے مئی 2004 میں چوبیس گھنٹے کے نیوز چینل 'انڈیا ٹی وی' کی شروعات کی۔ شروع میں ان کو تہلکہ سربراہ ترون تیج پال اور بی جے پی لیڈر مینکا گاندھی کا بھی ساتھ ملا۔ گزشتہ آٹھ برسوں کے دوران اس چینل نے خبروں، پروگراموں اور اسلوب کے معاملے میں اپنے تمام ہم عصر نیوز چینلوں کو پیچھے دھکیلتے ہوئے نمبروں کی TRP اپنے نام کر لی ہے اور گزشتہ دو برسوں سے یہ لگاتار اس پر قابض ہے۔

نیوز چینلز کی دنیا میں Foreign Direct Investment یعنی FDI کا معاملہ بھی عرصہ دراز سے مرکزی حکومت کے زیر غور تھا۔ مرکزی حکومت لمبے عرصے سے اس سوال پر صلاح مشورہ کرنے میں لگی رہی کہ نیوز چینلز میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری یعنی FDI کی اجازت کس حد تک دی جائے۔ یہ معاملہ پرنٹ میڈیا کے ضمن میں بھی کافی اہم تھا۔ آخر کار مرکزی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہندوستان کی زمین سے اَپ لنکنگ کی سہولت چاہنے والی کمپنی کا مالکانہ حق ہندوستانی ہاتھوں میں ہی رہنا چاہیے، یعنی کسی بھی صورت میں ۴۹ فی صد سے زائد شیئر کسی غیر ملکی کمپنی کے پاس نہیں ہونی چاہیے۔

ابھی کچھ دنوں قبل تک میڈیا کے ماہرین کا دعویٰ تھا کہ ٹی وی نیوز چینلوں کے مقابلے میں صحافی، کیمرہ مین، ویڈیو ٹیپ ایڈیٹر، لائٹ مین وغیرہ کی مانگ کافی بڑھ گئی ہے۔ گلیمر کی اس دنیا نے رپورٹر کو اسٹار اور پریزنٹر کو فلمی ہیرو کی طرح مشہور کر دیا، لیکن تکنیکی انقلاب سے نہ صرف مقابلہ

میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ شیئر مارکیٹ کی طرح اسٹار اور ہیروز مین پر اتر رہے ہیں۔ یہ حالت صرف ہمارے ملک کی ہی نہیں ہے بلکہ ٹیلی ویژن کے نیوز چینلوں میں سرفہرست رہنے والا امریکہ اور یوروپی ممالک میں بھی بنی ہے۔ امریکی ٹی وی صحافی مائیکل روزے نبلق کا خیال ہے کہ نئی ویڈیو صحافت انٹرنیٹ کے توسط سے ناظرین کے ساتھ بلامبالغہ بات چیت کرنے کا کام کرے گی۔ ٹیلی ویژن انقلاب کے دور میں کم خرچ کے ساتھ ہر صوبہ اور ہر شہر کا اپنا نیوز چینل بنتا جا رہا ہے۔ مقامی اور علاقائی اخباروں کی طرح اب نیوز چینلوں کے بھی مقامی ایڈیشن آ رہے ہیں جن میں زیادہ تر مقامی خبروں کا کوریج دیکھنے کو ملتا ہے۔ لگتا یہی ہے کہ ڈیجیٹل ویڈیو کیمرہ اب فلم کے برابر آ کھڑا ہوا ہے۔

ٹی وی نیوز روم

ایک ٹی وی نیوز چینل کا نیوز روم کسی اخبار کے نیوز روم سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اخبار کے برعکس ٹی وی چینل کے نیوز روم میں چوبیسوں گھنٹوں افراتفری اور دوڑ بھاگ مچی رہتی ہے۔ اخباروں میں اس بات کی فکر نہیں رہتی کہ ان کا حریف اخبار کل کون سی خصوصی خبر (Exclusive News) شائع کر رہا ہے، لیکن نیوز چینل کے نیوز روم میں تعینات صحافیوں کو یہ فکر ہر وقت لاحق رہتی ہے کہ ان کا حریف چینل کہیں کوئی بڑی خبر نہ بریک کر دے۔ ایسے میں دیکھا جائے تو ایک ٹی وی رپورٹر کے مقابلے ٹی وی نیوز روم کے ڈیسک پر کام کرنے والے صحافیوں کا کام بھی کم چیلنجنگ نہیں ہے۔ وہ ہر لمحہ ملک اور بیرون ملک سے لگا تار موصول ہو رہی خبروں سے دوچار ہوتے ہیں۔ ایک بلیٹن یا نیوز کاسٹ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا نیوز کاسٹ تیار رکھنا ہوتا ہے، یعنی ہر پل خبر اور ہر پل ٹیلی کاسٹ۔

اخباروں کی طرح ٹی وی نیوز روم میں بھی ڈیسک پر کام کرنے والے صحافیوں کی ذمہ داریاں طے شدہ ہوتی ہیں۔ یہاں تکنیکی کاموں کے لیے غیر صحافی (Technical Staff) بھی ہوتے ہیں جو خبروں کی پیشکش اور ٹیلی کاسٹ میں تعاون کرتے ہیں۔ اخباروں کی طرح یہاں بھی الگ الگ ڈیسک ہوتی ہے جہاں چوبیسوں گھنٹے شفٹ میں کام ہوتا ہے۔ ایک ٹی وی چینل کے نیوز روم میں کیسے کام ہوتا ہے اسے سمجھنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ ٹی وی نیوز چینل کے نیوز روم کا سیٹ اپ

(Set-up) کیسا ہوتا ہے۔ ٹی وی نیوز روم اپنے ملازمین کو کس طرح منظم کرتا ہے وہ الگ الگ چینلوں میں مختلف ضرور ہوسکتا ہے، لیکن اس کا انحصار اس بات پر پورا ہوتا ہے کہ اس کی دسترس کا دائرہ کیا ہے اور اس کی مالی حالت کیسی ہے۔ اسی کی بنیاد پر ملازمین کی تقرری، ان کی تعداد اور نیوز روم کلچر کا فروغ ہوتا ہے۔ اس بات کی وضاحت کے لیے ذیل میں ایک خاکہ پیش کیا جا رہا ہے تا کہ نیوز روم کی Basic Chemistry سمجھنے میں آسانی ہوسکے۔

A Typical Television Newsroom Organisational Chart

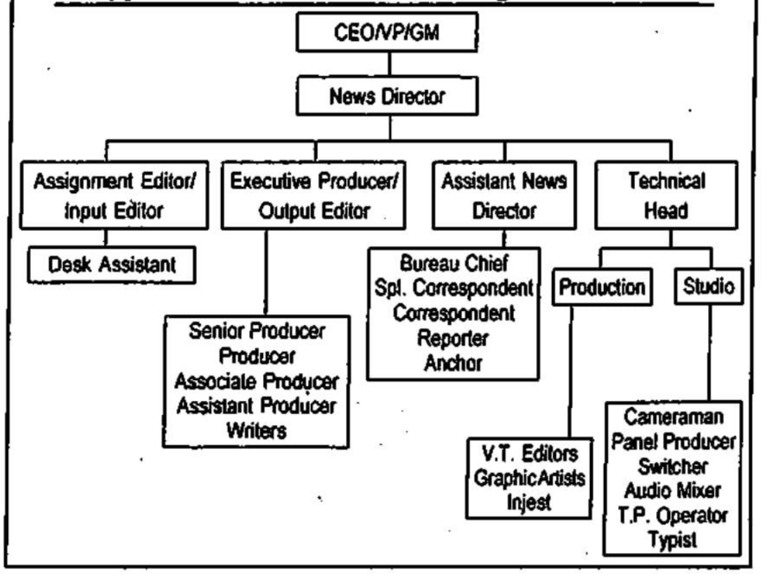

درج بالا چارٹ میں اگرچہ پورے چینل یا نیوز روم کا خاکہ نہیں ہے تاہم ان شعبوں اور ان کے سربراہان کے بغیر نیوز روم کو سمجھنا کافی مشکل ہوگا، اس لیے یہاں ایک بات اور سمجھنی ضروری ہے کہ نیوز روم کا دائرہ جتنا بڑا ہوگا اتنا ہی خصوصی رول ملازمین کا ہوگا اور دائرہ جتنا چھوٹا ہوگا اسی کی نسبت سے ٹیم کے ہر فرد کو زیادہ ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی۔

نیوز روم میں درجہ مراتب (Newsroom Positions): نیوز روم میں درجہ مراتب کی شروعات جہاں سے ہوتی ہے انھیں ہم (CEO) Chief Executive Officer یا Vice

President (VP) یا General Manager (GM) بھی کہہ سکتے ہیں۔ الگ الگ چینلوں میں یہ الگ الگ نام سے اپنا کردار نبھاتے ہیں، خواہ وہ نیوز پروڈکشن (News Production) یا اشتہار (Advertisment) کے Sponsorship کا یا پھر Sales, Promotions, Programming, Accounting, Engineering, Distribution یا کسی اور شعبے کا۔

نیوز ڈائریکٹر (News Director): یہ نیوز چینل کا سربراہ ہوتا ہے اور ادارتی پالیسی کا تعین کرتا ہے۔ نیوز چینل کے سبھی شعبے اس کی سربراہی میں کام کرتے ہیں۔ نیوز کے ہر پہلو پر اس کا پرزور عمل دخل رہتا ہے اور نیوز سے متعلق تمام آپریشنز کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ نیوز کے علاوہ تمام پروگرامنگس (Programings) کی بھی وہ پورے طور پر پیشکش اور نگرانی کرتا ہے۔ نیوز ڈائریکٹر ہی وہ شخص ہوتا ہے جو نیوز اسٹوریز اور نیوز کاسٹ (یعنی ہر نصف گھنٹے کے وقفے سے چلنے والے بلیٹنس) سے متعلق تمام اخراجات کے بارے میں فیصلہ لیتا ہے۔ اس کی ذمہ داریوں میں نیوز بجٹ سمیت نیوز روم کے ملازمین کی تقرری اور ان کی اہلیت کو پرکھنا، ملازمین کے کام کے وقفوں کی مدت طے کرنا، چھٹیوں کا وقفہ، اسکرپٹس اور رن ڈاؤن (پورے بلیٹن کا خاکہ) کو منظوری دینا اور ناکارہ ملازمین کی نشان دہی کر کے انہیں باہر کرنا شامل ہے۔ بڑے چینلوں میں شفٹ کی ذمہ داریاں اور اسکرپٹ کو منظوری دینے جیسے کاموں کے لیے دیگر ملازمین موجود ہوتے ہیں، لیکن تمام چینلوں میں نیوز ڈائریکٹر ہی نیوز اسٹوریز اور ان کے کوریج سے لے کر ناظرین کو دکھائی جانے والی خبروں اور ان سے منسلک ہر چیز پر اس کی چھاپ ہوتی ہے اور اسی کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔

اسسٹنٹ نیوز ڈائریکٹر (Assistant News Director): نیوز ڈائریکٹر کی تمام ذمہ داریوں کو عملی شکل دینے میں اسسٹنٹ نیوز ڈائریکٹر معاون ہوتا ہے یا یوں کہیں کہ اس کا دایاں بازو ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ داریوں میں ملازمین کی تقرری اور برخاستگی سمیت کام کے وقفوں کی مدت طے کرنا، نیوز اسٹوریز اور پروگرام پر آنے والے خرچوں کا تخمینہ لگا کر معین بجٹ کے اندر کام کو مکمل کرنا اور اسپیشل نیوز پروجیکٹ اور سیریز کی نگرانی کرنا شامل ہے، لیکن اسسٹنٹ نیوز ڈائریکٹر کا اصل کام رپورٹرز کو ہدایات دینا، ان کے کام پر باریکی سے نگاہ رکھنا اور ان کی لکھی اسکرپٹس کو منظوری دینا شامل ہے۔ تاہم زیادہ تر چھوٹے اور اوسط درجے کے نیوز روم میں اسسٹنٹ نیوز ڈائریکٹر

رکھنے کا رواج نہیں ہے اور اس کی ذمہ داریوں کا دارومدار نیوز ڈائریکٹر اور ایگزیکٹیو پروڈیوسر پر ہوتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے ہم ایک ٹی وی نیوز روم کو خاص طور پر چار حصوں میں منقسم کر سکتے ہیں: ان پٹ، آؤٹ پٹ، پروڈکشن اور اسٹوڈیو۔

شعبہ اِن پٹ (Input Department): شعبہ ان پٹ کا سربراہ Input Editor یا Assignment Editor ہوتا ہے۔ اِن پٹ ڈیسک وہ ڈیسک ہوتا ہے جہاں خبر اکٹھا کرنے کی ساری حکمت عملی بنائی جاتی ہے۔ ان پٹ ڈیسک کو Assignment، Intake یا Forward Planning Desk بھی کہا جاتا ہے۔ خبروں کے معاملے میں کوئی چینل کتنا تیز ہے اس کا سارا دارومدار ان پٹ ڈیسک پر ہوتا ہے، بلکہ یوں کہیں کہ نیوز چینل کی کامیابی کافی حد تک اس ڈیسک پر کام کرنے والے صحافیوں پر منحصر ہوتی ہے۔ اس ڈیسک کا کام ہے — خبروں کو اکٹھا کر کے آؤٹ پٹ ڈیسک تک پہنچانا۔ ٹی وی نیوز کے رپورٹر کو جب بھی کوئی خبر ملتی ہے وہ سب سے پہلے اِن پٹ ڈیسک کو بتاتا ہے۔ وہاں سے خبر آؤٹ پٹ ڈیسک تک پہنچتی ہے۔

اِن پٹ ڈیسک کی اہم ذمہ داریاں: (1) ہر دن کے کام کا منصوبہ بنانا۔ اسے Forward Planing یا Day Plan بھی کہا جاتا ہے۔

(2) رپورٹرز کے ساتھ تال میل۔

(3) پریس نوٹس پر غور کرنا۔

(4) نیوز ایجنسی سے آنے والی خبروں پر نگاہ رکھنا۔

(5) مختلف میڈیم سے موصول ہونے والی تصویروں کا حساب کتاب رکھنا۔

(6) او بی وین یعنی Outside Broadcast Van کی تعیناتی۔

دن کے منصوبوں کی تیاری (Preparation of Days Plan): اس ڈیسک پر ایک شفٹ میں سات سے آٹھ لوگ ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی اپنی الگ ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس ڈیسک پر صبح چھ بجے ہی ایک اِن پٹ ایڈیٹر اپنے معاونین کے ساتھ کام میں لگ جاتا ہے۔ سب سے پہلے وہ رات کی شفٹ کے اپنے معاون اِن پٹ ایڈیٹر کی رپورٹ یا پھر یوں کہیں کہ Handover کو پڑھتا ہے جس میں اگلے دن کا پروگرام طے رہتا ہے۔ مثلاً ملک اور بیرون ملک کہاں کیا اہم

سرگرمیاں ہوئی ہیں اور اس کی خبریں کیسے کور کی جائیں گی۔ کون رپورٹر کیا کرے گا اور جہاں چینل کے اپنے رپورٹر اور کیمرہ مین نہیں ہیں وہاں سے رپورٹ اور تصویریں (Visuals) کیسے ملیں گی۔ ان تمام باتوں کا منصوبہ دیر رات تک اِن پٹ ڈیسک پر بنتا رہتا ہے، یہاں تک کہ کتنے او بی وین Outside Broadcast Van بھیجے جائیں گے، یہ سب دیر رات میں طے کیا جاتا ہے، یعنی رات میں تعینات اِن پٹ ایڈیٹر کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ایسی حکمت عملی بنا کر جائے کہ دوسرے دن کوئی اہم پروگرام یا خبر چھوٹنے نہ پائے۔

رپورٹرز کے ساتھ تال میل (Co-Ordination with Reporters): صبح جب اس کا معاون اِن پٹ ایڈیٹر آتا ہے تو وہ Night Shift کی رپورٹ یا Handover کو اپنے لیے گائڈ مان کر چلتا ہے اور خبروں کو وہیں سے آگے بڑھاتا ہے۔ چونکہ چینل پر چوبیسوں گھنٹے خبریں آتی ہیں اس لیے اس بات پر بھی نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ رات بھر میں اور کیا نیا ہوا اور کیا نیا ہونے والا ہے۔ یہ جاننے کے لیے اِن پٹ ڈیسک کا ایک صحافی صبح پورے ملک میں پھیلے اپنے سبھی بیورو آفس کے رپورٹرز سے بات کر کے یہ پتہ لگاتا ہے کہ ان کے علاقے میں کیا کچھ ہو رہا ہے اور بیورو رپورٹر کا اس دن کا کیا منصوبہ ہے۔ وہ یہ بھی پتہ لگاتا ہے کہ اگر کوئی نیوز کور کر رہا ہے تو اپنی رپورٹ اور تصویریں کب تک ہیڈ آفس بھیج دے گا۔ اس طرح پورے ملک میں پھیلے اپنے اہم رپورٹرز سے بات کر کے پورے دن کا منصوبہ بناتا ہے۔ ٹی وی نیوز روم میں اسے Day Plan یا Forward Planning کہتے ہیں۔

پریس نوٹس پر غور کرنا: ٹی وی نیوز روم میں جب بھی کوئی پریس نوٹس یا کسی پروگرام کو کور کرنے کی گزارش یا دعوت نامہ آتا ہے اسے فوراً اِن پٹ ڈیسک پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ اگر اِن پٹ ڈیسک کو لگتا ہے کہ کسی پروگرام کو کور کرنا ضروری ہے تو اسے ایک الگ ڈائری میں نوٹ کر لیا جاتا ہے تاکہ پروگرام والے دن اسے اپنے Day Plan میں شامل کیا جا سکے اور کسی رپورٹر یا کیمرہ مین کو وہاں بھیجا جا سکے۔ اسی طرح اِن پٹ ڈیسک ہر پریس نوٹس پر غور کرتا ہے اور ضروری ہوا تو اسے آؤٹ پٹ ڈیسک تک پہنچاتا ہے۔

نیوز ایجنسیوں پر نگاہ رکھنا: اِن پٹ ڈیسک کا ایک صحافی پی ٹی آئی، رائٹر، اے پی، اے پی ٹی این، اے این آئی جیسی نیوز ایجنسیوں سے لگاتار آرہی خبروں پر نظر رکھتا ہے۔ جیسے ہی کوئی بڑی

خبر آتی ہے وہ آؤٹ پٹ کو الرٹ کر دیتا ہے۔ کئی بار دور دراز یہاں تک کہ بیورو آفسوں میں موجود رپورٹرز کو بھی اس کے علاقے کی کسی خبر کا پتہ نہیں چل پاتا، مثلاً اگر کسی علاقے میں دہشت گردانہ حملہ ہوتا ہے اور بیورو میں موجود رپورٹر کو کسی وجہ سے یہ خبر نہیں مل پاتی تو ایسی حالت میں ایجنسی پر اس خبر کے آتے ہی ان پٹ ڈیسک بیورو کو مطلع کر کے اسے الرٹ کرتا ہے۔

تصویروں کا حساب کتاب: ان پٹ ڈیسک کا ایک صحافی جب بیورو رپورٹرز سے بات کر کے Day Plan تیار کر رہا ہوتا ہے اسی دوران اس کا دوسرا معاون ملک کے مختلف بیورو سے Satellite کے ذریعہ بھیجی گئی خبروں کا حساب کتاب تیار کر رہا ہوتا ہے۔ اس دوران ڈیسک کے دیگر معاونین سنڈیکیٹ فیڈ (Syndicate Feed) پر نظر رکھے ہوئے رہتے ہیں۔ سنڈیکیٹ فیڈ ان تصویروں کو کہتے ہیں جو ایک معین مدت کے دوران دن میں کئی بار Satellite کے توسط سے الگ الگ نیٹ ورک سے آتی ہیں۔ نیٹ ورک کی یہ خبریں اس وقت کافی کام آتی ہیں جب کہیں کوئی بڑا واقعہ پیش آجائے اور وہاں چینل کا اپنا رپورٹر نہ ہو۔ ہندوستان میں آج سبھی نیوز چینل غیر ملکی خبروں کے لیے ایسی ہی ایجنسیوں پر پوری طرح منحصر ہیں۔ ان میں رائٹر، اے پی ٹی وی (Associated Press TV)، ڈبلیوٹی این (World Television News) اور ہندوستان کی اے این آئی (Asian News International) اہم ہیں۔ ان پٹ ڈیسک کی نگاہ جیسے ہی سنڈیکیٹ سے آئی کسی ایسی خبر پر پڑتی ہے جسے وہ اپنے چینل کے لیے اہم سمجھتا ہے وہ فوراً آؤٹ پٹ ڈیسک کو اس کی اطلاع دیتا ہے۔

اوبی وین کی تعیناتی: ان پٹ ڈیسک پر ایک شخص کا کام صرف اوبی وین (Outside Broadcast Van) اور اس کے ساتھ گئے رپورٹر کے ساتھ تال میل رکھنا ہوتا ہے۔ آؤٹ پٹ ڈیسک کے ساتھ ضرورت کے مطابق وہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ جب بلیٹن کا لائیو ٹیلی کاسٹ (Live Telecast) ہو رہا ہو اس وقت طے مدت کے دوران خبر اسٹوڈیو اور اوبی وین کے ساتھ Satellite کے ذریعہ رابطہ قائم ہو جائے۔ مثلاً دہلی یا نوئیڈا میں ایک بلیٹن صبح آٹھ بجے ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے اور اس دن نو بجے ملک کے کسی دوسرے مقام مثلاً کولکاتہ میں ریلی ہونی ہے۔ آؤٹ پٹ ڈیسک چاہتا ہے کہ بلیٹن کی پہلی خبر ریلی کی ہو۔ ایسے میں سب سے پہلے تو ایک منٹ میں یہ خبر دی

جائے گی کہ ریلی کس کی ہے اور کیوں ہو رہی ہے۔ اس کے بعد ریلی کے مقام پر کیا کچھ ہو رہا ہے۔ ناظرین کو یہ دکھانے کے لیے او بی وین کے ذریعہ براہ راست کولکاتہ میں ریلی کے مقام پر تعینات رپورٹر کے پاس لے جایا جائے گا۔ ایسے میں او بی وین کے ساتھ گئے رپورٹر کو یہ پتہ ہونا ضروری ہے کہ کب اسے براہ راست او بی وین کے سہارے لائیو رپورٹ کرنا ہے، تاکہ باقی وقت میں وہ اپنے کیمرہ مین کے ساتھ ریلی کے مقام پر گھوم گھوم کر وہاں کا جائزہ لے اور لوگوں کا انٹرویو (بائٹ) لے سکے۔ کیمرہ مین اس دوران الگ الگ تصویریں (شاٹس) بھی لیتا ہے، لیکن جب انھیں پتہ ہوتا ہے کہ فلاں وقت پر انھیں اپنے چینل کے لیے لائیو ٹیلی کاسٹ کرنا ہے تو رپورٹر اور کیمرہ مین او بی وین کے پاس پہنچ کر اپنے کام کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

فون پر خبر: اچانک اگر کہیں کوئی بڑا حادثہ ہو جائے تو اس سے متعلق اشخاص یا حادثہ کے مقام پر موجود رپورٹر سے براہ راست فون پر بات کر کے حادثے کی اطلاع ناظرین تک پہنچائی جاتی ہے۔ فرض کریں کہ ہماچل کے دور دراز کے گاؤں میں پہاڑوں کے تودے گرنے سے بڑی تعداد میں لوگ جاں بحق ہو جاتے ہیں تو اس کی اطلاع ہماچل کے اس ضلع کے کلکٹر یا کسی دوسرے بڑے افسر کا فون نمبر حاصل کر کے اسے اپنے ٹی وی چینل کے لیے فون پر انٹرویو دینے کی گزارش کی جائے گی۔ اگر کلکٹر یا دوسرا افسر حادثہ کے بارے میں فون پر انٹرویو دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے تو اِن پٹ ڈیسک فوراً ایک باکس تیار کراتا ہے جس پر کلکٹر یا متعلقہ افسر کا نام اور وہ جگہ جہاں سے وہ بات کر رہا ہے دکھایا جاتا ہے اور پھر اس کا نمبر ڈائل کر کے فون کال اسٹوڈیو میں آؤٹ پٹ ایڈیٹر کو منتقل کر دی جاتی ہے۔ آؤٹ پٹ ایڈیٹر اس فون کو اسٹوڈیو کے آڈیو پینل کے توسط سے اینکر یا پریزنٹر تک پہنچاتا ہے۔ اس کے بعد اینکر اور متعلقہ افسر کے درمیان رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ حادثہ کی اطلاع ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ حادثہ کے بارے میں سوال و جواب شروع ہو جاتا ہے۔ اس دوران ٹی وی اسکرین پر وہ باکس دکھائی دیتا رہتا ہے جس پر کلکٹر کا نام اور جگہ دیا جاتا ہے۔ اب تو سبھی چینل اس جگہ کا نقشہ بھی دکھاتے ہیں جہاں سے حادثے کی تفصیل مل رہی ہوتی ہے۔ اس طرح دیکھا جائے تو ان پٹ ڈیسک کو اپنی ٹیلی فون ڈائری بالکل Up to date رکھنی پڑتی ہے۔ کئی بار افسران جب کسی حادثہ کے بارے میں فون پر انٹرویو دینے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہاں

کے کسی مقامی صحافی سے ہی بات کر لی جاتی ہے۔

شعبہ آؤٹ پٹ (Output Department): ان پٹ ڈیسک کا کام جہاں ختم ہوتا ہے وہیں سے آؤٹ پٹ ڈیسک کا کام شروع ہوتا ہے۔ یعنی شعبہ ان پٹ جب ساری خبرا کٹھا کر کے شعبہ آؤٹ کے حوالے کرتے ہیں تو آؤٹ پٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس خبر کو موثر طریقے سے ٹی وی کے پردے پر پیش کرے۔ آؤٹ پٹ ڈیسک ہی رپورٹر کی کاپی (Script) کو تراشتا ہے۔ وہی طے کرتا ہے کہ اگر کسی خبر سے متعلق تصویر (Visuals) نہیں ہے تو کیسے Graphics یا Animation کے ذریعے اسے پرکشش طریقے سے بلیٹن (Newscast) میں پیش کیا جائے۔ یعنی ایک بلیٹن کو حتمی شکل دینے کی تیاری اسی ڈیسک پر ہوتی ہے۔ اس ڈیسک کا انچارج یعنی آؤٹ پٹ ایڈیٹر جو ایک سینئر پروڈیوسر کی سطح کا صحافی ہوتا ہے، وہی یہ طے کرتا ہے کہ کون سی خبر بلیٹن میں جائے گی اور کون سی نہیں۔

آؤٹ پٹ ڈیسک کی ذمہ داریاں:

(1) رن آرڈر تیار کرنا۔
(2) کاپی تیار کرنا۔
(3) گرافکس بنانا۔
(4) اسکرال (ٹکر) کی خبر پر نظر رکھنا۔
(5) شاٹس اور ہائٹس کا انتخاب۔
(6) پی سی آر میں ادارتی فیصلہ۔

رن آرڈر تیار کرنا: ایک نیوز چینل میں یہ کام سب سے زیادہ ذمہ داری والا ہے۔ ٹی وی نیوز روم میں رن آرڈر یا رن ڈاؤن کا مطلب ہوتا ہے — یہ طے کرنا کہ کون سی خبر پہلے جائے گی اور کون سی بعد میں۔ ان پٹ ڈیسک کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے پاس آرہی ہر چھوٹی بڑی خبر وہ آؤٹ پٹ ڈیسک تک پہنچادے، لیکن آؤٹ پٹ ڈیسک کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اپنے بلیٹن میں ہر خبر کو لے لے۔ یعنی خبروں کا حتمی انتخاب آؤٹ پٹ ڈیسک پر ہوتا ہے۔ نیوز روم میں آؤٹ پٹ ڈیسک کے تحت لوکل یا سٹی ڈیسک، نیشنل ڈیسک، فیچر ڈیسک، کھیل ڈیسک اور بین الاقوامی

ڈیسک ہوتے ہیں۔ یہاں جو بھی پیکیج (اسٹوری) تیار ہوتا ہے وہ آؤٹ پٹ ڈیسک کو دے دیا جاتا ہے۔اب یہ آؤٹ پٹ ایڈیٹر کو طے کرنا ہوتا ہے کہ وہ اس میں سے کس اسٹوری کو بلیٹن میں جگہ دے اور کسے نہ دے۔مثلاً کھیل ڈیسک نے دو دو منٹ کی تین اسٹوریز آؤٹ پٹ کو دیں۔اب نصف گھنٹے کی بلیٹن میں کھیل کی خبروں کے لیے چھ منٹ کا وقفہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں، یہ آؤٹ پٹ ایڈیٹر ہی طے کرتا ہے۔اسے لگتا ہے کہ کھیل کی خبروں کی وجہ سے دو منٹ کی کوئی دوسری بڑی اسٹوری چھوٹ رہی ہے تو وہ اپنی فہم و فراست سے کھیل کی صرف دو اسٹوری کا انتخاب کر کے اسے بلیٹن میں جگہ دے گا۔ کھیل کی تیسری اسٹوری کو ہٹا کر وہ دوسری بڑی اسٹوری کو بلیٹن میں چلائے گا۔نیوز چینل میں اب تو رن ڈاؤن پروڈیوسر کا چلن عام ہو گیا ہے۔رن ڈاؤن پروڈیوسر نہ صرف یہ طے کرتا ہے کہ کون سی خبر پہلے جائے گی اور کون سی بعد میں بلکہ وہ یہ بھی طے کرتا ہے کہ بلیٹن کی سرخیاں کیا ہوں گی۔

کاپی تیار کرنا: آؤٹ پٹ ڈیسک پر ہی ٹی وی رپورٹر کی کاپی کی ادارت کی جاتی ہے۔یہ کام ایک کاپی ایڈیٹر کرتا ہے۔اسے اس کام میں تعاون دینے کے لیے ہر شفٹ میں کم سے کم ایک اور کاپی رائٹر یا نیوز رائٹر ہوتا ہے۔یہ کاپی ایڈیٹر یا کاپی رائٹر ہر رپورٹر کی اسکرپٹ کو تراشنے اور اسے مؤثر اسلوب میں لکھنے کا کام کرتے ہیں۔اس سے چینل کی زبان میں یکسانیت قائم رہتی ہے، کیوں کہ آؤٹ پٹ ڈیسک پر کام کرنے والے وقت کے ساتھ یہ جان جاتے ہیں کہ انھیں کن کن الفاظ کا استعمال کرنا ہے اور کن کن الفاظ سے گریز کرنا ہے۔وہ کاپی کی ادارت کرتے وقت اس بات پر بھی توجہ دیتے ہیں کہ اسکرپٹ چینل کی ادارتی پالیسی سے میل کھاتی ہو۔پورے ملک میں پھیلے چینل کے بیورو آفس بھی اسٹوری تیار کرنے سے پہلے اپنی اسکرپٹ ای میل یا فیکس سے آؤٹ پٹ ڈیسک کو بھیجتے ہیں۔کاپی ڈیسک اس کی ادارت کر کے اسے واپس بھیجتا ہے۔اس کے بعد ہی وہ اپنی اسٹوری کو اپنی آواز میں ریکارڈ (Voice Over) کر کے نیوز روم کو بھیجتا ہے۔

گرافکس کے ٹیکسٹ تیار کرنا: کئی بار ایسی خبریں آتی ہیں جن کی تصویریں (Visuals) آؤٹ پٹ ڈیسک کے پاس فوری طور پر نہیں ہوتیں لیکن اس خبر کا ٹی وی پر چلانا ضروری ہوتا ہے۔ ان حالات میں آؤٹ پٹ ڈیسک پر تعینات صحافی گرافکس تیار کرتا ہے۔مثلاً ممبئی جا رہی ایک ٹرین حادثہ کا شکار ہو گئی۔اس میں ہلاکین اور مجروحین کی تعداد بہت ہے۔فوری طور پر اس حادثہ کا

Visual ملنا بہت ہی مشکل ہے۔ایسی حالت میں ٹرین حادثہ کا کوئی پرانا شاٹ آرکائیو سے لے کر یہ خبر چلادی جاتی ہے یا پھر آؤٹ پٹ ڈیسک اس کام میں گرافکس کی مدد لیتا ہے۔ اب Animation کی تکنیک آجانے کے بعد یہ کام اور آسان ہوگیا ہے۔ ریل حادثوں کی جتنی بار خبریں آتی ہیں ان میں جائے حادثہ کی تصویریں خاص کر ٹرین کے وہ ڈبے جو حادثہ کا شکار ہو گئے ہیں اور مجروحین اور مہلوکین کے راحت بچاؤ کا منظر تو دکھایا ہی جاتا ہے، ساتھ ہی یہ حادثہ کیسے ہوا اسے بھی گرافکس کے ذریعہ دکھانے کے علاوہ دوسرا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ ٹی وی کے پردے پر جب کوئی خبر آرہی ہوتی ہے تو اس پر اسٹوری کا ٹائٹل اور اس میں جن لوگوں کے بائٹس (انٹرویو) لیے گئے ہوتے ہیں ان کے نام اور تعارف صحیح شکل میں ٹی وی اسکرین کے پردے پر دکھائی دیں، یہ ذمہ داری بھی آؤٹ پٹ ڈیسک کی ہی ہے۔

ٹکر اور اسکرال (Tikker and Scroll) پر نظر رکھنا: خبروں کے ساتھ ساتھ ایک پٹی نیچے چلتی رہتی ہے، اسے اسکرال (Scroll) اور ٹکر (Tikker) کہتے ہیں۔اسی میں ملک اور بیرون ملک کی خبروں کو کم سے کم الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں خاص خاص خبروں کے علاوہ شیئر بازاروں کی خبریں بھی رہتی ہیں۔ آؤٹ پٹ ڈیسک اسے لگاتار Update کرتا رہتا ہے اور اس کے لیے ایک شخص باضابطہ اسی کام کے لیے تعینات رہتا ہے۔ آؤٹ پٹ ڈیسک کی کوشش ہوتی ہے کہ اہم خبروں کے ساتھ ساتھ ان چھوٹی چھوٹی خبروں کو بھی اسکرال (Scroll) پر ڈال دیا جائے جنہیں کسی وجہ سے ریگولر بلیٹن میں لینا ممکن نہیں۔ کئی چینل اسکرال میں ہی اپنے پورے دن کے پروگراموں کے ٹیلی کاسٹ کا وقت ڈال دیتے ہیں۔

بائٹس اور شاٹس کا انتخاب: نیوز چینلوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے مقابلے میں وہ چینل آگے سمجھا جاتا ہے جو کسی خبر سے وابستہ مخصوص بائٹ (کسی شخص کے انٹرویو کا ایک خاص حصہ) یا پھر اس خبر سے متعلق شاٹس پہلے دکھادے۔ مثلاً اگر ایک ٹی وی رپورٹر گھنے جنگلوں میں جاکر انڈر گراؤنڈ نکسلائٹ لیڈر کا انٹرویو لے کر آتا ہے تو آؤٹ پٹ ڈیسک والے یہ طے کرتے ہیں کہ انٹرویو کا کون سا حصہ خبر بن سکتا ہے۔اسی طرح شاٹس کے معاملے میں بھی حتمی فیصلہ آؤٹ پٹ ڈیسک ہی کرتا ہے۔

پی سی آر میں ادارتی فیصلہ: رن آرڈر کی شکل میں بلیٹن کا ایک بلیو پرنٹ تیار ہونے کے بعد آؤٹ پٹ ایڈیٹر یا اس کا معاون بلیٹن کے ٹیلی کاسٹ سے پانچ منٹ پہلے پروڈکشن کنٹرول روم (پی سی آر) جہاں سے بلیٹن ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے، پہنچ جاتا ہے۔ پی سی آر میں آؤٹ پٹ ایڈیٹر کا موجود ہونا اس لیے ضروری ہے کیونکہ بلیٹن کا جب راست (Live) ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہوتا ہے کئی بار درمیان میں کوئی بڑی خبر آجاتی ہے۔ ایسی حالت میں نصف گھنٹے کے بلیٹن میں اس خبر کو کہاں لیا جائے اور اس کی جگہ کون سی خبر ہٹائی جائے، یہ آؤٹ پٹ ایڈیٹر ہی طے کرتا ہے۔

تکنیکی شعبہ (.Technical Dept): تکنیکی شعبہ کے تحت ہی پروڈکشن اور اسٹوڈیو کام کرتا ہے۔ ٹی وی نیوز روم میں ان دونوں شعبوں کا بہت بڑا رول ہوتا ہے۔ اس شعبے کے سربراہ کو ٹیکنیکل ہیڈ (Technical Head) کہتے ہیں۔ یہ چینل میں موجود تمام مشینری خواہ وہ کیمرہ ہو یا ایڈیٹ مشین، او بی (Outside Broadcast) ہو یا کمپیوٹر یعنی نیوز چینل میں استعمال ہونے والے تمام تر تکنیکی معاملوں اور مشینوں کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ ساتھ ہی وہ غیر صحافی تکنیکی اسٹاف (Technical Staff) کا سربراہ ہوتا ہے۔ ان میں کیمرہ مین، وی ٹی ایڈیٹر، گرافکس آرٹسٹ، اسٹوڈیو میں موجود تمام اہلکار سمیت کاررروم اور شعبہ انجینئرنگ بھی اسی کی سربراہی میں کام کرتا ہے۔ یہ سارے شعبے آؤٹ پٹ ڈیسک کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔

ویڈیو ایڈیٹر: اسے Video Transfer Editor یا Video Edit Editor بھی کہا جاتا ہے۔ ویڈیو ایڈیٹر آؤٹ پٹ ڈیسک یا رپورٹر کے Instruction کے مطابق ان تصویروں کو ایک لڑی میں پرونے اور Proper Sequence بنانے کا کام کرتا ہے جسے کیمرہ مین اپنے کیمرہ میں قید کر کے لاتا ہے۔ اگر ایک کیمرہ مین نے کسی پروگرام کی شوٹنگ نصف گھنٹہ یا چالیس منٹ تک کی ہے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ ان تصویروں کو کلی طور پر دکھایا جائے بلکہ اس پورے شوٹ میں سے زیادہ سے زیادہ ، ڈیڑھ منٹ کی ایک اسٹوری بنائی جائے گی اور اسے ایڈیٹ کرنے کے بعد ہی دکھایا جاسکے گا۔ کیمرہ مین کے شوٹ کی تراش خراش اور ناظرین کو دکھائے جانے کے لائق بنانے کا کام وی ٹی ایڈیٹر کرتے ہیں۔ V.T. Editor ہی الفاظ (جس رپورٹر کی اسٹوری ہے اس کے Voice Over) اور تصاویر کو گوندھ کر اسٹوری کو پیکیج کی شکل میں بنانے کا کام کرتے ہیں۔

گرافکس آرٹسٹ: نیوز روم میں نقشے، چارٹ اور نام کی پٹیوں کی ضرورت ہمیشہ پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ Animation، الیکشن کے دوران اسکرین پر دکھائی دینے والے مختلف باکس یا جن چیزوں کو تصویروں کے توسط سے دکھایا جانا ناممکن ہوتا ہے ان سبھی کاموں کو گرافکس آرٹسٹ کمپیوٹر کی مدد سے کرتے ہیں۔

پروڈکشن اسسٹنٹ (Production Assistant): ٹی وی نیوز روم میں اگر کوئی غیر صحافی اپنا کریئر شروع کرنا چاہے تو اسے پروڈکشن اسسٹنٹ کے طور پر ہی شروعات کرنی ہوگی۔ نیوز روم میں ان کا رول بہت ہی اہم ہوتا ہے۔ یہ لوگ ویڈیو ایڈیٹر، گرافکس آرٹسٹ اور رپورٹر یا آؤٹ پٹ ڈیسک کے ساتھ مل کر ویڈیو ایڈیٹنگ اور (Presentation) یعنی پیشکش میں اپنا تعاون دیتے ہیں۔ یہ لوگ بلیٹن میں جانے والی تصویروں کی تفصیلات رکھتے ہیں۔ پروڈکشن اسسٹنٹ سے ترقی کر کے ہی بعد میں یہ ویڈیو ایڈیٹر، فلور منیجر اور ڈائریکٹر تک بن جاتے ہیں۔

نیوز اسٹوڈیو: نیوز اسٹوڈیو کے بغیر نیوز روم کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تین حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ اسٹوڈیو، Presentation Room اور Audio Panel Room۔

اسٹوڈیو: اسٹوڈیو نیوز روم کا سب سے اہم حصہ ہوتا ہے، کیونکہ یہیں سے بلیٹن کا براہ راست ٹیلی کاسٹ یا پھر ریکارڈنگ ہوتی ہے۔ اسٹوڈیو میں نیوز اینکر کے علاوہ کیمرہ مین، فلور منیجر، اسسٹنٹ اور ایک انجینئر بھی تیار رہتا ہے۔ یہ پوری طرح سے Air Conditioned اور Sound Proof ہوتا ہے، یعنی نہ تو اندر کی آواز باہر جا سکے اور نہ باہر کا کوئی شور شرابہ اندر۔ نیوز اسٹوڈیو میں چار سے پانچ کیمرے لگے ہوتے ہیں۔ فلور منیجر اسٹوڈیو میں ہونے والی تمام سرگرمیوں کو کنٹرول کرتا ہے۔ حالانکہ اب چھوٹے چھوٹے ایر پلگ (Ear Plug) کے بازار میں آجانے سے اسٹوڈیو سے الگ پی سی آر میں بیٹھا پروڈیوسر براہ راست اینکر کو Instruction دے سکتا ہے۔ Ear Plug اینکر کے کان میں پشت کی طرف سے لگا دیا جاتا ہے۔

پروڈکشن کنٹرول روم یعنی پی سی آر: پی سی آر اسٹوڈیو سے منسلک ہوتا ہے، بلکہ یوں کہا جائے کہ اسٹوڈیو کو دو خانوں میں شیشے کے ذریعہ منقسم پی سی آر بنایا جاتا ہے۔ ایسا اس لیے بھی کیا جاتا ہے کہ اسٹوڈیو کی تمام سرگرمیوں پر Monitor کے علاوہ ننگی آنکھوں سے بھی نظر رکھی جاسکے۔

اسٹوڈیو سے ہونے والے کسی بھی ٹیلی کاسٹ یا ریکارڈنگ کو پی سی آر سے ہی کنٹرول کیا جاتا ہے۔ یہاں پروگرام پروڈکشن پینل ہوتا ہے۔ اسی پینل پر ڈائریکٹر، ٹیلی پرامپٹر آپریٹر (Tele Prompter Operator) اور C.G. Operator بیٹھتے ہیں۔ ان کے پیچھے یا ان کے ساتھ بلیٹن پروڈیوسر یا آؤٹ پٹ ایڈیٹر بھی ہوتا ہے۔ ڈائریکٹر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ Technical Control اور ٹیلی کاسٹ بغیر کسی رکاوٹ کے ہو۔ Tele Promptor Operator کا کام Tele Promptor کو کنٹرول کرنا ہے۔ اینکر ٹائپ کیے صفحات کو دیکھ کر خبروں کو نہیں پڑھتا بلکہ اپنے سامنے لگے کیمرہ کے لینس پر ایک Tele Promptor لگا ہوتا ہے۔ اس کے اسکرین پر تین لائنیں ہی نظر آتی ہیں جنہیں دیکھ کر اینکر خبر پڑھتا ہے۔ ٹی پی آپریٹر دھیرے دھیرے ٹائپ شدہ اینکر لنکس کو آگے بڑھاتا ہے۔ ایسے میں ایک ٹی پی آپریٹر کو اینکر کے پڑھنے کی رفتار سے تال میل بنا کر اپنا کام کرنا پڑتا ہے۔ بلیٹن میں خبروں کے ساتھ کسی جگہ کا نام یا انٹرویو دے رہے شخص کو ٹی وی نیوز روم میں Super، Astons، CG (Charactor Generator) کہا جاتا ہے۔ جیسے کسی بلیٹن میں وزیر اعظم منموہن سنگھ کو کہیں تقریر کرتے دکھایا جاتا ہے، اس وقت ان کا نام اور تعارف بھی ٹی وی کے اسکرین پر ابھرتا ہے۔ اس کی کنٹرولنگ سی جی آپریٹر کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔

آڈیو پینل (Audio Panel): پی سی آر کے ایک حصے میں آڈیو پینل ہوتا ہے جہاں سے ناظرین کو صاف آواز پہنچائی جاتی ہے۔ اینکر جائے واقعہ پر موجود رپورٹر کی آوازوں کے ساتھ فون پر ملنے والی خبروں اور فطری آواز (Natural Ambience) کو ہو بہو ناظرین تک پہنچانے کا کام آڈیو پینل پر بیٹھے لوگ ہی کرتے ہیں۔

اس طرح دیکھا جائے تو ٹی وی نیوز روم ایک جوائنٹ فیملی کی طرح ہے جہاں ہر کسی کا کام طے شدہ ہے۔ اس فیملی کا ایک بھی رکن اگر اپنے کام میں اہل نہیں ہوگا تو اس کا اثر فوراً ٹی وی کے پردے پر دکھائی دے گا، اس لیے نیوز روم میں ٹیم اسپرٹ ضروری ہے۔ ٹیم کا ہر رکن اپنا بہتر تعاون دے کر ایک بہترین نیوز بلیٹن تیار کر سکتا ہے۔ ایک ایسا بلیٹن جو دوسرے نیوز چینلز کے مقابلے میں زیادہ تازہ دکھائی دے جو لوگوں کے تجسس اور خواہشات کی تکمیل کر سکے۔

ٹیلی ویژن نیوز اسٹوری کا طریقۂ کار

انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل (Inverted Pyramid Style): کسی بھی نیوز اسٹوری کی طرح ٹیلی ویژن نیوز اسٹوری میں بھی کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے کا جواب دیا جانا ضروری ہے۔ یہ طریقہ Inverted Pyramid Style یعنی طرزِ تحریر کے لیے الٹا اہرام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس طرزِ تحریر کو متعارف کرنے کا سہرا Edwin L Shoeman نام کے صحافی کے سر ہے۔ اس نے خبروں کو پرکشش بنانے کے لیے اس تھیوری کا اختراع کیا۔ ایڈون شومین نے اپنی مشہور کتاب 'پریکٹیکل جرنلزم' (Practical Journalism 1894) میں ان اصولوں کی طرف توجہ دی اور اس کے بعد زیادہ تر صحافیوں نے کسی نہ کسی شکل میں یہ بات اصولی طور پر تسلیم کر لی کہ ہر خبر کے ابتدائیہ میں مندرجہ ذیل چھ سوالوں کا جواب ضرور موجود رہنا چاہیے۔

(1) کیا (What) یعنی کیا واقعہ یا حادثہ ہوا؟

(2) کہاں (Where) یعنی کس جگہ پر واقعہ ہوا؟

(3) کب (When) یعنی کس وقت یہ واقعہ ہوا؟

(4) کون (Who) یعنی کس نے یا کس کے ساتھ واقعہ ہوا؟

(5) کیوں (Why) واقعہ ہوا؟ یعنی واقعہ کی وجہ کیا ہے؟

(6) کیسے (How) یعنی واقعہ کیسے ہوا؟

درج ذیل اصول میں پانچ لفظ انگریزی کے حرف ڈبلیو (W) سے شروع ہوتے ہیں، اس لیے اسے فائیو ڈبلیوز تھیوری بھی کہتے ہیں۔ ایک لفظ اور ہے جو انگریزی کے ایچ (H) سے شروع ہوتا ہے۔ کچھ جدید صحافی عملی پریشانی کی وجہ سے یہ ضروری نہیں مانتے کہ ہر ابتدائیہ میں ان سبھی سوالوں کا جواب دیا جانا ضروری ہے۔

> "Sometimes the important factor may be the who, or the why, but it is seldom if ever that modern writers cram all the 5 W's into the first sentence. If the story is short, they do not even try to cover all the 5 W's in their space limit."
> (John Hohenberg: The professional Journalist, P.74, Amerind Publishing Co. New Delhi)

یقیناً بہت چھوٹی خبروں میں ایسا ممکن بھی نہیں ہے، لیکن اس حقیقت سے کوئی بھی صحافی انکار نہیں کرسکتا کہ ان سوالوں میں سے جتنے زیادہ سوالوں کے جواب دیے جاسکیں اتنے ضرور دیے جانے چاہئیں۔ مثال کے طور پر

> ''گزشتہ شب 8 / بجے بھوپال کے قریب ایک بس کا ٹائر پھٹنے سے بس
> ایک گہرے نالے میں جاگری اور اس میں سوار سبھی 45 / مسافروں کی
> موت ہوگئی۔''

درج بالا خبر کو غور سے پڑھنے پر ہی یہ واضح ہوجاتا ہے کہ خبر کے قاری کے دماغ میں پیدا ہونے والے تجسس سے متعلق لاتعداد سوالوں کے جواب اس ابتدائیہ میں ہی مل جاتے ہیں۔ اگر قاری کسی وجہ سے مصروف ہو تو اسے ابتدائی پیراگراف کو ہی پڑھ کر پوری معلومات حاصل ہوسکتی ہے اور وہ اپنا باقی وقت کسی دوسری خبر میں لگا سکتا ہے۔ حاصل ہونے والے سوالوں کے جوابات کو اس طرح سمجھایا جاسکتا ہے:

سوال	جواب
(1) کیا؟	بس حادثہ

(2) کہاں؟ بھوپال میں

(3) کب؟ ۹ر جنوری، رات ۸ بجے

(4) کون؟ ۴۵ر مسافر

(5) کیوں؟ بس کا ٹائر پھٹنا

(6) کیسے؟ اس کے لیے باقی خبر

اس سوال کے جواب کے ساتھ ساتھ اس بات کا ذکر کیا جانا فطری ہے کہ بس ڈرائیور اور کنڈکٹر کا کیا ہوا۔ بس مسافروں میں عورت، مرد اور بچوں کی تعداد بھی بتائی جائے۔ زیادہ تفصیل ابتدائیہ کے بعد والے پیراگراف میں ہونی چاہیے۔ گویا اس تھیوری کے تحت سبھی ضروری حقائق اور اہم نکات کو سب سے پہلے پیش کیا جاتا ہے اور اس کے بعد نہ صرف تفصیل پیش کی جاتی ہے بلکہ کم اہم اور ضمنی نکات کو دھیرے دھیرے آخر میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسٹوری کی اس ہیئت کی ادارت کرنا بھی آسان ہوتا ہے اور یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ اخبار میں جگہ کے مطابق اسے ڈھالنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اخبار میں خبر لکھنے کا یہ طریقہ امریکہ میں انیسویں صدی میں خانہ جنگی کے دوران پیدا ہوا تھا۔ اس وقت خبر نویسوں کو اپنی خبریں ٹیلی گراف کے ذریعہ بھیجنی پڑتی تھیں اور ٹیلی گراف سروس اس وقت بے ترتیب، بے قاعدہ اور کافی مہنگی ہوتی تھی۔ کئی بار تکنیکی وجوہات سے بھی ٹیلی گراف سروسز میں رخنہ پڑتا تھا، اس لیے خبر نویسوں کو کسی واقعہ کی خبر کہانی کی طرح لکھنے کی بجائے مختصراً بتانی ہوتی تھی اور اس میں بھی سب سے اہم اطلاعات اور حقائق کی جانکاری پہلی کچھ سطور میں ہی دینی پڑتی تھی۔ اس طرح سے Inverted Pyramid Style کا فروغ ہوا اور یہ اسٹائل تیزی سے مقبول ہونے لگا۔ یہ اسلوب تب قارئین کے بنیادی تجسس کے عین مطابق دکھائی دیتا تھا۔ اس وقت اس کا مقصد یہ تھا کہ اسٹوریز کی بنیادی اور اہم باتیں ٹیلی گراف کے ذریعہ بھیج دی جائیں تاکہ بھیجتے وقت اگر کسی قسم کی رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو بھی اہم نکات اخبارات کے دفاتر تک موصول ہو جائیں اور ان سے اسٹوریز کی تعمیر کرنا آسان ہو جائے۔ بعد میں ٹی وی نیوز نے بھی کافی حد تک اس اسٹائل سے اپنے آپ کو ہم آہنگ کر لیا۔ اس اسٹائل میں خبر لکھنے کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر بلیٹن جانے سے ٹھیک پہلے کوئی بڑی خبر آ جاتی ہے تو اس خبر کے لیے بلیٹن میں جگہ

بنانا زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔ چونکہ بلیٹن میں موجود زیادہ تر خبریں انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل میں ہی لکھی گئی ہوتی ہیں۔ انھیں پھر سے پورا پڑھ کر تبدیلی کرنے کے لیے وقت نہیں لگانا پڑتا۔ ایڈیٹر لکھی گئی خبر میں سے آسانی سے آخر کی کچھ سطور کو نکال لیتا ہے، کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے کہ نیچے کی طرف لکھی خبر ابتدائی سطور جتنی اہم نہیں ہوگی۔ اس طرح پہلے سے موجود خبر کی بنیادی روح سے چھیڑ چھاڑ کیے بغیر بھی خبر دکھادی جاتی ہے اور نئی خبر کے لیے جگہ بھی بنادی جاتی ہے۔

لیکن آج کے دور میں جب خانہ جنگی یا جنگ کے باعث پیدا ہونے والی رکاوٹ دیکھنے کو نہیں ملتی اور جدید ٹکنالوجی اپنے شباب پر ہے ایڈون شومین کی تھیوری کو اپنانے کے لیے صحافی مجبور نہیں۔ اس کے بجائے اب نیوز میں اور خاص کر ٹیلی ویژن نیوز میں Geometrical Model کا استعمال دیکھنے کو زیادہ ملتا ہے۔ اب ٹیلی ویژن اسٹوریز کو ہیرے کی شکل (Diamond Shape) میں زیادہ سوچا، پرکھا، لکھا اور پیش کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل چارٹ کے ذریعہ Geometrical Model کو آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔

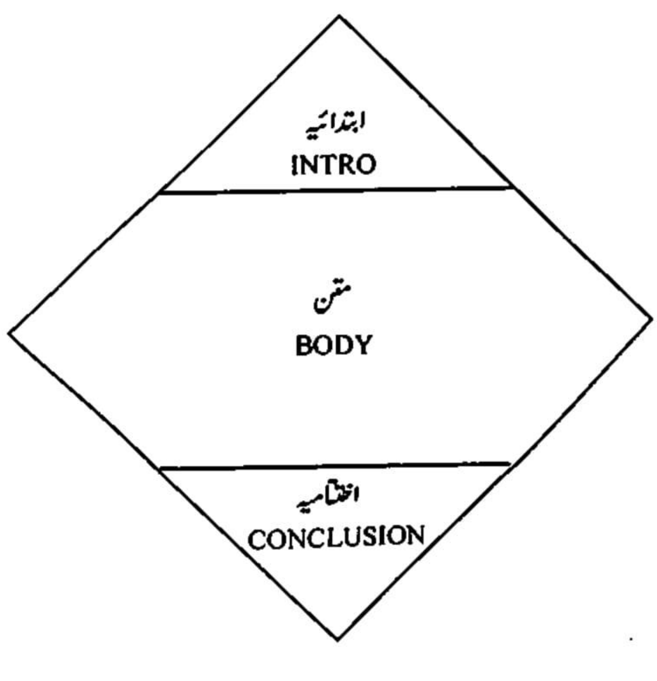

اس طریقۂ کار کی مناسبت سے اسٹوری کا ابتدائیہ دو یا تین جملوں میں بات چیت کے اسلوب میں لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد باڈی یعنی متن میں سارے نکات کی تفصیل فراہم کی جاتی ہے اور اسٹوری کی تعمیر کی جاتی ہے۔ اسٹوری کی تعمیر کے دوران ہی پس منظر اور مثالوں سے اسے سجایا اور سنوارا جاتا ہے اور آخر میں اختتامیہ ایک یا دو جملوں میں لکھ کر اسٹوری کو مکمل کر دیا جاتا ہے۔ اس طرز تحریر میں ایک ابتدائیہ ہے، متن ہے اور اختتامیہ۔ اسی طرح سے ہم آپس میں ایک دوسرے سے باتیں بھی کرتے ہیں اور اسی طریقہ سے ٹیلی ویژن کے ناظرین کو اسٹوری پیش کی جاتی ہے۔

ٹیلی ویژن نیوز میں ابتدائیہ لکھنے سے پہلے رائٹر کو اسٹوری کے بارے میں غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ رائٹر اس بات کو یقینی بنائے کہ اسکرپٹ لکھنے سے پہلے اسٹوری اس کی سمجھ میں پوری طرح سے آ چکی ہے۔ بہت سے رپورٹر اور رائٹر اسٹوری کو ٹھیک سے سمجھے بغیر لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اسٹوری کو دلچسپ اور قابل فہم بنانے کے لیے خود سیکھنے اور سمجھنے کی بجائے وہ یہ سوچ لیتے ہیں کہ جس کسی شخص کی اس اسٹوری میں دلچسپی ہوگی وہ خود ہی اس کے بارے میں پتہ لگا لے گا، لیکن حقیقت دراصل اس کے برعکس ہوتی ہے۔ اگر رائٹر نے اسے اچھی طرح سمجھا نہیں ہے تو دوسرے لوگ بھی نہیں سمجھ پائیں گے، اس لیے رائٹر کو چاہیے کہ وہ اسٹوری کی تمام جزئیات کا باریکی سے مطالعہ کرے۔ اگر اب بھی باتیں رائٹر کی سمجھ میں نہیں آئی ہیں تو کچھ تحقیق کرے۔ کسی کو فون کر کے اس سے تفصیل جاننے کی کوشش کرے۔ نیوز روم میں موجود کسی پروفیشنل سے اس بارے میں پوچھے، ممکن ہے اس نے اس طرح کی کوئی اسٹوری پہلے کور کی ہو۔ لائبریری اور آن لائن وسائل کا استعمال کرے۔ اگر ان سبھی میں رائٹر کو ناکامی ہاتھ آئی ہے تو اسٹوری میں موجود کسی مسئلہ کے اردگرد اپنی اسٹوری کا تانا بانا بنیں، پھر بھی اسٹوری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے تو وہ خود اپنے آپ سے سوال کرے کہ یہ اسٹوری آخر کیوں ہے؟ اس اسٹوری میں ایسی کیا خاص بات ہے جسے نیوز بلیٹن کے لیے کور کیا گیا ہے۔ اگر اس سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے تو رائٹر کو چاہیے کہ وہ خبر کے ان عناصر کو یاد کرے جسے اس نے صحافت کی ابتدائی کلاسوں میں سیکھا تھا۔

قربِ زمانی، حسب حال (Timeliness): آج جو واقعہ سامنے آیا ہے وہ زیادہ اہم ہے بہ نسبت ان باتوں کے جو دو دن پہلے ہو چکی ہیں۔ پرانی یا باسی خبروں کی اہمیت نہیں ہوتی۔ آج کے

نہایت سخت مقابلہ جاتی صحافت کی دنیا میں سبھی میڈیم یہی کوشش کرتے ہیں کہ وہی سب سے پہلے کسی خبر کو قارئین یا ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ ظاہر ہے کہ بروقت خبریں ہی قارئین، سامعین و ناظرین کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ تاخیر ہو جانے پر وہ بے معنی ہو جاتی ہیں، کیونکہ خبر تیزی سے فنا ہونے والی شئے ہے اس لیے جتنی جلدی ہو سکے یہ لوگوں تک پہنچ جانی چاہیے۔

نزدیکی یا قرب مکانی (Proximity): نزدیک میں ہونے والا کوئی بھی واقعہ دور دراز کے کسی بھی واقعہ سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ دراصل انسان اسی چیز کے ساتھ قربت محسوس کرتا ہے جو اسے متاثر کرتی ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے۔ وہ پہلے اپنے بارے میں سوچتا ہے، پھر پڑوسیوں کے بارے میں۔ اگر دیگر سبھی باتیں ایک جیسی ہوں تو نزدیکی خبر زیادہ اہم بن جاتی ہے۔

تمکنت / امتیازیت (Eminence/ Prominence): کسی بھی معزز شخص کا کسی واقعہ سے وابستہ ہونا، انجمن یا پلیٹ میں آ جانا اس واقعہ کی اہمیت میں اضافہ کرتا ہے۔ جتنی اہم شخصیت ہوگی، یہ اہمیت اتنی ہی زیادہ ہوگی۔

اہمیت (Significance, Importance): انسان کو خود کو متاثر کرنے والی خبروں سے زیادہ قربت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر تمام اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں اچانک اضافہ، کوکنگ گیس اور پٹرول کی قلت، چاول کا بازار سے غائب ہونا وغیرہ باتوں کا قاری پر براہ راست اثر ہوتا ہے۔

آویزش، تصادم (Conflict, Confrontation): آویزش یا تصادم اکثر کسی نہ کسی تبدیلی کو جنم دیتے ہیں۔ تصادم دو طاقتوں، فرقوں یا ملکوں میں ہو سکتا ہے، یہاں تک کہ آئیڈیالوجی کا تصادم بھی عین ممکن ہے۔ اگر تصادم حقیقت میں یا تو وقوع پذیر ہو چکا ہے یا اس کا امکان ہو — دونوں ہی صورتوں میں خبر بن سکتی ہے۔ حقیقی لڑائی یا جنگ کے خطروں کے پیش نظر بھی خبریں بنتی ہیں، کیونکہ ان سے بڑی تبدیلیوں کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔ ہر طرح کی جنگ یا جنگ کی دھمکیاں خبر بنتی ہیں۔ مادہ پرستی کے اصول کے تحت اختلاف اور تصادم کا ہونا فطری ہے اور ایسی باتیں خبر کے لیے بہت ہی کارآمد ہیں۔ نجی لڑائی جھگڑا یا چھوٹے گروہوں کے بیچ تصادم کا جو انجام ہوتا ہے وہ کرائم کے درجے میں آتا ہے، اس لیے یہ اسی درجہ کی خبر بنے گی۔ اسی طرح ہڑتال، مظاہرہ، دھرنا

وغیرہ کی خبریں ان کے حالات کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ نظریاتی اختلاف کا نتیجہ شعوری طور پر بحث ومباحث کا سبب بنتا ہے اور یہ بھی خبروں میں جگہ پاتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے سے اکثر تناؤ اور تشویش پیدا ہوتی ہے اور اس میں بھی خبر کی اقدار پوشیدہ ہیں۔

تبدیلی (Change): تبدیلی عالم وجود کا بنیادی قانون ہے۔ اگر ہم کسی واقعہ کا مطلب کم ہونے سے مراد لیں تو غیر مناسب نہ ہوگا۔ جو تھا، جتنا تھا، جس شکل میں تھا وہ وقوع پذیر ہو گیا اس لیے کم ہو گیا۔ چونکہ ہر واقعہ کی بنیاد میں تبدیلی پوشیدہ ہے، اس لیے بغیر کسی واقعہ کے تبدیلی ناممکن ہے۔ حالات کی تبدیلی ارتقاء کے مترادف ہے۔ ہر لحہ حالات بدل جاتے ہیں۔ اگلے لمحے وہ ٹھیک ویسے نہیں ہوں گے جیسے اس لمحے میں ہیں۔ جتنی بڑی تبدیلی ہوگی اور جتنی بڑی تعداد میں، جتنی دوری تک لوگ اس تبدیلی سے متاثر ہوں گے خبر کے نقطہ نگاہ سے وہ تبدیلی اتنی ہی زیادہ قیمتی ہوگی، اس لیے تبدیلی خبر کی اقدار کا ایک اہم جزو ہے۔

انسانی دلچسپی (Human Interest): خبر انسان کے ذریعہ انسان کے لیے اور انسان کے بارے میں دی گئی معلومات ہے، اس لیے خبر میں اکثر سبھی باتیں صرف انسان سے ہی متعلق ہوا کرتی ہیں۔ حقیقت میں انسانی دلچسپی وہ عنصر ہے جسے قاری کسی چیز کو اچھی طرح پہچانتا ہے اور جو اس کے جذبات میں تلاطم پیدا کرتا ہے۔ اندر تک دہلا دینے والی، جھنجھوڑنے والی اور رومانی باتیں انسانی دلچسپی کا موضوع ہوا کرتی ہیں۔

ان عناصر پر نظر ڈالنے کے بعد رائٹر کسی ٹیلی ویژن نیوز اسٹوری کو آسانی سے لکھنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو جاتا ہے۔ اس ذہنی تیاری کے بھی چار مرحلے ہیں جو اس طرح ہیں:

(الف) مطالعہ (Read): رائٹر سبھی اطلاعات کا باریکی سے مطالعہ کرے۔

(ب) فہم (Comprehension): رائٹر اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے سبھی اطلاعات کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور ساتھ ہی اس کا پس منظر بھی۔ یہ بھی کہ کس طرح حقائق ایک دوسرے میں پیوست ہوتے ہیں اور یہ کہ کس اطلاع کی تفصیل پہلے پیش کی جائے گی اور یہ کس طرح اپنے اثرات ناظرین پر مرتب کریں گے۔

(ج) خانوں میں بانٹنا، ترتیب دینا، آسان بنانا، ناظرین کو تصور میں رکھ کر رائٹر غور کرے

کہ کون کون سے حقائق بے حد ضروری، اہم اور دلچسپ ہیں اور کون سے نسبتاً غیر ضروری۔ اسٹوری کے لیے طے کی گئی مدت اور اسٹوری کے لیے ضروری آواز اور تصاویر موجود ہیں یا نہیں۔

(د) غور وخوض: اسٹوری کو سمجھ کر ضروری باتوں کو آسان اور قابل فہم طریقہ سے لکھا جائے۔ بیان کرنے کا بہتر طریقہ تلاش کرنا چاہیے۔

ان سب باتوں کے دماغ میں رہنے پر رائٹر

(س) لکھنا شروع کرنے کے لیے غور کر پائے گا۔

- ☆ یعنی ابتدائیہ کی تخلیق
- ☆ اسٹوری کی ساخت کے خاکہ پر غور
- ☆ اسٹوری کے ممکنہ اختتامیہ پر غور
- ☆ اسٹوری کو لکھنا
- ☆ اسٹوری کو دوبارہ لکھنا۔

جیسے جیسے رائٹر کو تجربہ ہوتا جائے گا وہ اور زیادہ منظم ہوتا جائے گا۔

ابتدائیہ (The Lead): کسی بھی میڈیم کی خبروں میں ابتدائیہ سب سے اہم حصہ مانا جاتا ہے اور ٹیلی ویژن اس سے اچھوتا نہیں ہے۔ ٹیلی ویژن نیوز روم میں اسے اینکر (Anchor)، اینکر لنک (Anchor Link)، انٹروڈکشن (Introduction) یا مختصراً انٹرو (Intro) یا لیڈ ان (Lead in) کے نام سے لکھنے کا رواج ہے۔ نام خواہ جو بھی ہو لیکن مقصد ہے کسی بھی اسٹوری کی شروعات کرنا، یعنی ابتدائی دو تین جملے لکھنا۔ ابتدائیہ کو ایک ساتھ دو اہم کارنامہ انجام دینا ہوتا ہے: ناظرین کی دلچسپی کا خیال رکھنا اور اسٹوری کی بنیاد رکھنا تاکہ اسٹوری آسانی سے سمجھ میں آ سکے۔ ریموٹ کنٹرول کی وجہ سے آج ناظرین کو یہ سہولت آسانی سے حاصل ہے کہ اگر اس کی دلچسپی کا سامان کسی نیوز بلیٹن یا پروگرام میں نہیں ہے تو وہ دوسرے چینل کی خبروں اور پروگرام کی طرف فوراً رجوع کر سکے۔ ٹیلی ویژن نیوز میں اس کا مطلب ہے کہ آپ فوراً ایسے ناظرین کی توجہ اور دلچسپی کا خیال رکھ کر اسے اپنی اسٹوری کی طرف متوجہ کریں، ورنہ انھیں کھو دینے کا اندیشہ بنا رہے گا۔ ایسے میں ابتدائیہ کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ ناظرین کو بتائے کہ کس طرح اس اسٹوری میں اس کی دلچسپی کا

خیال رکھا گیا ہے اور یہ اسٹوری کیوں ان کے لیے معنی رکھتی ہے — یعنی ان کے اندر مزید معلومات حاصل کرنے کا تجسس پیدا کریں۔ اس کے ساتھ ہی رائٹر کو اسٹوری کو تعمیر کرنے اور اس کے اہم عناصر سے معنی خیز نتیجہ نکالنے کی بھی ضرورت ہے، تبھی وہ ایک قابل فہم اسٹوری کی بنیاد رکھ پائے گا جہاں سے مزید تعمیر آسانی کے ساتھ ہو پائے گی۔ ایسا کرنے کے لیے رائٹر کو سب سے پہلے ناظرین کو تصور میں رکھتے ہوئے سبھی اطلاعات کو دماغ میں منظم کرنا ضروری ہے کہ ناظرین کن باتوں کو دلچسپ اور اہم پائیں گے؟ ان کی زندگی پر سب سے زیادہ کن باتوں کا گہرا اثر پڑے گا یا کون سی باتیں انھیں سب سے زیادہ اپیل کر پائیں گی؟ یہ بہت ہی اہم ہے کہ رائٹر ان باتوں کو تلاش کرے جس سے ناظرین اسٹوری میں اپنے آپ کو قریب محسوس کر پائیں گے اور انہی سے رائٹر ابتدائیہ کی شروعات کرے — ابتدائیہ سے ہم اسٹوری کو منسلک کر پائیں گے اور ناظرین کو بھی۔ جب تک ابتدائیہ سے ناظرین کی زندگی کی دلچسپیوں اور اہمیت کو نہیں منسلک کیا جائے گا، ناظرین کی دلچسپی اسٹوری میں نہیں بن پائے گی۔

ابتدائیہ کی لمبائی: ابتدائیہ میں ہی پوری اسٹوری کو سمیٹنے کی کوشش نہیں کی جانی چاہیے۔ درحقیقت رائٹر کو ابتدائیہ میں کچھ ہی اہم باتوں کو شامل کرنا چاہیے۔ ہر جملہ کے لیے ایک خیال کا طریقہ ہی بہتر ہے۔ اگر ابتدائیہ کا جملہ کافی لمبا ہے تو اسے دو جملوں میں توڑ دینا چاہیے۔ ٹیلی ویژن میں آپ کو اکثر ہی پہلے دو تین جملوں کو ابتدائیہ کی شکل میں پیش کرنا چاہیے اور یہ جملے بھی رائٹر کے خیال میں اس طرح ایک دوسرے سے مربوط ہوں کہ جس کی بنیاد پر وہ اسٹوری کو مدلل اور روانی کے ساتھ آگے بڑھائے۔

سنڈے ٹائمز (Sunday Times) کے سابق ایڈیٹر ہیرالڈ ایوانس (Herald Evans) کے مطابق جس ابتدائیہ کو سمجھنے کے لیے سنجیدگی سے غور کرنا پڑے اسے کامیاب ابتدائیہ نہیں کہا جا سکتا۔ ایک اچھے ابتدائیہ کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے جارج سی باسٹین، لے لینڈ ڈی کیس اور فلائڈ کے باسکٹ نے مندرجہ ذیل آٹھ باتوں پر زور دیا ہے:

1. Leads should be simple, brief, compact, vigorous, attractive and should shoot straight as a rifle bullet into the readers attention.

2. They should be written in a manner appropriate to the subject matter. Not all strories are serious; not all may be treated in a light manner, leads that are bombastic, exaggeated, weak, inadequate, fantastic or marked by faulty perspective should be edited or rewritten into correct from. Involved leads and lead sentences should be split up and more forceful and vigorous.
3. They should not carry gratuitous opinion of the writer, unless they are signed.
4. They should fix authority for information lest the reader question the story's authencity.
5. They should vary in style. The more varied the leads, the more interesting the newspaper.
6. They should avoid beginning with non essential details, such as "At a meeting of" Last evening or "At 2:30 O;clock this afternoon". Details of time and place, unless vitally important should be made subsidiary.
7. Copy editors should be alert to detect and bring to the fore "Buried" leads important news mistakenly lost in the body of the story. The lead must have substance; it must justify newsworthiness.
8. Above all, leads should be accurate.

(George C. Bastian, Leland D. Case, Floyed K. Baskette: Editing the Day's news, p.95. The Macmillan Company, New York, 1956)

جارج سی باشین، لے لینڈ ڈی کیس اور فلائڈ کے باسکیٹ نے درج ذیل بھی باتیں اخبار کے حوالے سے کہی ہیں، لیکن ان میں سے زیادہ تر کا اطلاق ٹیلی ویژن نیوز کے ابتدائیہ پر بھی ہوتا ہے۔ ابتدائیہ کا مقصد ناظرین اور قارئین کی توجہ خبر کی طرف کھینچنا ہوتا ہے۔ ایک اچھے ابتدائیہ کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ اس میں خبر کی اہمیت برقرار رہتی ہے اور اپنے آپ میں بھی مکمل ہوتا ہے۔ اس میں واقعہ کے Climax اور اہم حقائق کی تفصیل ضرور ہونی چاہیے۔

"Its first object is to capture the immediate attention of the

casual or hurried reader and direct his interest into the body of the story. At the same time, however, the ideal lead should be complete enough to stand alone without loss of news value. It must contain the climax of the story and a summary of the main points involved.

(Walter Rae, Editing Small News papers, p.53, M.S. Mill Co. New York, 1943)

آخر انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل ہی کیوں؟ پورے خبر کی ساخت پر غور کرتے ہوئے ہمیں اس کے تین حصے دکھائی پڑتے ہیں: (1) ابتدائیہ، (2) متن، (3) اختتامیہ۔ انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل میں لکھی گئی پوری خبر میں ہمیں اکثر ہی ایک بات کو کم از کم دو اور کبھی کبھی تین بار بھی پڑھنا پڑتا ہے۔ سب سے پہلے ہم سرخیاں پڑھتے ہیں اور اسی سرخی کی تکرار ابتدائیہ میں ہوتی ہے۔ کبھی کبھی باقی خبر کے متن میں بھی ابتدائیہ میں ذکر کیے گئے حقائق کا سلسلہ وار طریقہ سے تجزیہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس تکرار کو پرنٹ میڈیم میں خواہ کتنی ہی اہمیت کیوں نہ دی جائے، ٹیلی ویژن جیسے برقی میڈیا میں اس سے بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ اس عملی دقت کی وجہ سے ہی جدید صحافت خصوصی طور پر ٹیلی ویژن صحافت میں انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل کی اہمیت کم ہوتی جارہی ہے۔ نئے صحافیوں کو اعتراض ہوتا ہے کہ آخر انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل ہی کیوں؟ اس سوال کے کئی جواب ہوسکتے ہیں، لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ ابھی تک بڑی خبروں کی پیش کش کے لیے انورٹیڈ پیرامڈ اسٹائل کا متبادل مقبول نہیں ہوسکا، اگرچہ ٹیلی ویژن کی خبروں کے لیے جیومیٹریکل ماڈل کو اپنایا جاتا ہے، لیکن اس کا اطلاق پرنٹ میڈیم پر نہیں ہوتا۔

خبروں کے ابتدائیہ کو رائٹر کا Talking Point بھی کہا جاتا ہے اور اسی کو سمجھ کر تجربہ کار ناظرین، قارئین اور ایڈیٹر یہ جان لیتے ہیں کہ رائٹر کس حقیقت پر زیادہ زور دے رہا ہے یا اس کا نظریہ کیا ہے۔ اکثر نئے رائٹر اس ابتدائیہ میں بھی کسی نتیجہ کا ذکر نہیں کرتے جس میں کوئی فعل مخفی ہوتا ہے۔ جہاں کہیں کوئی فعل ہو وہاں اس کا کوئی نتیجہ یا ردعمل ہونا فطری ہے، اس لیے کسی Action Packed رپورٹ کے ابتدائیہ میں نتیجہ کا ذکر ضرور ہونا چاہیے۔ یہ واضح ہے کہ تجربہ کار رائٹر اکثر ہی ابتدائیہ لکھتے وقت اس کے مقرر کردہ اصولوں کو طاق پر رکھ کر بھی اچھی رپورٹ لکھنے میں کامیاب

ہو جاتے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب قطعی نہیں کہ نئے رائٹر یا رپورٹر بھی ایسا ہی کرنے لگیں۔ نئے رائٹر اور رپورٹر کو مقررہ اصولوں کے مطابق ہی ابتدائیہ لکھنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

But the lead we have contrived here is compatible with the rules of news writing as they apply to the lead and it is important that the beginner learn first to write according to the rules before he attempts to break them. Some of the most effective leads ever written have broken all the rules, but they have almost always been the worn of experienced newspapermen thoroughly familiar with the technique of their trade.

(Walter Rae: Editing Small News Papers, p.58, M.S. Mill, New York, 1943)

متن (The Middle): ٹیلی ویژن نیوز رائٹر ایک مضبوط ابتدائیہ سے اسٹوری کی شروعات کرتا ہے، تاکہ وہ ناظرین کی توجہ فوراً اپنی طرف کھینچ سکے۔ یہیں پر رائٹر کو اپنی اسٹوری کو فروخت کرنے کا فن معلوم ہونا چاہیے۔ اس کے بعد ہی رائٹر اپنے اشیاء کی ڈیلیوری کرتا ہے، یعنی ابتدائیہ کے فوراً بعد بیانیہ یعنی اسٹوری کی پیش کش کرتا ہے۔ صحافت کے زیادہ تر طالب علم کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے کا استعمال اپنی اسٹوری کی تعمیر میں بہتر طریقے سے جانتے ہیں۔ یہ وہ چھ سوالات ہیں جن کا جواب اسٹوری میں دینے کے لیے صحافی روایتی طور پر جدوجہد کرتے ہیں۔ بحیثیت ٹیلی ویژن صحافی آپ کی ذمہ داری سوالوں کا جواب دینا ہے۔

ناظرین کے سوالوں کے جواب: رائٹر کے پاس ہمیشہ کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے جیسے تمام سوالوں کے جواب نہیں ہوں گے، خاص کر کیوں اور کیسے کا جواب بہت مشکل ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ خیال بھی اچھا مانا جاتا ہے کہ ناظرین کے کچھ سوال کے جواب دیے ہی نہ جائیں۔

''تین مسلح لٹیروں نے شمالی دلّی میں آج ایک پٹرول پمپ کو لوٹ لیا۔''

ٹیلی ویژن نیوز رائٹنگ میں وقت کی ہمیشہ ہی بہت اہمیت ہوتی ہے، اسی لیے پیش کش میں اختصار کی اور بھی زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ ہر سوال کا جواب ایک مکمل جملہ میں دیا جانا بالکل ضروری نہیں ہے۔ درج بالا مثال میں ٹیلی ویژن نیوز رائٹر نے سبھی چھ سوالوں کا صرف لفظوں میں جواب

دیا ہے۔کون؟ تین اشخاص۔کیا؟ پٹرول پمپ کولوٹ لیا۔کب؟ آج۔کہاں؟ شمالی دلّی میں۔ کیوں؟ ظاہر ہے پیسہ کی خاطر اور یہ بات اس جملہ میں مخفی ہے، جسے ناظرین خود تلاش کرسکتے ہیں۔کیسے؟ ہتھیاروں سے (سبھی شخص مسلح ہیں)۔

ظاہر ہے کہ ایک اکیلا جملہ ایک مکمل اسٹوری نہیں ہوسکتا۔کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے کا جواب دینا کسی اسٹوری میں بنیادی تقاضا ہوتا ہے۔یادرکھیں کہ رائٹر کے پاس ہمیشہ ان سبھی سوالوں کے جواب نہیں ہوسکتے اور نہ ہی اسے ان سبھی سوالوں کے جواب ابتدائیہ میں ہی دینا چاہیے، لیکن رائٹر اگر ان سوالوں کے جواب دے سکتا ہے تو متن میں تفصیل کے ساتھ پیش کرنا چاہیے تاکہ اسٹوری ناظرین کو اہم، دلچسپ اور قابل اعتبار لگے اور پھر اس کے ذہن پر پوری بات آسانی کے ساتھ نقش ہوجائے۔

''تین مسلح لٹیروں نے شمالی دلّی میں آج ایک پٹرول پمپ کولوٹ لیا۔ پولس کا کہنا ہے کہ یہ حادثہ دوپہر میں ہوا اور اس وقت وہاں پر درجنوں لوگ موجود تھے، لیکن اس واقعہ میں کسی شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ پولس کا یہ بھی کہنا ہے کہ پٹرول پمپ کا کیشئر اس واقعہ سے گہرے صدمے میں ہے۔عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ لٹیروں نے کیشئر اور وہاں موجود دیگر لوگوں کو پستول دکھا کر ڈرایا اور پھر آٹھ لاکھ روپے نقد لے کر فرار ہوگئے۔''

کیا اس خبر کو نیوز رائٹر اور بھی بہتر طریقے سے لکھ سکتا تھا؟ یقیناً اس میں اور بھی بہتری کی گنجائش ہے۔مثلاً اس کا پہلا جملہ یعنی ابتدائیہ کا زمانہ ماضی ہے۔اس میں آج کا استعمال کیا گیا ہے جبکہ دوسرے جملے میں دوپہر کا استعمال کیا گیا ہے جو تکرار ہے اور اس سے ٹیلی ویژن نیوز کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے سے تحریری پیش کش بھی اچھی ہوتی ہے اور وقت بھی ضائع نہیں ہوتا۔ یہاں ایک اور بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ ٹیلی ویژن نیوز میں یہ بہت بڑی غلطی مانی جاتی ہے کہ رائٹر اسٹوری میں بغیر جواب دیے سوال کرے، مثلاً:

''انعت پھر سے اسکول آنے لگا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ایمیٹی اسکول کے اس کے

درجنوں ساتھیوں نے اسکول کے گیٹ پر ہی اس کا پر جوش خیر مقدم کیا جب وہ بس سے اترا۔ امت نے خطوط اور کارڈ بھیجنے کے لیے اپنے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔"

اس اسٹوری میں کافی تفصیلات پیش کی گئی ہیں اور رائٹر نے کون (امت)، کیا (اسکول)، کب (آج)، کہاں (ایمیٹی انٹرنیشنل اسکول) اور کیسے (بس سے) کا جواب دیا ہے، لیکن کیوں کا جواب یہاں موجود نہیں ہے۔ ایسے میں رائٹر نے بیک وقت کئی سوال اپنے ابتدائیہ میں ہی قائم کر دیے ہیں۔ امت پھر سے اسکول کیوں آنے لگا ہے؟ اسکول واپس آنے سے پہلے وہ کہاں تھا؟ اس کے دوستوں نے اسے کارڈ اور خطوط کیوں بھیجے؟ رائٹر نے اس چھوٹی سی تحریر میں سوال تو پیدا کر دیے لیکن ان کے جواب نہیں دیے۔ اگر رائٹر نے ابتدائیہ ہی میں یہ لکھ دیا ہوتا کہ اغوا کاروں سے رہائی کے بعد امت پھر سے اسکول آنے لگا ہے تو پھر بات بالکل صاف ہوگئی ہوتی۔ اس طرح کی غلطی ٹیلی ویژن نیوز کے لیے ناقابل تلافی ہے۔

اختتامیہ: کسی بھی اسٹوری کا دوسرا سب سے اہم حصہ اختتامیہ ہی ہوتا ہے۔ اسے کئی طرح سے لکھا جاسکتا ہے۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ رائٹر اس کے نتیجے کے طور پر کیا پیش کرنا چاہتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی اسٹوری کا اختتامیہ اس کے کچھ اہم نکات کو مختصراً گنا کر کیا جاسکتا ہے۔ اس میں اسٹوری کے رخ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے مستقبل سے منسلک باتوں کی طرف نشان دہی کی جاسکتی ہے۔ اس میں اسٹوری کا جو پس منظر ہے اس کے برعکس اپنے خیال کا اظہار بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہوتی ہے جس میں اسٹوری کے کچھ نئے یا اضافی حقائق بھی پیش کیے جاسکتے ہیں۔ رائٹر اختتامیہ کے لیے خواہ جو بھی طریقہ اختیار کرے لیکن اس کے لیے ایک اچھا اور مضبوط اختتامیہ لکھنا ضروری ہے تبھی اس کے اثرات دیرپا مرتب ہوسکتے ہیں۔

ٹیلی کاسٹ اور پرنٹ کا فرق: مغرب میں ٹیلی ویژن نیوز کو عام طور پر 'ہیڈ لائن سروسز' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس میں کچھ برائی بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹیلی ویژن نیوز میں بنیادی طور پر سرخیوں کے علاوہ کچھ اضافی اطلاعات ہی آواز اور تصویر کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔ ٹی وی نیوز پروفیشنل کا کام یہ ہے کہ وہ دن کے واقعات، حادثات اور موضوعات کو باریکی سے سمجھ کر ممکنہ حد تک جامع، مختصر، مناسب، درست اور دلچسپ پیرایے میں پیش کرے۔ ٹیلی ویژن میں اس

طرح کی مجبوری اور دباؤ کے علاوہ اس میڈیم کی جبلی فطرت اور دیگر تقاضوں کے پیش نظر مختلف قسم کی طرز تحریر کی ضرورت پڑتی ہے، لیکن یہاں ہم سب سے پہلے ٹیلی کاسٹ اور پرنٹ نیوز کے فرق پر نگاہ ڈالتے ہیں۔

ٹیلی ویژن نیوز اخبار کے مقابلے بالکل فوری ہوتا ہے۔ حالانکہ سبھی اخبارات کی آن لائن موجودگی ہے جس سے انھیں بھی بروقت اپنی اسٹوریز کو اپنے سائٹ پر ڈالنا ہوتا ہے، لیکن ٹیلی ویژن نیوز کو دنیا کے کسی بھی حصے سے کسی بھی وقت لائیو (Live) ٹیلی کاسٹ کیا جاسکتا ہے جس سے ناظرین کسی بھی واقعہ کو لگاتار دیکھ اور سن سکتے ہیں، لیکن اس کا منفی پہلو یہ ہے کہ اسٹوری کی پوری تفصیل فوری طور پر فراہم نہیں ہوسکتی، کیونکہ اسٹوری کو اپنی شکل اور ہیئت اختیار کرنے میں وقت لگتا ہے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ ٹیلی ویژن میں واقعات کی پیش کش کے لیے آواز اور تصویر یعنی Audio-Visual میڈیم کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اگر رپورٹر اور کیمرہ مین نے واقعہ کی تصاویر یعنی ویڈیو اور آوازوں کو ریکارڈ کیا ہے تب تو یہ بڑا ہی دلچسپ اور فائدہ مند ہوتا ہے، لیکن اگر ویڈیو موجود نہیں تو اس سے زیادہ تکلیف دہ کچھ اور نہیں ہوسکتا۔ ویڈیو کی غیر موجودگی کے سبب پروڈیوسر ہوسکتا ہے کہ اس اسٹوری کو بلیٹن کے آخری حصے میں لے یا سرے سے اسے بلیٹن میں شامل ہی نہ کرے۔ تصویر اور آواز کی موجودگی کے سبب ٹیلی ویژن میں پرنٹ کے مقابلے زیادہ جذباتیت ہوتی ہے۔ یہاں بھی اس کے مثبت اور منفی اثرات ہوسکتے ہیں، مثلاً کیمرہ میں قید کسی منظر کے باعث رائٹر کو اسٹوری کو ڈرامائی طور پر پیش کرنے میں مدد ملتی ہے، لیکن اپنی تصویروں کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ رائٹر کو اپنی اسٹوری کا فوکس تبدیل کرنا پڑے یا اس سے دوسری اسٹوری بنانے کے لیے مجبور ہونا پڑے جس سے اسٹوری کی اہمیت میں شاید کمی آجائے۔

ٹیلی ویژن نیوز چینل میں پرنٹ کے مقابلے کم صحافیوں کی تقرری کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے ٹیلی ویژن میں پروفیشنل کا عہدہ خواہ رپورٹر، اینکر، پروڈیوسر یا رائٹر کا ہی کیوں نہ ہو انھیں بروقت سبھی ذمہ داریوں کو ایک ساتھ نبھانا پڑتا ہے یا پڑسکتا ہے۔ پرنٹ کے مقابلے ٹی وی میں رپورٹر کے لیے کم ہی بیٹ (Beat) کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ ٹیلی ویژن میں زیادہ تر رپورٹرز کو General

Assignment Reporter کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انھیں کسی بھی بیٹ کو اتنی ہی اچھی طرح کور کرنا ہے جتنا کہ بیٹ پر کام کرنے والا کوئی رپورٹر۔ ایسے میں رپورٹرز کے لیے ذرائع بنانا اور کسی خبر کے حوالے سے مخفی اور پوشیدہ اطلاعات یعنی Inside Information حاصل کرنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے، اس لیے ٹی وی رپورٹر کے پاس خواہ کسی بھی طرح کی اسٹوری کیوں نہ ہو اچھا کام کرنے کے لیے وسیع تعلقات اور تازہ اطلاعات کا ہونا بے حد ضروری ہے۔

وقت بھی ایک بے حد اہم مسئلہ ہے۔ ٹیلی ویژن میں پروڈیوسر اور رپورٹر کے پاس اسٹوری تیار کرنے کے لیے وقت کی سخت قلت ہوتی ہے۔ چونکہ نیوز چینل کم تعداد میں ہی رپورٹرز کی تقرری کرتے ہیں اس لیے سبھی رپورٹرز کو ہر روز ایک سے زیادہ اسٹوریز کی ذمہ داری دی جاتی ہے، جس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اپنی ہر اسٹوری کے لیے رپورٹر کے پاس وقت کم ہوتا ہے۔

ایک اور فرق اسٹوری کی ساخت کا ہے۔ کسی بھی اخبار کی اسٹوری میں قارئین شاید ابتدائیہ اور کچھ پیراگراف کو پڑھیں گے۔ اگر یہ دلچسپ ہوگا تو وہ آگے بھی پڑھیں گے اور اگر نہیں تو وہ دوسری اسٹوری کی طرف رخ کریں گے، لیکن یہی بات ٹیلی ویژن کی خبروں پر لاحق نہیں ہوتی۔ ٹی وی نیوز اسٹوری کو اس طرح ڈیزائن کیا جاتا ہے کہ ناظرین شروع سے لے کر آخر تک دیکھیں اور سنیں۔

کسی بھی ٹیلی ویژن نیوز بلیٹن میں اخباروں کے مقابلے بہت ہی کم اسٹوریز اور سواد دیکھنے کو ملتے ہیں اور اسٹوریز کی لمبائی بھی کافی چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کی دو وجہیں ہیں۔ پہلا نیوز کے لیے وقت معین ہوتا ہے جو کافی نہیں۔ مثال کے طور پر کسی نصف گھنٹے کے بلیٹن کو ہی لیں۔ اس میں کم از کم آٹھ منٹ کا وقت اشتہار کے لیے استعمال ہوگا، اگلا چھ سے سات منٹ فیچر اسٹوری، اسپورٹس اور موسم کے لیے اور دو منٹ یا اس سے کچھ زیادہ پروڈکشن عناصر — مونتاج یعنی بلیٹن کا ابتدائیہ اور اختتامیہ، سرخیاں، ٹیزر اور اسٹنگ یعنی ایک Segment سے دوسرے Segment میں جانے کے لیے استعمال ہوگا۔ ان سب کے بعد اب بلیٹن میں خبروں کے لیے 13 منٹ ہی باقی بچے ہیں جن میں ٹی وی صحافی کو اس دن کی سبھی اہم خبروں کو اپنے ناظرین تک پہنچانا ہے جو کسی بھی نقطہ نگاہ سے ناکافی ہیں، اسی لیے سبھی اسٹوریز کو ممکنہ حد تک جامع، دلچسپ اور مختصر رکھا جاتا ہے اور اسی لیے

ٹیلی ویژن نیوز میں کسی ایسے لفظ یا محاورے سے گریز کرنا ممکن نہیں، جس سے وسیع معنوں اور مفہوم کی گنجائش پیدا ہوتی ہے اور اس لیے بھی کیونکہ اس چھوٹے سے وقفے میں زیادہ سے زیادہ اسٹوریز کو ناظرین تک پہنچانا ہے، یہی وجہ ہے کہ ٹیلی ویژن میں پرنٹ کے مقابلے اسٹوریز کو کافی حد تک چھوٹا رکھنا پڑتا ہے۔

اسٹوریز کو چھوٹا رکھنے کی ایک وجہ انسانوں کی سمعی قوت بھی ہے۔ جب ناظرین کسی اسٹوری کو پڑھنے کی بجائے سنتے ہیں تب انھیں اسٹوریز کو یاد رکھنا کافی مشکل ہوتا ہے، خاص کر ان جزئیات کو جو اسٹوری کے لیے ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹوری کو قابل فہم اور مضبوط دلائل کی بنیاد پر تیار کرنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ٹیلی ویژن نیوز اسٹوریز کو آسان اور بات چیت کے اسلوب میں لکھا جانا ضروری ہے تاکہ اسے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو۔ ٹیلی ویژن نیوز میں اسٹوری پہلی بار سنتے وقت ہی آسانی سے سمجھ میں آنی چاہیے۔ اس میں دوبارہ سننے اور سمجھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس میں کوئی غلطی نہیں کی جاسکتی اور اسے سمجھنے میں کسی بھی طرح کا مسئلہ درپیش نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ایسا ہے اور اپنی پیش کش میں رائٹر نے ناظرین کو ایک بار بھی مایوس کیا تو وہ یہ سمجھ لیں کہ اس نے اپنی پوری اسٹوری کے لیے ناظرین کو کھو دیا۔ اس کا سیدھا سا مطلب ہے کہ بحیثیت ٹیلی ویژن نیوز رائٹر وہ پوری طرح سے ناکام ہو گیا اور اس بات کا امکان ہے کہ اپنے پورے بلیٹن سے بھی اس نے اپنے ناظرین کو کھو دیا، کیونکہ ریموٹ کنٹرول کی وجہ سے آج چینل بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔ ایسے میں ٹی وی نیوز رائٹر کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسٹوری کی تعمیر مضبوط دلائل کی بنیاد پر کرے تاکہ ناظرین اس کی باتوں کو سمجھ سکیں اور اسٹوری کو مزید آگے اور آخر تک دیکھ سکیں۔

ٹی وی نیوز اسٹوری فارمیٹ:
بنیادی باتیں

ٹیلی ویژن نیوز کاسٹ بہت سی بروقت اسٹوریز کو یکجا کر کے بنایا جاتا ہے۔ اس میں ہر اسٹوری کو پیش کش اور اس میں شامل عناصر کی بنیاد پر مختلف خانوں میں بانٹا جاسکتا ہے۔ خانوں میں بانٹنے کا یہی طریقہ اسٹوری فارمیٹ (Story Format) کہلاتا ہے۔ ٹیلی ویژن نیوز میں اسٹوری فارمیٹ اس طریقے کو کہتے ہیں جس میں اسکرپٹ کو ڈھالا جاتا ہے۔ بلیٹن میں پروڈیوسر کا رن ڈاؤن (بلیٹن کا خاکہ) ٹیلی کاسٹ فارمیٹ یا نیوز کاسٹ فارمیٹ کہلاتا ہے۔ ویڈیو ٹیپ اسٹوریز کی شوٹنگ اور ایڈیٹنگ میں جس ٹکنالوجی DVC-Pro، BETA یا DIGITAL کا استعمال کیا جاتا ہے اسے ٹیپ فارمیٹ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اسٹوری فارمیٹ کی درجہ بندی کی جاتی ہے جس میں ہر اسٹوری کے بنیادی مزاج کی تفصیل دی جاتی ہے۔ ٹیلی ویژن نیوز میں جو کچھ بھی پیش کیا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل فارمیٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔

ریڈر (Reader): ریڈر میں اینکر یا پریزینٹر کیمرہ کے سامنے لکھی گئی اسکرپٹ کو محض پڑھ دیتا ہے۔ یہ ایسی اسٹوریز ہوتی ہیں جن میں تصویر کا استعمال نہیں ہوتا۔ دیکھنے اور سننے میں ریڈ اسٹوریز ٹیلی ویژن نیوز میں بالکل پھیکی اور بے کیف ہوتی ہیں۔ اسے (Dry News) خشک خبر بھی

کہا جاتا ہے، تاہم ایسی اسٹوریز بلیٹن میں کافی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹوری یا تو ابتدائی مرحلے میں ہوتی ہے یا پھر اس کی تصویریں نیوز روم میں موجود نہیں ہوتیں۔ کبھی کبھی ایسی اسٹوریز بریکنگ نیوز ہوتی ہیں اور اس سے نیوز کاسٹ کی ابتدا بھی کی جاتی ہے، لیکن بعد میں تصویر فراہم ہونے کے بعد اسے دلچسپ پیرائے میں پیش کیا جاتا ہے۔ دراصل Wire Services مثلاً پی ٹی آئی، اے پی، اے ایف پی جیسی ایجنسیوں سے نیوز روم کو لگاتار خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں، لیکن ان خبروں کے ساتھ ویڈیو نہیں ہوتے، لہٰذا نیوز روم میں موجود صحافی کے لیے یہ بے حد ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ اپنے ناظرین کو اہم اور تازہ ترین اطلاعات فراہم کریں۔ یہی سبب بنتا ہے بلیٹن میں ریڈ اسٹوریز کی نمائندگی کا۔ اگر ان میں سے کوئی خبر اہم ہے تو نیوز روم اپنے کسی بیورو یا رپورٹر کو اس بات کی اطلاع دے کر فوراً اس کا ویڈیو اور دیگر اطلاعات بھیجنے کا مطالبہ کرتا ہے، لیکن زیادہ تر ریڈ اسٹوریز کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ اتنی اہم نہیں ہوتیں کہ ان کی تصویروں کو حاصل کیا جائے یا پھر دوسری صورت میں جن اسٹوریز کا ویڈیو خراب ہوتا ہے اسے ریڈ اسٹوری بنادیا جاتا ہے، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ریڈ اسٹوریز بلیٹن میں کافی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ اکثر و بیشتر بلیٹن کی یک رنگی اور بدمزگی دور کرنے میں اہم رول نبھاتی ہیں اور بلیٹن کو متنوع بناتی ہیں، لیکن ان سب سے زیادہ ریڈ اسٹوری کی اہمیت اس معنی میں ہے کہ ریڈ اسٹوری پر کام کرنا آسان ہوتا ہے اور اس کا مزاج کافی لچیلا ہوتا ہے۔ بلیٹن کی خالی جگہوں کو پر کرنے میں اس سے کافی مدد ملتی ہے اور یہ اس بات کی ضمانت بھی ہوتی ہیں کہ اگر بلیٹن میں اچھی خبریں کم ہیں تو بھی بلیٹن کو وقت پر شروع اور ختم کیا جاسکتا ہے۔ اگر بلیٹن لمبا ہے تو بھی اسے وقت کے مطابق ڈھالنے میں دشواری نہیں ہوتی، کیونکہ پروڈیوسر کی نگاہ سب سے پہلے جن اسٹوریز کو ڈراپ کرنے پر جاتی ہے ان میں ریڈ اسٹوریز سرفہرست ہوتی ہیں۔ اگر بلیٹن چھوٹا ہے تو زیادہ سے زیادہ ریڈ اسٹوریز شامل کرکے اسے پورا کیا جاتا ہے۔

وائس اوور (Voice Over): وائس اوور کے لیے نیوز روم میں عام طور پر V/O کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ وائس اوور کا مطلب ہے آواز کے ساتھ ساتھ ویڈیو، یعنی ایک ایسا اسکرپٹ جسے اینکر جب کیمرہ کے سامنے پڑھنا شروع کرتا ہے تب ناظرین اس سے متعلق Visual یا ویڈیو

دیکھتے ہیں جس میں فطری آوازیں(Natural Sound) بھی سنائی دیتی ہیں لیکن کبھی کبھی اس میں فطری آوازوں کی موجودگی نہیں بھی ہوتی ہے۔ Voice Over لکھتے وقت رائٹر کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اسکرپٹ میں ویڈیو سے متعلق اضافی اطلاعات ہی شامل کی جائیں۔ اس میں وہ باتیں نہیں لکھی جاتیں جو تصویریں خود بیان کرتی ہیں۔ اگر تصویروں کو سمجھنے میں دشواری نہیں ہے تو اسکرپٹ میں ایسے محاورے سے بھی گریز کرنا چاہیے، مثلاً ''تصویروں میں جو آپ دیکھ رہے ہیں''۔ مثال کے طور پر اگر ٹرین حادثہ کی کوئی تصویر دکھائی جارہی ہے تو اس میں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ ''یہ سمجھوتہ ایکسپریس ہے جو گزشتہ شب پرانی دلّی ریلوے اسٹیشن سے اٹاری کے لیے روانہ ہوئی تھی اور ہریانہ میں سونی پت کے قریب پہنچنے پر اس میں زبردست بم دھماکہ ہوا'' اور پھر حادثہ کی تصویروں کو اپنی کہانی خود اپنی ہی زبانی بیان کرنے دینا چاہیے۔ البتہ سبھی اضافی اطلاعات مثلاً حادثہ کا سبب، مہلوکین اور زخمیوں کی تعداد، راحت و بچاؤ کا کام، سیکورٹی سے متعلق باتیں، ریلوے حکام اور رہنماؤں کے بیانات وغیرہ کا ذکر کرنا چاہیے، لیکن ہر حالت میں یہ کہنے سے گریز کرنا چاہیے کہ ''تصویروں میں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔''

Voice Over لکھنے کے لیے رائٹر کو سب سے پہلے تصویروں کی نظر ثانی کرنا ضروری ہوتا ہے تبھی وہ ان سے حاصل کی گئی اطلاعات کو پوری دیانت داری کے ساتھ اسکرپٹ میں جگہ دے پائے گا۔ جب رائٹر ویڈیو کی نظر ثانی کر رہا ہوتا ہے اس وقت ہر منظر (Scene) کے صحیح وقفہ کا تعین کرنے کے لیے Stopwatch کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ اس کی اطلاعات لکھتے وقت ٹھیک اتنا ہی لکھے جتنا ویڈیو وہ اپنے ناظرین کو دکھانا چاہتا ہے۔ کیمرہ مین اکثر و بیشتر چھوٹے چھوٹے شاٹس کی ایک سیریز دیتا ہے جس میں ایڈیٹنگ کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن انفرادی شاٹس اکثر ہی کافی لمبے ہوتے ہیں اور ان کا استعمال ایڈیٹنگ کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر ہم سمجھوتہ ایکسپریس حادثہ سے متعلق ہی غور کرتے ہیں کہ کیمرہ مین نے اسے کس طرح شوٹ کیا ہے۔

کیمرہ مین تباہ شدہ ڈبوں کے الگ الگ لیکن لمبے لمبے شاٹس لیتا ہے اور اس میں کوئی بھی شاٹ 30 سیکنڈ سے کم کا نہیں۔ دوسرا شاٹ ان جگہوں پر مرکوز کیا گیا ہے جہاں دھماکہ ہوا اور ان میں سے بھی کوئی شاٹ 20 سیکنڈ سے کم کا نہیں۔ پھر ایک تیسرا شاٹ بیت الخلاء کا ہے جہاں بم

نصب کیا گیا تھا اور جس کے اثر سے قریب کے برتھ کے پر خچے اڑ گئے۔ یہ شاٹ بھی 20 سیکنڈ کا ہے۔ اسی طرح جتنے بھی شاٹ لیے گئے ان میں کوئی بھی شاٹ 15 سیکنڈ سے کم کا نہیں۔ ایسے میں اگر پروڈیوسر اپنے رائٹر سے 40 سیکنڈ کی اسٹوری لکھنے کا مطالبہ کرتا ہے تب رائٹر کو شاٹس دیکھنے کے بعد یہ اندازہ لگانا پڑتا ہے کہ اسٹوری میں کون سے شاٹس لینے ضروری ہیں اور کس شاٹ کی کس حد تک ایڈیٹنگ کی جائے کہ وہ چھوٹا بھی ہو جائے اور پوری بات بھی سامنے آجائے۔ ظاہر ہے اس 40 سیکنڈ کے وقفے میں ہی رائٹر کو سبھی ضروری جزئیات کے ساتھ شاٹس بھی ناظرین کو دکھانے ہیں۔ یہیں پر رائٹر کے فہم وادراک (Aptitude) اور مہارت (Skill) کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ اپنی فہم اور تجربے کو استعمال کرتے ہوئے پروڈیوسر کے مطالبے کے مطابق اسکرپٹ لکھتا ہے۔ اس کے بعد باری آتی ہے تصویروں کو اسکرپٹ کے مطابق ایڈٹ یا کٹ کرنے کی۔ کٹ یا ایڈٹ کا استعمال تصویروں کو برتی میڈیم کے توسط سے کیا جاتا ہے، یعنی اس کی نقل Video Cassette سے کمپیوٹر میں کی جاتی ہے اور وہیں سے اسے کٹ یا ایڈٹ کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے رائٹر ویڈیو ٹیپ ایڈیٹر کو ہدایت دیتا ہے کہ کہاں کہاں سے ویڈیو کو ایڈٹ کرنا ہے اور اسے کس آرڈر (Sequence) میں سجانا ہے۔

Split Page: اسکرپٹ لکھنے کے لیے رائٹر پرنٹ میڈیا اور ریڈیو کے برعکس ایک الگ ہیئت (Format) کا استعمال کرتا ہے۔ ٹیلی ویژن میں اس ہیئت کو Split Page کہتے ہیں، یعنی کسی صفحہ کو دو حصوں میں عمودی (Vertically) اس طرح منقسم کیا جاتا ہے کہ اس کا 60 فیصد حصہ دائیں کالم میں اور 40 فیصد حصہ بائیں کالم میں ہو (رومن اور دیوناگری اسکرپٹ لکھنے میں)۔ جو رائٹر ٹیلی ویژن کی اسکرپٹ لکھتے ہیں انھیں صرف اور صرف کمپیوٹر پر ہی اپنی اسکرپٹ لکھنی ہوتی ہے اور Split Page کی یہ شکل کمپیوٹر میں پہلے سے ہی Programmed رہتی ہے۔ حالانکہ کمپیوٹر میں لکھی گئی اسکرپٹ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ Electronically ہی بھیجا جاتا ہے، لیکن Back Up کے طور پر کمپیوٹر سے اسکرپٹ کا پرنٹ بھی لے لیا جاتا ہے تاکہ اگر کمپیوٹر میں اچانک کوئی خرابی آجائے یا یہ Crash کر جائے تو بھی نیوز کاسٹ میں کسی طرح کا رخنہ نہ پڑے۔

Split Page کا دایاں کالم کاپی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور بایاں کالم ویڈیو، سپر،

ایسٹن (Super, Aston) اور دیگر اطلاعات کے لیے۔ دائیں کالم میں لکھی گئی خبروں کو ہی اینکر پڑھتے ہیں یا اس سے اسٹوری پیکیج بنایا جاتا ہے۔ یہاں اس بات کا خیال رکھنا ہوتا ہے کہ جو جگہ کاپی کے لیے رکھی گئی ہے رائٹر اسی میں پوری خبر کو ٹائپ کریں۔ اس کے باہر لکھے گئے الفاظ ٹیلی پرامپٹر (Teleprompter) پر دکھائی نہیں دیں گے۔ اسٹوڈیو میں ٹیلی پرامپٹر ہی وہ مشین ہوتی ہے، جس پر ابھری عبارت کو دیکھ کر اینکر خبروں کو پڑھتے ہیں۔ اینکر کو کاپی کے باہر لکھی گئی عبارت دکھائی نہیں دیتی ہے، اس لیے ٹائپ کرتے وقت حد درجہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

Video Instruction: اسکرپٹ میں بائیں طرف کا حصہ اسٹوری کا نام (Slug) اور آواز۔تصویر (Audio Visual)، اسٹوری کا وقفہ، سپر اور ڈائریکٹر کو دی جانے والی دیگر ہدایتوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکرپٹ کے بائیں کالم میں محدود جگہ ہونے کے باعث تکنیکی ہدایتوں کے لیے Abbreviation کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس طرح کی کچھ ہدایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) O/C یعنی "On Camera" کا مطلب ڈائریکٹر کے لیے ہدایت ہے کہ اسکرپٹ میں اس پوائنٹ پر اینکر کیمرہ کے سامنے ہوگا۔

(2) V/O یعنی "Voice Over" کا مطلب ہے کہ اینکر اسکرپٹ کو پڑھ رہا ہے جبکہ ناظرین ٹی وی اسکرین پر تصویروں کو دیکھ رہے ہیں۔

(3) SIL کا مطلب ہے Silent تصاویر یعنی تصویروں میں فطری آوازیں (Natural Sound) نہیں ہیں اور اس کا مطلب ہے کہ ان تصویروں کا استعمال Voice Over کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

(4) SOT کا مطلب ہے "Sound On Tape" اور اسے دیکھتے ہی ڈائریکٹر کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہاں پر Sound Bite یعنی انٹرویو کا ایک ٹکڑا ہے یا فیلڈ سے بھیجی گئی رپورٹ کا ایک چھوٹا حصہ ہے۔

(5) ENG کا مطلب ہے "Electronic News Gathering" یعنی ڈائریکٹر کو پتہ ہے کہ یہ اسٹوری پیکیج کی شکل میں تیار کی گئی اور اس میں موجود تصاویر Video Cassette میں ہیں۔

(6) Super, Astons, Font کا مطلب ہے خبر میں موجود لوگوں کے نام، منصب، جگہ اور دیگر اطلاعات کو خبر میں موجود بائٹس کے اوپر دکھایا جاتا ہے تا کہ یہ پتہ چل سکے کہ انٹرویو دینے والا کون ہے، اس کا منصب کیا ہے اور کہاں رہتا ہے یا پھر گرافکس کے ذریعہ سے نیوز میکرس اور اس کے جگہ کی نشان دہی کرے۔

(7) SL, ESS, ADDA اس بات کا اشارہ ہے کہ اینکر کے خاتمے کے بعد تصویر، گرافکس یا ساؤنڈ بائٹس دکھائے جائیں گے۔ SL کا مطلب ہے Slide، ESS کا مطلب Electronic Still Storage اور کمپیوٹر سے بنائی گئی تصویریں۔ ADDA ایک کمپیوٹر سسٹم کا نام ہے جو Electronic Storage فراہم کرتا ہے۔

Sound On Tape: ٹیلی ویژن کی ایک اچھی اسٹوری میں News Maker، Sound Bites، Sound on Tape کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ یہ دراصل کسی شخصیت کے انٹرویو کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہوتا ہے۔ ناظرین اکثر ہی دیکھتے ہیں کہ اینکر نے دو یا تین جملہ پڑھ کر کسی خبر کا تعارف کرایا اور اس کے فوراً بعد کسی شخص کے انٹرویو کا ایک چھوٹا ٹکڑا دیکھنے کو ملتا ہے۔ عام طور پر نیوز روم میں ساؤنڈ بائٹ یا ساؤنڈ آن ٹیپ کے لیے VO/SOT، VO/BITE یا ANC/BITE جیسے لفظوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹی وی رائٹر کے لیے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ وہ نیوز میکر کے چہروں کے ساتھ ان کی آوازوں کو بھی اپنی اسٹوری میں بھرپور جگہ دیتے ہیں۔ اچھے نیوز رائٹر اپنی اسکرپٹ کا تانا بانا ساؤنڈ بائٹس کے اردگرد ہی بنتے ہیں۔ Voice Over اور ساؤنڈ بائٹ کے امتزاج کو ہی پیکیج کہا جاتا ہے اور یہی ٹیلی ویژن کی پیش کش کا سب سے بہتر طریقہ ہے۔ پہلے بائٹ دینے والوں کا صحیح انتخاب اور پھر بائٹ کے بہترین حصے کا انتخاب کسی بھی اسٹوری کے لیے یہ دونوں یکساں طور پر اہم ہیں۔ اگر ایک سوال کا جواب 10 منٹ لمبا دیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے جیوں کا تیوں بلیٹن میں شامل کرنا ہوگا اور کوئی کاٹ چھانٹ نہ کی جائے۔ ٹی وی کی ایک ڈیڑھ منٹ کی اسٹوری کے لیے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے رپورٹر کو ریکارڈ کیے گئے پورے حصے کو سن کر اس کے سب سے بہترین حصے کو جس میں خبر کی بنیاد جھلکتی ہو اسٹوری میں لگانا ہے۔ ویسے رپورٹر یہ کام شوٹ کے دوران بھی کر سکتا ہے۔ بہت سے رپورٹر انٹرویو کے دوران ہی یہ طے کر لیتے

ہیں کہ اسٹوری میں لگانے کے لیے انٹرویو کا کون سا حصہ سب سے بہتر رہے گا تا کہ ناظرین اسٹوری کی روح کو آسانی سے سمجھ سکیں۔

Package: مکمل اسٹوری کو پیکیج یا وی ٹی (Video on Tape) کہا جاتا ہے۔ یعنی ایسی اسٹوری جس کی بائٹس، اسکرپٹ، گرافکس، پی ٹی سی (Piece to Camera) وغیرہ سب ایڈیٹ کر دیے گئے ہوں اور جو ٹیلی کاسٹ کے لیے تیار ہو۔ اسٹوری کی اہمیت، تصویر (Visual) اور آواز (Sound) کی فراہمی کی بنیاد پر ہی پیکیج اسٹوری بنانے کا فیصلہ لیا جاتا ہے۔ اس میں خاص طور سے اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اگر پیکیج تیار کرنے کے سبھی ضروری عناصر مثلاً اہمیت، بائٹ، تصویر موجود ہیں اور اسے تفصیلی طور پر دکھایا جانا ضروری ہے تبھی پیکیج بنایا جاتا ہے۔ پیکیج کے لیے رپورٹر کو نہ صرف اطلاعات اکٹھا کرنا ہوتی ہیں بلکہ متعلقہ تصاویر، ساؤنڈ اور انٹرویو کو بھی ریکارڈ کرنا ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہی رپورٹر اسکرپٹ لکھتا ہے۔ ٹیلی کاسٹ کے دوران اینکر ابتدائیہ یا اینکر لنک کو کیمرہ کے سامنے پڑھ دیتا ہے اور اس کے بعد ٹیکنیکل ٹیم پہلے سے تیار پیکیج کو رن کر دیتی ہے جسے ناظرین دیکھتے اور سنتے ہیں۔ گویا پیکیج کا مطلب ہے پوری اسٹوری۔ ایسی اسٹوری جو کہ خبر کے تمام عناصر سے مزین ہو اور جسے ناظرین کے تجسس کو رفع کرنے کے لیے ایک اسٹوری کی شکل دی گئی ہو۔

Live Shot: اکثر ہی جب اسٹوری اپنے ابتدائی مرحلے میں ہوتی ہے تو چینل اپنے ناظرین کی سہولت اور انھیں تازہ اطلاعات فراہم کرنے کی نیت سے فیلڈ میں تعینات رپورٹر سے بات چیت کرتے ہیں۔ اسے لائیو شاٹ کہا جاتا ہے۔ اس میں اینکر ایک اسٹوری کا تعارف کرنے کے بعد بقیہ اطلاع کے لیے رپورٹر کو Toss کر دیتا ہے جو فیلڈ میں یا نیوز روم میں Live ہوتا ہے تا کہ وہ مزید اطلاعات دے سکے۔ رپورٹر کے پاس اگر کوئی اطلاع ہے تو وہ اس کا بیان کرتا ہے یا اس کے ساتھ اگر کوئی اہم شخص ہے تو وہ اس کا انٹرویو لیتا ہے یا پیکیج کے لیے اگر اس نے ضروری عناصر کو یکجا کر لیا ہے تو اس کے اہم نکات پر مختصراً گفتگو کرتا ہے۔

اسکرپٹ نگاری: ٹیلی ویژن میں نیوز رائٹنگ کو کسی قاعدے قانون یا کسی معین دائرے میں باندھ کر نہیں رکھا جا سکتا۔ واقعات کے نچوڑ اور موجود تصویروں کے حساب سے ہر اسٹوری کے لیے

حاصل اطلاعات کو ایک خیال کے تحت پروئے جانے کا طریقہ الگ ہوسکتا ہے اور زبان کے ساتھ نئے نئے تجربے بھی کیے جاسکتے ہیں۔ اس میں اسٹوری کے فطری تسلسل کے مطابق تبدیلی کر کے پرانے نہج پر چل رہی روایت کو توڑنے کے بھرپور امکانات رہتے ہیں، لیکن ایسا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اسٹوری کو لکھنے والا قلم اور شاٹس پر یکساں گرفت رکھتا ہو۔ ٹیلی ویژن کی کامیاب اسکرپٹ کا یہی نچوڑ ہے۔

الفاظ اور تصویروں کا امتزاج: ٹیلی ویژن نیوز میں کیا زیادہ اہم ہیں الفاظ یا تصویریں، یہ بحث کافی طویل ہے اور اس کی کوئی حد نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ الفاظ بہت ہی اہم ہیں اور کچھ ٹیلی ویژن رائٹر اس کا استعمال دوسروں کے مقابلے زیادہ مؤثر طریقے سے کرتے ہیں۔ اچھے رائٹر لفظوں کا استعمال اس خوبصورتی کے ساتھ کرتے ہیں کہ اس کے بغیر تصویر اپنے آپ میں مکمل نہیں لگتی۔ حالانکہ 'A Picture Speaks of Thousands of Words' درست ہے، لیکن ٹیلی ویژن میڈیم میں صرف تصویر دکھا دینا ہی کافی نہیں بلکہ ناظرین کو مناسب، برجستہ اور ضروری الفاظ کے ذریعے اضافی اطلاعات فراہم کی جاتی ہیں، تبھی ٹی وی میڈیم سے متوقع نتیجہ اور ترسیل کے امکانات پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ اس لیے اچھی تصویریں اور اچھے الفاظ ہی ٹیلی ویژن کی اچھی خبروں کی بنیاد بنتے ہیں۔

اچھی تصویروں کی خوبصورتی یہ ہے کہ ان کے لیے زیادہ لفظوں کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ محض چند الفاظ سے ہی بات بن جاتی ہے۔ ٹی وی رائٹر کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ ہوتا ہے کہ وہ تصویروں کے ساتھ الجھنے سے گریز کرے، یعنی ناظرین جن چیزوں کو خود تصویروں کے ذریعہ دیکھ رہے ہیں ان باتوں کو بتانے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں بلکہ تصویروں میں جو باتیں دکھائی نہیں دے رہی ہیں یا غیر واضح ہیں ان ہی باتوں کا بیان کرنا چاہیے۔ گویا تصویر اگر کسی حادثہ کی ہے تو وہ دکھائی دے رہا ہے لیکن اس کے اسباب کیا ہیں، اس میں مہلوکین اور مجروحین کی تعداد کیا ہے، حادثہ کب اور کہاں ہوا، حادثہ میں کوئی مشہور شخصیت تو شامل نہیں وغیرہ باتوں کا ذکر کیا جائے تو یقیناً یہ پورے پس منظر کو ناظرین کے سامنے رکھ دیتا ہے اور پھر ناظرین ان باتوں سے خبروں کی اہمیت کا اندازہ خود ہی لگا لیتے ہیں، لیکن یہ سب تب ہے جب رائٹر کے پاس لکھنے کے لیے اچھی تصویریں موجود

ہوں۔ اگر نہیں تو لفظوں کے استعمال کی ضرورت اور بھی زیادہ اہم ہو جاتی ہے تا کہ خراب تصویروں کو بھی تراش خراش کر پیش کش کے قابل بنایا جا سکے، لیکن چونکہ ٹی وی نیوز خراب تصویروں کے استعمال کا نام نہیں اس لیے اس بات کی پوری گنجائش ہے کہ اسٹوری میں اگر بہت زیادہ اہم خبر نہیں تو خراب تصویروں کی وجہ سے اسٹوریز کو بلیٹن سے ڈراپ کر دیا جائے گا۔

اگر تصویر خراب ہے تو اس بات کا بھی امکان ہے کہ بہت ہی اہم اسٹوری کو بہت چھوٹی شکل میں پیش کر دیا جائے۔ ٹی وی کی خبروں کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اس کا انحصار تصویروں پر بہت زیادہ ہوتا ہے، لیکن چاہے یہ فارمولا صحیح ہو یا غلط اس مفروضہ میں کسی تبدیلی کا امکان نہیں کہ اچھی تصویروں کے ساتھ بڑی اسٹوری اور خراب تصویروں کے ساتھ چھوٹی اسٹوری ہی بن پائے گی۔

ٹی وی کے لیے خبر لکھنا کسی کہانی کو بیان کرنے کی طرح ہی ہے۔ سب سے مؤثر اسکرپٹ وہ ہے جس میں پوری معلومات بہت ہی فطری طریقے سے سامنے آتی ہے اور معلومات کا تسلسل بھی فطری ہو۔ خبر کی فہم اور قلم پر گرفت ہونے پر ٹی وی اسکرپٹ میں لچک اور اضافی دلچسپی پیدا کی جا سکتی ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ایک اسٹوری عام طور پر کتنے دیر کی ہوتی ہے اس سوال کا جواب زیادہ تر ناظرین غلط ہی دیتے ہیں، کیونکہ ان کی توجہ کبھی اس طرف جاتی ہی نہیں ہے۔ ویسے بھی ایک بڑی اسٹوری کو اکثر اتنے ڈرامائی طریقے سے لفظوں میں باندھ دیا جاتا ہے کہ ناظرین کو اندازہ ہی نہیں ہو پاتا کہ گھنٹوں لمبی کہانی کو اس نے کچھ ہی لمحوں میں دیکھ اور سمجھ لیا ہے۔ واقعہ پورے دن چلا ہو یا سال بھر، سارے معاملے کو بخوبی ایک منٹ میں دکھا دیا جاتا ہے۔ لمبے سے لمبے سفر کو صرف پل بھر میں طے کر دیا جاتا ہے۔ یہ کرشمہ صرف الفاظ ہی دکھا سکتے ہیں۔ کامیاب اسکرپٹ کی یہی نشانی ہے۔

دراصل ٹی وی کے لیے خبر لکھنے کے انداز نے گزشتہ ایک وہائی میں کئی تبدیلیاں دیکھی ہیں۔ چند برس قبل جس بامحاورہ زبان کی ٹی وی میں نا کے برابر موجودگی تھی آج وہ زبان ٹی وی پر کھل کر اٹکھیلیاں کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اس میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ الفاظ اور تصویریں ایک دوسرے کے ساتھ باہم شیر و شکر دکھائی دیں۔ ایک مؤثر شاٹ کئی لفظوں کی جگہ لے سکتا ہے۔ اسی طرح ایک مناسب لفظ ناظرین کو پس منظر سے براہ راست وابستہ کر سکتا ہے۔

اگر کسی حالت میں کوئی بات تصویریں نہیں کہہ پاتیں تو لفظ اس بات کو کہنے کے لیے سامنے آجاتا ہے اور جب وہ بھی مؤثر نہیں ہو پاتا تو آواز اس کام کو پورا کرتی ہیں۔ جیسے چڑیوں کی چہچہاہٹ یا جنگ کے میدان سے آنے والی دھماکوں کی آواز۔ ظاہر ہے ٹی وی میں زندگی کی ان چھوٹی چھوٹی آوازوں کا کافی بڑا رول ہوسکتا ہے۔ ایسے میں ٹی وی نیوز رائٹنگ کو بھلے ہی کسی ٹھوس قاعدہ قانون، کسی ایک تعریف میں باندھا نہ جاسکتا ہو، لیکن اس سے منسلک کچھ ضروری عناصر کو اپنا کر مؤثر اسکرپٹ لکھی جاسکتی ہے۔ ویسے بھی ٹی وی کے لیے کوئی ناٹک تیار کیا جارہا ہو یا پھر نیوز کی کوئی اسٹوری، دراصل اس کے ذریعہ ناظرین کو ایک کہانی ہی بتائی جارہی ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ٹیلی ویژن کے زیادہ تر پروگراموں میں ہمیشہ اسکرپٹ کی موجودگی بنی رہتی ہے۔

اسکرپٹ نگاری – بنیادی باتیں: ٹیلی ویژن میں کوئی بھی بات یا سبھی بات ایک اسکرپٹ سے شروع ہوتی ہے۔ ٹیلی کاسٹ کے تمام عناصر کی کسی نہ کسی شکل میں اسکرپٹ ضرور لکھی جاتی ہے، خواہ وہ بلیٹن میں استعمال ہونے والے اشتہارات ہوں یا بریک پر جانے کی اجازت۔ اگر پروڈیوسر مختلف اسٹوریز کو یکجا کر کے ایک بلیٹن بنارہا ہے تو وہ اپنے اختیار کے تحت کسی چیز کو ادھورا قطعی نہیں چھوڑتا، کیونکہ وہ ایک لائیو پروگرام پیش کرنے جارہا ہے جس میں پیچیدگیوں کے بہت سے عناصر فطری طور پر باقی رہتے ہیں جس کا حل آخری لمحوں میں ہی نکل پاتا ہے۔ اس لیے وہ بلیٹن کے ہر سکنڈ کے استعمال کی پوری تفصیل پہلے سے تیار کرلیتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ لائیو ٹیلی کاسٹ کے دوران حالات بدلنے کے پورے امکانات رہتے ہیں اور بلیٹن کی تیاری میں مصروف لوگوں کو ٹیلی کاسٹ کے دوران ہی حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا بھی پڑسکتا ہے، اس لیے اسکرپٹ میں ان باتوں کے لیے پوری گنجائش ہونی چاہیے۔

ٹیلی ویژن نیوز میں ان باتوں کے علاوہ یہ بھی اہم ہے کہ اسکرپٹ کو کئی لوگوں کے فائدہ کے لیے بھی لکھا جاتا ہے جو اسکرپٹ کا استعمال اسٹوری کی تعمیر یا ٹیلی کاسٹ کے دوران ہدایت کے طور پر بھی کریں گے۔ رائٹر کے اسکرپٹ مکمل کر لینے کے بعد یہ ایگزیکٹیو پروڈیوسر، پروڈیوسر، ایڈیٹر، اینکر، ٹیلی کاسٹ ڈائریکٹر، آڈیو ٹیکنیشین اور بہت سے دیگر ذمہ داران کے پاس جاتی ہے۔ لہٰذا رائٹر کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اسکرپٹ اسٹینڈرڈ فارمیٹ یا اسٹرکچر میں رکھیں تا کہ جو کوئی بھی

اسکرپٹ کا استعمال کرنا چاہیے اسے فوراً معلوم ہو جائے کہ ضروری اطلاعات کے لیے وہ کس سے رابطہ کرے۔ الگ الگ نیوز روم میں کام کرنے کا طریقہ الگ ہو سکتا ہے اور ہر پیشہ ور کو ان باتوں کی مکمل جانکاری ہونی چاہیے، تاہم جو باتیں یہاں بتائی جا رہی ہیں اس کا اطلاق سبھی ٹیلی ویژن نیوز آپریشن پر ہوتا ہے۔

سب سے پہلی بات یہ کہ تمام اسکرپٹ میں کچھ بنیادی باتیں سرفہرست ہونی چاہئیں۔ اس میں سب سے ضروری اطلاع ہے Slug جو اسٹوری کے بارے میں ایک یا دو لفظوں پر مشتمل نام ہوتا ہے۔ Slug کا تعین Assigment Editor تب کرتا ہے جب اسٹوری اپنے ابتدائی مرحلے میں یا کور کرنے کے لیے کسی رپورٹر کو دی گئی ہوتی ہے اور نیوز روم میں موجود سبھی پروفیشنل اس اسٹوری کو اسی نام سے مخاطب کرتے ہیں۔ اس میں کسی ترمیم یا اضافہ کی قطعی گنجائش نہیں۔ اگر اسٹوری کا Slug ہے PM Visit تو ہر جگہ اس کا استعمال اسی نام سے کیا جائے گا۔ اس میں اتنی بھی گنجائش نہیں کہ اگر وزیر اعظم امریکہ کے دورے پر ہیں تو لفظ امریکہ بھی جوڑ دیا جائے۔ اگر ایسا ہوگا تو یہ PM Visit America ہو جائے گا اور اس کا مطلب ہوگا کہ PM Visit کے علاوہ ایک اور اسٹوری تیار کی گئی ہے جس میں دیگر اطلاعات ہیں اور اگر وقت کی قلت کی وجہ سے پروڈیوسر نے اسے ٹیلی کاسٹ سے پہلے چیک نہیں کیا تو بہت بڑا حادثہ ہو سکتا ہے، اس لیے Slug یعنی نام یا سرخی میں کسی بھی تبدیلی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، کیونکہ آن لائن کام کر رہے صحافیوں کو بہت سے فیصلے سکنڈ سے بھی کم وقفے میں لینے پڑتے ہیں۔ ڈیڈ لائن کا دباؤ اس حد تک رہتا ہے کہ پہلے سے ساری باتیں اگر واضح نہیں تو بہت سی غلطیاں اچانک ہونے لگ جائیں گی اور بلیٹن میں کچھ بھی درست دیکھنے کو نہیں مل پائے گا، اس لیے پروڈیوسر پہلے ہی طے کر لیتا ہے کہ بلیٹن میں کیا جانا ہے اور کتنا جانا ہے، تاکہ وقت پر جامع بلیٹن ناظرین کو دیکھنے کو مل سکے۔ اسکرپٹ میں وقت اور تاریخ کا ذکر کیا جانا ضروری ہے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ اسٹوری کب تیار ہوئی اور کب سے بلیٹن میں اسے رن کیا جا رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسی سے ملتی جلتی اسٹوری گزشتہ شب تیار کی گئی ہو اس لیے اگر اسکرپٹ میں تاریخ درج نہیں ہوتی تو پریشانی کھڑی ہو جاتی ہے۔ حالانکہ آج کل کمپیوٹر کا زمانہ ہے اور کمپیوٹر پر اسٹوری ٹائپ کرتے ہی یہ وقت اور تاریخ بتا دیتا ہے۔ اس سے اب تاریخ کی پریشانی

نہیں ہوتی۔ رائٹر کو اپنا نام بھی اسکرپٹ میں لکھ دینا چاہیے تا کہ کسی کو اگر اس حوالے سے کوئی سوال پوچھنے کی ضرورت ہو تو وہ فوراً متعلقہ شخص سے سوال پوچھ سکے۔ زیادہ تر نیوز روم میں اسٹوری کا فارمیٹ لکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ سبھی اسٹوری میں ٹیلی کاسٹ ٹائم بھی درج کیا جانا ضروری ہے۔ اس سے کئی طرح کے فائدے ہوتے ہیں۔ اولاً اگر اسٹوری ڈیڑھ منٹ کی ہے اور پروڈیوسر کے پاس وقت کم ہے تو وہ اسے آن لائن چھوٹا کر سکتا ہے۔ دوئم اسٹوری کی اہمیت کیا ہے اس کا فیصلہ کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے کہ اسے اسٹوری کی شکل میں رن کرنا چاہیے یا کسی تبدیلی اور اضافہ کی گنجائش ہے۔ سوئم بلیٹن میں الگ الگ خبر میں لگنے کے بعد پروڈیوسر اپنے پاس نئے یا اچانک ہونے والے واقعات یا حادثات سے ناظرین کو روبرو کرانے کے لیے تیار ہے یا نہیں۔

کیوں ضروری ہے اسکرپٹ؟: ٹی وی اسکرپٹ کا منظم ہونا لازمی ہے، لیکن یہاں ایک سوال یہ بھی اٹھ سکتا ہے کہ جب نیوز اسٹوری کا وقفہ اتنا قلیل (ایک منٹ کے قریب) ہوتا ہے تو اسے لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ دراصل اس کی تین وجوہات ہیں:

(1) اسٹوری میں تسلسل برقرار رکھنے اور شروع سے آخر تک منظم طریقے سے مکمل کرنے کے لیے تا کہ وقت کم ہونے پر بھی تمام حقائق کو ناظرین کے سامنے پیش کیا جا سکے جو کہ ایک بے حد چیلینجنگ کام ہے۔

(2) معینہ مدت کے اندر اسے پورا کرنے کے لیے، اور

(3) پروڈکشن اسٹاف کو اس بات کی معلومات فراہم کرنے کے لیے کہ کب کون سے شاٹس اور ساؤنڈ کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ لکھی ہوئی اسکرپٹ پر بار بار کام کر کے اسے سجانے اور سنوارنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس سے ٹیلی کاسٹ اور ایڈیٹنگ ٹائم دونوں کی ہی بچت ہوتی ہے۔ ویسے بھی لفظ بہ لفظ ہر بات کو لکھ دینے سے تو اس کا تکرار ہوتا ہے اور نہ ہی بولتے وقت اینکر یا رپورٹر کو لفظوں کی تلاش میں بھٹکنا پڑتا ہے۔ اس سے رن ڈاؤن پوری طرح سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور ہر اسٹوری کا ٹیلی کاسٹ کے لیے استعمال ہونے والا صحیح وقت جانا جا سکتا ہے۔

شاٹس کا رول: ٹی وی اسکرپٹ کا دارومدار کافی حد تک اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ کیسے شاٹس لیے گئے ہیں، پھر دوسرا چیلنج ہوتا ہے شاٹس کے مطابق اسٹوری کو اس طرح لکھا جانا کہ محسوس

ہو کہ جیسے دونوں کو ایک ہی ساتھ گڑھا گیا ہے۔ یہ تصور کیا جاتا ہے کہ پرنٹ میڈیا کے صحافی اپنی اسٹوری میں اپنے الفاظ کے ذخیرہ کو بھرپور طور پر استعمال کرسکتے ہیں لیکن ٹی وی صحافی ایسا نہیں کرسکتے۔ یہاں رپورٹر کا کام خبروں کو لفظوں اور تصویروں میں شیر وشکر کردینے کا ہے وہ بھی فطری طریقے سے۔ یہ تال میل جتنا فطری ہوگا اسٹوری اتنی ہی نکھر کر سامنے آئے گی۔ ٹی وی میں شاٹس کا بہت ہی اہم رول ہوتا ہے۔ شاٹس سے ہی ٹیلی ویژن کا وجود ہے۔ خبر کیا، کہاں، کیسے وقوع ہوئی، تصویروں کو دیکھ کر ہی اس کو لفظوں کا جامہ پہنایا جاسکتا ہے۔ ویسے بھی ٹی وی کی خبر تصویر دیکھ کر لکھنے کو ہی درست مانا جاتا ہے۔ انگریزی میں اسے رائٹنگ ٹو پکچر کہا جاتا ہے اور لگاتار کوشش سے ہی اس فن میں مہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔ شاٹس کو دیکھنے کے بعد اسکرپٹ لکھنے سے حقائق کی تکرار سے بچا جاسکتا ہے۔ معقول شاٹس کسی بھی اسٹوری کو مؤثر بناسکتے ہیں اور کئی بار بغیر وائس اوور کے بھی بنیادی خبر کے اظہار کی قوت رکھتے ہیں۔

نیٹ ساؤنڈ (فطری آواز): ذرا سوچئے ایک رپورٹر یہ اسٹوری کررہا ہے کہ پارلیمنٹ پر دہشت گرد گولی باری کررہے ہیں، لیکن اس اسٹوری میں گولیوں کی آواز ایک بار بھی سنائی نہیں دیتی تو اسٹوری کا ناظرین پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اب اس اسٹوری میں شاٹس تو مؤثر ہوسکتے ہیں اور بائٹ بھی کم لفظوں میں پوری بات کہہ دیتے ہیں، لیکن شوٹ کے دوران گولیوں کی گونج ایک بار بھی سنائی نہیں دیتی۔ ٹی وی پر دہشت گردی کی بات کی جاتی ہے، لیکن فطری گونج (جو آواز ماحول میں خود ہی شامل تھی) کو ریکارڈ ہی نہیں کیا جاتا۔ اس میں پولس سائرن، افراتفری، بھاگتے لوگوں کی آواز وغیرہ کچھ بھی شامل ہوسکتی ہیں۔ اسی فطری آواز کو جو کہ ماحول میں فطری طریقے سے موجود ہوتی ہے نیٹ ساؤنڈ کہا جاتا ہے۔

اسی طرح ڈانس کی ایک تقریب کو کور کرتے وقت اگر ڈانس کی ہی آواز غائب ہو یا پھر تالیوں کی گڑگڑاہٹ ایک بار بھی سننے کو نہ ملے تو اسٹوری پھیکی لگے گی۔ ہر اسٹوری میں ماحول کے حساب سے فطری آواز فطری طور سے گھلی ملی رہتی ہے، پھر چاہے وہ پنکھے کی آواز ہو یا کار کے چلنے کی آواز۔ ایسی آواز کے مخصوص فائدے ہوتے ہیں اور اسکرپٹ میں بھی اس کا خوب استعمال ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے اسٹوری کو صحیح ماحول میں دکھانے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس طرح کی

گونج اسٹوری کا ایک اہم حصہ ہوتی ہیں اور ان کی غیر موجودگی صاف طور پر اسٹوری کی کوالٹی پر اثر ڈالتی ہے۔ اسٹوری چاہے نرم ہو یا سخت، دونوں ہی حالت میں اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

مقصدیت: ٹی وی کی اسٹوری ناظرین تک جلد سے جلد پہنچانی ہوتی ہے۔ 24 ر گھنٹے کے نیوز چینل اسی فارمولے پر ٹکے ہیں۔ سب سے پہلے، سب سے آگے، سب سے مستند، سب سے تیز، سب سے اسمارٹ وغیرہ وغیرہ۔ ان کی یہی خوبی اور پرکشش سانچے میں ڈھالی گئی یہی فطرت انھیں دوسرے میڈیم سے الگ کرتی ہے۔ ایسے میں رپورٹر کا اسٹوری کو لے کر نظریہ صاف ہونا چاہیے۔ کہاں، کتنا شوٹ کرنا ہے، کتنی بائٹس لینی ہیں اور ایک دو ٹیک میں ہی بہترین پیس ٹو کیمرہ (PTC) کرنا ہے۔ اس کا تجربہ رکھنے پر ہی اسٹوری کو معینہ مدت کے درمیان ایڈیٹنگ اور ٹیلی کاسٹ کیا جا سکتا ہے۔

پہلے کیا اسکرپٹ یا ویڈیو ایڈیٹنگ: ٹی وی صحافت سے تعلق رکھنے والے ہر نوجوان کے دماغ میں یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ کسی واقعہ یا پروگرام کی شوٹنگ کر کے لوٹنے کے بعد پہلے اسکرپٹ لکھی جائے یا پھر ویڈیو ایڈیٹ کیا جائے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ویڈیو دیکھنے کے بعد ہی اسکرپٹ لکھا جانا چاہیے (اسی وجہ سے رائٹنگ ٹو پکچر کا مفروضہ اتنا مقبول ہوا) لیکن تیزی سے بھاگتی نیوز کی دنیا میں ہر بار قاعدہ قانون پر سختی سے عمل کرنا ممکن نہیں ہوتا، اس لیے اس حوالے سے کوئی حتمی قاعدہ قانون تو نہیں ہے اور یہ اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ اسٹوری تیار کرنے کے لیے کتنا وقت ملتا ہے، کیونکہ اگر کوئی بریکنگ نیوز ہے تو اس کے لیے زیادہ وقت ملنے کے امکانات بھی کم ہی رہتے ہیں۔ ایسے میں رپورٹر اکثر اسکرپٹ پہلے تیار کرتے ہیں، کیونکہ انھوں نے سارا شوٹ خود ہی کیا ہوتا ہے اور وہ اسٹوری کے ہر زاویہ سے بخوبی واقف ہوتے ہیں، اس لیے ڈیڑھ دو منٹ کی پیکیج اسٹوری تیار کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے اور اصل خبر چھوٹنے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے، لیکن کسی بھی حالت میں اس اسکرپٹ کو تب تک فائنل نہیں مانا جا سکتا جب تک کہ رپورٹر خود ہی شاٹس کو نہ دیکھ لے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شاٹس دیکھنے کے بعد اسے اپنی اسٹوری کے لیے کوئی بہتر شروعات سمجھ میں آ جائے۔ شاٹس دیکھنے کے بعد عام طور پر اسکرپٹ میں ترمیم اور اضافہ کی گنجائش

خود بہ خود دکھائی دینے لگتی ہے۔اس کے علاوہ بائٹس کے سب سے اہم اور مناسب حصے کا انتخاب بھی ٹیپ دیکھنے کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ رپورٹر جس بائٹ کو استعمال کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہوتا ہے وہ تکنیکی وجوہات سے ریکارڈ ہی نہیں ہو پاتا،اس لیے پورے ٹیپ کو دیکھنے سے پہلے ایڈٹ شروع نہیں کرنا چاہیے۔

بریکنگ نیوز: نیوز روم میں بریکنگ نیوز ایسی خبر کو کہا جاتا ہے جو ٹیلی کاسٹ کے وقت ہی واقع ہوئی ہو اور ٹیلی کاسٹ کے دوران مسلسل اس واقعہ سے منسلک تازہ اطلاعات موصول ہو رہی ہوں، لیکن کسی بدمزہ خبر کو بھی بریکنگ نیوز بتا کر ناظرین کو کیسے اپنی طرف ملتفت کیا جاسکتا ہے، یہ آج پرائیویٹ نیوز چینلو نے ثابت کر دکھایا ہے۔اگر ضمنی انتخابات میں کسی امیدوار کو کسی پارٹی کا ٹکٹ مل جائے تو وہ خبر بھی بریکنگ نیوز کی شکل میں چینل پر دوڑنے لگتی ہے۔بھلے ہی اس امیدوار کے نام پر بحث گزشتہ ایک مہینے سے کیوں نہ ہو رہی ہو،یعنی صرف ٹکٹ ملنا ہی بریکنگ نیوز ہے۔ اسی طرح کسی مشہور شخص کا انتقال تو بریکنگ نیوز ہو سکتی ہے، لیکن جب اس کی آخری رسومات ادا ہونے کی خبر بھی بریکنگ نیوز کے طور پر ناظرین کے سامنے پیش کی جائے تو بریکنگ نیوز کی تعریف صحیح معنوں میں کافی مشکل ہو جاتی ہے۔

سینئر ٹی وی صحافی راج دیپ سردیسائی کے مطابق ــــ صرف انہی خبروں کو بریکنگ نیوز کہا جاسکتا ہے جو عوام کے بڑے طبقے کو متاثر کرتی ہو اور جنھیں فوراً اور سب سے پہلے بتایا جانا ضروری ہے، لیکن آج بریکنگ نیوز کے سامنے باقی ساری خبریں خانہ پری بن کر رہ جاتی ہیں۔ ہر نیوز چینل بریکنگ نیوز کے گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے آگے نکلنے کے فراق میں ہے، بلکہ یوں کہا جائے کہ بریکنگ نیوز کو ہی چینلوں نے اپنی شناخت بنانے کا ذریعہ بنالیا ہے تو کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔حالت یہ ہے کہ کسی چینل پر بریکنگ نیوز چلتے ہی اس کے حریف چینلوں میں ہنگامہ بپا ہو جاتا ہے۔انھیں لگتا ہے کہ کسی نے ان کے چینل پر طمانچہ جڑ دیا ہو۔آناً فاناً اپنی سطح پر بریکنگ نیوز کی تصدیق کیے بغیر دوسرے چینل والے بھی اس خبر کو چلانا شروع کر دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے ناظرین کو بتا سکیں کہ اپنے حریف چینل سے وہ چند منٹ پیچھے رہ گئے تو کیا ہوا،ان کے پاس بھی بریکنگ نیوز ہے۔

دراصل ہندوستان میں نیوز چینلوں کے درمیان حریفانہ کشمکش نے بریکنگ نیوز کے مزاج کو

ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ آج ٹی وی کی دنیا میں بریکنگ نیوز کا مطلب ہے — ہر وہ خبر جو دھا کے کے ساتھ ٹی وی کے پردے پر آئے اور دیکھنے والے کو لگے کہ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی اور اہم خبر وہی ہے۔ نتیجتاً، آج ٹی وی نیوز چینلوں کی دنیا میں ہر چھوٹی خبر بھی بریکنگ نیوز بن رہی ہے۔ ہاں الفاظ تھوڑے سے بدل جاتے ہیں۔ کوئی چینل اسے بریکنگ نیوز کی شکل میں چلاتا ہے تو کوئی فلیش کی شکل میں، کوئی تازہ خبر کی شکل میں اور کوئی ابھی ابھی کے طور پر۔

ضروری احتیاط: ہر ٹی وی چینل میں ایسے رپورٹر کی کمی نہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کوئی بڑا نیوز بریک کر کے راتوں رات راج دیپ سردیسائی، برکھادت اور ترون تیج پال بن سکتے ہیں۔ نئے صحافیوں کے ساتھ یہ مسئلہ کچھ زیادہ ہی رہتا ہے۔ ایسے صحافی چھوٹی خبروں کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ اس لیے نیوز روم میں کام کرنے والے صحافیوں خاص کر ان پٹ ڈیسک کا الرٹ رہنا ضروری ہے۔ انھیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ نیوز ڈیسک پر وہ گیٹ کیپر کی طرح ہیں۔ انھیں غلط اور غیر مصدقہ خبروں کو روکنے کا پورا حق ہے۔ جس خبر پر بھی تھوڑا شبہ ہو اسے آؤٹ پٹ ڈیسک کو نہیں دینا چاہیے۔ یہاں اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ کئی بار رپورٹر اپنی خبر کو ٹیلی کاسٹ کرنے کے لیے دوسرے طریقے بھی اپنا لیتے ہیں۔ ایسا خاص کر اسٹرنگر (جز وقتی نامہ نگار) کرتے ہیں، کیونکہ وہ چینل کے مستقل ملازم نہیں ہوتے۔ ان کے سامنے غیر ذمہ دارانہ رپورٹنگ کے لیے نوکری جانے کا خطرہ نہیں رہتا۔

میرٹھ کے ایک واقعہ کو مثال کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔ گودھرا سانحہ کے بعد گجرات میں ہوئے فسادات تھم رہے تھے کہ اچانک ایک چینل پر خبر آئی کہ میرٹھ میں ایک مسجد کی تعمیر کو لے کر دو گروہوں کے درمیان فساد ہو گیا ہے۔ خبر ایک اسٹرنگر نے دی تھی۔ مذکورہ چینل کو دیکھ کر کچھ دوسرے چینلوں نے بھی فوراً بریکنگ نیوز میں فساد کی خبر چلانی شروع کر دی۔ میرٹھ میں افراتفری مچ گئی، بازار بند ہو گئے اور شہر میں سناٹا چھا گیا۔ لوگوں نے ہتھیار جمع کرنا شروع کر دیا۔ نصف گھنٹے کے بعد پتہ چلا کہ تنازع ایک مسجد کی چھت کو لے کر شروع ہوا تھا۔ مسجد کے چھت کی ڈھلائی کا کام چل رہا تھا، تبھی پڑوس میں رہنے والی ایک مسلم فیملی نے اعتراض کیا کہ چھت کا باہری حصہ اس کے احاطے کی طرف نکل رہا ہے۔ اس پر مسلمان دو گروہ میں تقسیم ہو گئے اور وہ آپس میں ایک دوسرے

کے خلاف صف آرا ہو گئے۔ رپورٹر نے فوراً دو گروہوں میں فساد ہونے کی خبر دے دی۔ اسے معلوم تھا کہ اس واقعہ سے ہندوؤں کا کوئی لینا دینا نہیں ہے، پھر بھی اس نے ٹی وی نیوز روم کو گول مول خبر دی کہ مسجد کو لے کر دو گروہوں میں فساد پھوٹ پڑا ہے۔ نیوز روم میں بیٹھے صحافیوں نے سوچا کہ میرٹھ کا رپورٹر صحافتی اقدار کے مدنظر صاف طور سے فون پر ہندو مسلمان کا نام لینے سے گریز کر رہا ہے تا کہ معاملہ زیادہ نہ بھڑکے۔

اگلے بلیٹن کے لیے جب چینل نے اسی خبر پر میرٹھ کے ایس ایس پی کو فون کیا تو انھوں نے رپورٹر کی پول سب کے سامنے کھول دی۔ ایس ایس پی نے بتایا کہ یہ مسلمانوں کا آپسی تنازعہ تھا اور فساد جیسا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ اس طرح جس چینل پر نصف گھنٹے قبل میرٹھ کی خبر کو بریکنگ نیوز بتا کر پیش کیا گیا کچھ ہی منٹوں میں غلط ثابت ہو گیا۔ اس سے رپورٹر کی کرکری تو ہوئی ہی چینل کی ساکھ کو بھی دھچکا لگا۔ میرٹھ میں غیر ضروری افراتفری مچی سو الگ۔

دراصل اس طرح بریکنگ نیوز کے نام پر چینل کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والے جز وقتی صحافیوں کی اپنی مجبوری ہوتی ہے۔ چھوٹی جگہ پر تعینات ٹی وی کے جز وقتی صحافیوں کی خبریں کبھی کبھار ہی چل پاتی ہیں۔ انھیں فی خبر کے حساب سے پیسہ ملتا ہے، اس لیے ایسے صحافیوں کی کوشش رہتی ہے کہ کسی چھوٹی خبر کو بھی کچھ اس طرح پیش کیا جائے جس سے نیوز روم میں بیٹھے صحافیوں کو لگے کہ اس خبر کا ٹیلی کاسٹ ہونا ضروری ہے۔ وہ چینل کی ساکھ سے پہلے اپنا فائدہ دیکھتے ہیں۔ اس سے رپورٹر کو دوگنا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو جتنی بار فون کے ذریعہ وہ اپنی رپورٹ ٹی وی پر دے گا اسے اتنا ہی زیادہ پیسہ ملے گا۔ دوسرا جب وہ فون پر خبر دے رہا ہوتا ہے اس دوران ٹی وی کے پردے پر ایک کونے میں اس کا نام اور تصویر بھی آ رہی ہوتی ہے۔ اس سے اس کے اپنے علاقے میں ٹی وی صحافی کی شکل میں اس کی شناخت بنتی ہے، لیکن اس کا دوسرا پہلو بھی ہے۔ ٹی وی کے کئی اسٹرنگر رپورٹر بے حد ایمانداری اور لگن سے کام کرتے ہوئے بھی شبہ کے دائرے میں آ جاتے ہیں، کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ ایک متوازن خبر کی کیا ضرورتیں ہوتی ہیں۔ کہیں سے کچھ بھی معلومات ہاتھ لگنے پر فوراً وہ نیوز روم کو خبر لینے کو کہتے ہیں۔ اس کے پاس حقائق نہیں بھی ہو سکتے ہیں اور آدھے ادھورے بھی۔ ایسی حالت میں ان پٹ ڈیسک کو احتیاط سے کام لینا چاہیے اور ان پٹ

ایڈیٹر کو اپنی عقل استعمال کرنی چاہیے۔ ان پٹ ڈیسک کو چاہیے کہ دور دراز سے آنے والی ایسی کسی بھی مشتبہ خبر کی تصدیق اپنے متعلقہ بیورو چیف سے کرے۔

لیکن ایسا نہیں ہے کہ ایسی گڑبڑیاں صرف ٹی وی کے جز وقتی نامہ نگار ہی کرتے ہیں۔ کئی بار شہرت یافتہ رپورٹر بھی بریکنگ نیوز دے کر اوندھے منہ گر جاتے ہیں۔ 2004 میں منعقد ایتھنز اولمپک کے دوران ایسی ہی جلد بازی ایک مشہور چینل کے رپورٹر نے کی۔ اولمپک کور کرنے گئے اس رپورٹر نے خبر دی کہ ہندوستانی ہاکی ٹیم کے کھلاڑی دلیپ ٹھاکر کو دل کا دورہ پڑا اور اس کی حالت نازک ہے۔ نیوز روم میں فوراً افراتفری مچ گئی۔ چینل پر بریکنگ نیوز کی شکل میں خبر چل پڑی۔ فون پر رپورٹر نے خبر دی کہ دلیپ ٹھاکر کو آئی سی یو میں لے جایا گیا ہے اور اس کی جان کو خطرہ ہے۔ دراصل جس دن وہ خبر آئی اس سے ایک دن قبل دلیپ ٹھاکر کو اولمپک میچ کے ایک مقابلے کے دوران چوٹ لگی تھی اور ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ دوسرے دن اس نے ڈاکٹروں سے اپنے سینے میں درد کی شکایت کی۔ بس اسی کی بنیاد پر رپورٹر نے دل کا دورہ پڑنے کی خبر ٹیلی کاسٹ کر دی۔ نیوز روم میں تعینات صحافیوں نے ایتھنز گئے ہندوستانی اولمپک ٹیم کے افسران سے اس بارے میں بات کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی، لیکن ایک دوسرے چینل نے یہی کام کر کے بازی مار لی۔ مذکورہ چینل نے پہلے ایتھنز میں اپنے رپورٹر سے بات کی جس نے خبر کو غلط بتایا۔ اس کے بعد اس چینل نے ہندوستانی اولمپک ٹیم کے ایک افسر کا فون پر انٹرویو لیا جس میں اس نے صاف کہا کہ دلیپ ٹھاکر بالکل ٹھیک ہے اور اسے دل کا دورہ نہیں پڑا ہے۔ نصف گھنٹے کے بعد ہی اس چینل کو دلیپ ٹھاکر کو دل کا دورہ پڑنے والی خبر روکنی پڑی۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب مذکورہ چینل ایتھنز میں دلیپ ٹھاکر کو دل کا دورہ پڑنے کی خبر ٹیلی کاسٹ کر رہا تھا اس وقت ہندوستان میں دلیپ ٹھاکر کے گھر والوں پر کیا گزر رہی ہوگی۔

بریکنگ نیوز ہو تو کیا کریں؟: بریکنگ نیوز کی تصدیق ہوتے ہی ان پٹ اور آؤٹ پٹ ڈیسک کو اپنی ساری طاقت لگانی پڑ جاتی ہے۔ چینل کے پاس کتنے ذرائع ہیں، بریکنگ نیوز آنے پر پتہ چل جاتا ہے۔ مثلاً جب گجرات کے بھج میں بھیانک زلزلہ آیا تھا تو این ڈی ٹی وی نے فوراً ایک چارٹر پلین کرایے پر لے کر اپنے رپورٹر کو سب سے پہلے جائے حادثہ پر اتار دیا تھا۔ پہلے بی بی سی اور

سی این این جیسے چینل ہی کسی واقعہ کو کور کرنے کے لیے ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر کا استعمال کرتے تھے، لیکن اب ہندوستانی ٹی وی چینل بھی ان کا استعمال خوب کر رہے ہیں۔ آج این ڈی ٹی وی اور سہارا سے جیسے چینلوں کے پاس اپنے ہیلی کاپٹر ہیں جو بریکنگ نیوز کور کرنے کے لیے چوبیسوں گھنٹے اڑان بھرنے کے لیے تیار کھڑے رہتے ہیں۔ ان کا استعمال آج بڑی ریلیوں، حادثات اور فطری آفات کو کور کرنے میں بخوبی کیا جارہا ہے۔ ایسے حادثات کو کور کرنے کے لیے رپورٹر کے ساتھ جانے والے کیمرہ مین بھی کافی تجربہ کار ہونے چاہئیں۔ ہزاروں فٹ اوپر آسمان میں اڑان بھرتے ہوئے تصویروں کو کیمرے میں قید کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

کسی خبر کے بریک ہوتے ہی ان پٹ ڈیسک کو فوراً حادثہ سے متعلق ضروری حقائق حاصل کرنے میں لگ جانا چاہیے۔ آج انٹرنیٹ کے ذریعہ ہر طرح کی معلومات پل بھر میں فراہم ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہر چینل کا ریفرنس سیکشن بھی ہوتا ہے۔ وہاں سے بھی فوراً کچھ معلومات فراہم ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر پٹنہ کے پاس گوہاٹی ایکسپریس کے حادثہ کا شکار ہونے کی خبر آتی ہے تو فوراً ریلوے کے کسی ذمہ دار افسر کو فون کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جہاں حادثہ ہوا ہے وہاں کے کسی ایڈمنسٹریٹیو افسر سے رابطہ کرنا چاہیے۔ اس درمیان ان پٹ ڈیسک اگر چاہے تو انٹرنیٹ سے یہ معلومات نکال سکتا ہے کہ حالیہ دنوں میں ایسے اور کتنے ریل حادثے ہوئے ہیں۔ اس کا ایک گرافکس تیار کر کے ناظرین کو چینل سے باندھے رکھا جاسکتا ہے۔ اس دوران حادثہ سے منسلک جو بھی خبریں آرہی ہوں انہیں بریکنگ نیوز کی شکل میں ٹی وی پر چلانا چاہیے۔ اس میں خاص کر ایسی اطلاعات دی جانی چاہئیں جو عوام کے بڑے طبقے سے متعلق ہو۔ مثلاً حادثہ کی شکار ٹرین کے کون کون سے ڈبوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اگر مجروحین کی فہرست مل جائے تو اسے بھی اسکرال پر چلایا جاسکتا ہے۔ مہلوکین کی فہرست دینے سے گریز کرنا چاہیے۔ مجروحین کے بارے میں اطلاع دینے کے لیے اگر ریلوے کوئی ہیلپ لائن نمبر جاری کرتا ہے تو اسے شہ سرخیوں کے ساتھ ٹی وی کے پردے پر دکھائیں۔ اس درمیان جائے حادثہ کے سب سے قریب جو رپورٹر ہو اسے فوراً حادثہ کی خبر کو کور کرنے کے لیے او بی وین کے ساتھ روانہ کر دینا چاہیے۔ حادثہ بڑا ہو تو نیوز سنٹر سے کسی سینئر رپورٹر اور کیمرہ مین کو بھی بھیجا جانا چاہیے۔

چوبیس گھنٹے کے چینل میں کئی بار بریکنگ نیوز کی صورت میں بھی حادثہ کے بارے میں اتنی خبریں نہیں آ رہی ہوتی ہیں کہ ان کے سہارے ناظرین کے تجسس کو مطمئن کیا جا سکے۔ ایسی حالت میں حادثہ سے وابستہ کسی ماہر کو اسٹوڈیو میں بلا کر اس کے ساتھ بات چیت شروع کی جا سکتی ہے۔ اگر ماہرین کسی وجہ سے اسٹوڈیو پہنچنے کی حالت میں نہیں ہیں تو فون پر ان سے بات کر کے ان کے خیالات معلوم کیے جا سکتے ہیں، جیسے کہ ریل حادثہ والے معاملہ میں ریلوے کے کسی ریٹائرڈ سیکورٹی کمشنر سے بات کی جا سکتی ہے۔ وہ حادثہ سے متعلق مختلف پہلوؤں پر سنجیدہ معلومات فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں سے ٹرین روانہ ہوئی تھی وہاں سے مسافروں کی فہرست نکالی جا سکتی ہے۔ ٹرین جہاں حادثہ کا شکار ہوئی، اس کے اگلے اسٹیشن پر بھی ایک کیمرہ مین اور رپورٹر کو بھیجا جا سکتا ہے۔ ظاہر ہے ٹرین اگلے اسٹیشن پر رکتی تو اس میں ضرور کچھ ایسے مسافر ہوں گے جو وہاں اترنے والے ہوں گے اور پھر یقیناً ان کے قریبی رشتہ دار بھی انھیں لینے کے لیے اسٹیشن آئے ہوں گے۔ حادثے کی خبر ملنے پر ان کے ردِ عمل کو کیمرے میں قید کیا جا سکتا ہے۔

اس طرح دیکھا جائے تو نیوز روم میں بریکنگ نیوز سے نبرد آزما ہونا کسی بڑے چیلنج سے کم نہیں ہے۔ موقع اور حالت کو دیکھ کر نیوز روم میں موجود صحافیوں کو چند منٹوں میں حکمت عملی بنانی پڑتی ہے۔ ایسے وقت میں ڈیسک انچارج (ان پٹ و آؤٹ پٹ) کو صبر سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ویسے بھی بریکنگ نیوز کبھی بتا کر نہیں آتی، وہ کبھی بھی کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ نیوز روم میں بیٹھے بیٹھے وہاں تک پہنچنا ہی ان پٹ اور آؤٹ پٹ ایڈیٹر کی اصل قابلیت سمجھی جاتی ہے۔ یہ قابلیت تجربہ، پرانے تعلقات اور ٹیم اسپرٹ سے لائی جا سکتی ہے۔ کل ملا کر چینل کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ بریکنگ نیوز کی کامیابی کا کوئی مستقل فارمولا نہیں ہوتا۔

ٹی وی رائٹنگ کے لیے ضروری احتیاط

1- ٹی وی میں کلوزاپ کے استعمال پر توجہ (TV is a Medium of Close-Ups):

ٹی وی میڈیم کو ماہرین نے کلوزاپ شاٹ کا میڈیم کہا ہے۔ اس کے استعمال سے تصویر کے ساتھ ناظرین کی قربت (Intimacy) میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے سبب رائٹر کو اپنی اسکرپٹ میں

حالات اور بات چیت کا طریقہ ایسا شامل کرنا چاہیے کہ اس میں کرداروں کے کلوز اپ کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہو۔ اس کے برعکس لانگ شاٹ کا کبھی کبھار استعمال جائز ہے لیکن اس کے زیادہ استعمال سے پرہیز ضروری ہے ورنہ یہ پروگرام کو بدمزہ بنا دے گا۔

2- شوٹنگ لوکیشن کو محدود رکھا جائے: ٹی وی کے کسی بھی پروگرام میں شوٹنگ کے لیے شامل کی جانے والی جگہوں (Location) کی تعداد زیادہ نہیں ہونی چاہیے ورنہ خرچ زیادہ آئے گا۔ پروڈکشن ٹیم بے وجہ پریشان ہوگی، ساتھ ہی ناظرین الجھن کا شکار (Confuse) ہوں گے۔ لوکیشن کی طرح ہی کسی بھی تصویر میں کرداروں کی بھیڑ نہ ہو، اس بات کا خیال بھی رائٹر کو رکھنا چاہیے، ورنہ اس کی اسکرپٹ لوگوں کے ہجوم میں گم ہو جائے گی اور وہ اپنی خواہش کے مطابق پیغام نہیں پہنچا پائے گا۔

جس طرح ٹی وی میڈیم کے لیے لانگ شاٹ کا استعمال زیادہ مناسب نہیں ہے، اسی طرح کسی شاٹ میں کرداروں کا ہجوم بھی عام طور پر ممنوع ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جب دو یا تین کردار آپس میں بات چیت کرتے ہیں تو ان میں نزدیکی دکھائی جا سکتی ہے۔ ساتھ ہی مختلف مناسب مناظر کو بھی یکجا کیا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی کردار بائیں دیکھتا ہے، دائیں دیکھتا ہے یا پھر سامنے۔ چھوٹے پردے کی اس عملی حد نے ہمیشہ محدود کرداروں کو ہی مؤثر بنایا ہے۔ یہاں امیجری لائن کراس کرنے کا مسئلہ پیدا ہونے کا خطرہ بھی بنا رہتا ہے۔

3- تصویر کے سامنے خاموشی کی ضرورت: کسی بھی پروگرام کی تصویریں، رائٹر کے جملوں یا مکالموں سے بوجھل (Overloaded) نہ بنیں، بلکہ رائٹر کی تمام کوشش یہ ہونی چاہیے کہ تصویریں اس کے لیے ایک معاون یا متوازی ترسیل بن جائیں۔ تبھی رائٹر کی مہارت کو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ٹی وی اسکرپٹ تیار کرنے والا تصویروں کی زبان، اہمیت یا اس میں پوشیدہ پیغامات کو سمجھے۔ اس عمل سے گذر کر وہ معلوم کر پائے گا کہ کوئی تصویر کب خود بولنا شروع کرتی ہے اور کب خود بہ خود خاموش ہو جاتی ہے۔ جہاں ایک تصویر بول کر خاموش ہو وہیں سے رائٹر کے لفظ کی گونج سنائی دے اور اگلی تصویر کے بولنے سے قبل خاموش ہو جائے۔ یہی ہے ٹی وی رائٹر کی کامیابی اور تاثیر کا راز۔ کسی بھی تصویر کو لفظوں کے جال میں الجھانے سے پرہیز کیا جائے۔

غیر ضروری تشریح سے دور رہ کر ہی ٹی وی میڈیم کے فوائد کو برقرار رکھا جاسکتا ہے، جب بھی لکھا جائے، جو بھی لکھا جائے، سب کچھ تصویر کی ضرورت اور تقاضے کے تحت لکھا جائے ورنہ نہیں۔

4-موضوع پر گرفت اور پروگرام کے مزاج میں توازن: رائٹر منتخب موضوع کے سلسلے میں اپنے علم کو بروئے کار لاکر پروگرام کی ضرورت کے مطابق اسکرپٹ تیار کرے۔ فریقین کے ساتھ انصاف کرنے کی کوشش کرتے ہوئے توازن کی آئیڈیل صورت پیدا کرے۔ کسی موضوع یا شخص پر فدا ہوکر ٹی وی کے لیے اسٹوری تحریر نہ کی جائے۔ یہاں سب سے پہلے پروگرام کی ہیئت (Format) اور پھر خود ٹی وی میڈیم ہی سب سے اوپر ہوتی ہے۔ رائٹر اپنی آئیڈیولوجیکل جانبداری کا شکار ہونے سے پرہیز کریں۔ اپنی اسٹوری کے موضوع کی گہرائی تک جانے کی کوشش کریں۔ موضوع کے پس منظر کو نظر میں رکھیں اور اسی کے مطابق پروگرام کی روح کو سمجھتے ہوئے میڈیم کی ضرورت کے ساتھ توازن بنائیں۔

5-تحریر/ پروگرام کے مقصد کو واضح کیا جائے: ٹی وی رائٹر کا کوئی بھی لفظ ہوا میں چلائے گئے تیر کے زمرے میں نہ ہو۔ اس کے لیے رائٹر کو پروگرام اور رائٹنگ دونوں کے مقصد (Objective) کو کام شروع ہونے سے قبل ہی اچھی طرح Define کر لینا چاہیے۔ بے مقصد تحریر/ پروگرام صرف ذرائع کا غلط استعمال کہلائے گا۔ ایسی حالت سے پرہیز کرنا رائٹر کی سب سے پہلی ذمہ داری ہے، ساتھ ہی موجود حقائق کے ساتھ کسی طرح کی آمیزش نہ کی جائے۔ حقائق کی موجودگی پروگرام کو مستند بناتی ہے۔

6-تحریر سے قبل پروگرام کے ناظرین کا فہم: ناظرین کیا چاہتے ہیں، یہ سمجھے بغیر ٹی وی رائٹر اپنے پیغام یا مکالمہ کی تاثیر کو یقینی نہیں بنا سکتا۔ ناظرین وہی دیکھتے ہیں جہاں انھیں اپنی زندگی، اپنے تجربات و مشاہدات کی جھلک دکھائی دیتی ہے یا پھر وہ اس سے قربت محسوس کرتے ہیں۔ رائٹر اپنے ناظرین کے جذبات کو سمجھتے ہوئے ان کی ضرورتوں، رسم و رواج، جذبات، مذہبی خیالات کے مطابق لکھ سکتا ہے۔ نفسیاتی، سماجی اور معاشی سطح پر ناظرین کے خیالات و مشاہدات کی معلومات کے بغیر جو کچھ لکھا جائے گا وہ کبھی کامیاب نہیں ہو پائے گا۔ ترسیلی دنیا میں اسے Theory of re-inforcement کہا جاتا ہے۔ ناظرین کی پسند بننے کے لیے رائٹر کو انہی میں سے کردار کا

انتخاب کر کے انھیں کی زبان کا استعمال کرتے ہوئے انھیں کے اردگرد کی کہانی کو قلمبند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

7- زبان آسان اور عام بات چیت کی ہونی چاہیے: ٹی وی پروگرام میں ادبی یا پڑھنے لکھنے والی زبان، الفاظ یا محاوروں کا استعمال نہ کیا جائے بلکہ عام فہم، آسان اور بات چیت کی زبان کا مناسب جگہ پر مناسب تصویر کے ساتھ استعمال کیا جائے اور بات چیت کے عام محاوروں کا استعمال کیا جائے۔ تبلیغ یا درس کی زبان سے حددرجہ گریز کیا جائے۔ بغیر جانبداری کے سچائی کو آشکارا کیا جائے۔ نتیجہ یا فیصلے کا حق ناظرین کو دیں، کیونکہ ان کی اپنی فکر ہی ان کے سمت کا تعین کرسکتی ہے۔ آسان اور قابل فہم زبان لکھ کر طویل جملے اور پیچیدہ ساخت سے گریز کیا جاسکتا ہے۔

زبان کی خامیوں سے پوری احتیاط کے ساتھ پرہیز کرنا چاہیے۔ ٹی وی اسکرین پر ابھرنے والی تحریر جیسے Header یا Footer یا ضمنی گرافکس میں اکثر ہی خامیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ یہ زبان کے نقطہ نظر سے سماج یا عوام کو گمراہ کرنے کی طرح ہے، کیونکہ Seeing is believing کے محاورہ کے مطابق ناظرین ٹی وی کے پردے پر جو دیکھتے ہیں اس پر یقین بھی کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں گرافک آرٹسٹ کی ایک چھوٹی سی غلطی بھی پورے پروگرام کو بدمزہ کرسکتی ہے۔ رائٹر اس بات کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے صاف اور شستہ تحریر کو یقینی بنائیں۔ تحریر میں چھپے دار یا بامحاورہ زبان کا استعمال خصوصیت یا عوامی دلچسپی پیدا کرسکتی ہے، لیکن اس میں پیچیدہ زبان کا استعمال فائدہ مند نہیں ہوسکتا۔ اس سے بچنے کے لیے براہ راست، سپاٹ اور واضح الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ ایسا کرنے پر ٹی وی رائٹر، اپنے چینل، زبان اور ناظرین تینوں کی سچی خدمت کر کے اپنی کامیابی اور افضلیت ثابت کرسکتا ہے۔

8- کم سے کم لفظوں کا استعمال کریں: ٹی وی رائٹر کے لیے یہ سب سے ضروری ہدایت ہے کہ اسے کم سے کم لفظوں کا استعمال کرتے ہوئے معنی خیز اور ضروری بات ہی کہنی چاہیے۔ اس کی ہر بات مختصر اور میڈیم کی ضرورت کے مطابق ہو۔ ضرورت سے زیادہ سطور یا الفاظ کا استعمال ہمیشہ سے ممنوع رہا ہے۔ اخبار یا ریڈیو کے اسلوب کو ٹی وی اسکرپٹ پر حاوی نہ ہونے دیا جائے۔ اخباروں یا رسائل میں شائع الفاظ کو قاری براہ راست اپنی مرضی سے جب چاہے تب پڑھ سکتا ہے۔ اسے یہ

چھوٹ ہے کہ وہ اپنی پسند کے مضمون کو بار بار پڑھ اور سمجھ سکے، لیکن ٹی وی ٹیلی کاسٹ کا وقت متعین ہونے کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں ہے۔ ٹی وی کی اس دشواری کا خیال رکھتے ہوئے آج کل کچھ نیوز چینل تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد خبروں کا Repeat Telecast کرنے لگے ہیں۔

ریڈیو کے لیے رائٹر لفظوں کے توسط سے ہی سامعین کے ذہن پر تصویریں ابھار سکتا ہے۔ ریڈیو کا سامع جب چاہے جہاں چاہے آنکھ بند کر کے ریڈیو سن سکتا ہے۔ حقیقتاً ریڈیو کو سامع کے تصورات کو ہم آہنگ کرنے والا میڈیم کہا جاسکتا ہے، لیکن ٹی وی کے ناظرین کو کھلی آنکھوں سے پوری توجہ اور دلچسپی سے پروگرام کو دیکھنا پڑتا ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ناظرین اپنے گھر میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ٹیلی کاسٹ ہو رہے پروگرام کو دیکھتے ہوئے کبھی کبھار ہی اپنے گھر بار کی ضرورت اور مسائل سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ ایسے میں اس کی قوت فہم نسبتاً منفی ہوتی ہے۔ ٹی وی رائٹر کو اپنا کام انجام دینے سے قبل اس خصوصیت، مجبوری یا حد کا پوری طرح سے خیال رکھنا چاہیے۔ کل ملا کر ٹی وی رائٹنگ مطالعہ اور غور وفکر سے زیادہ ٹریننگ اور ریاض پر مبنی ہے۔ رائٹر جتنا زیادہ عملی تجربہ حاصل کرے گا اسے اتنا ہی موزوں تسلیم کرتے ہوئے ناظرین کے ذریعہ پسند کیا جائے گا۔ ٹی وی کے لیے حقیقتاً رائٹنگ سے زیادہ اس کا محدود، متوازن اور صبر آزما ہونا زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔

ٹی وی اسکرپٹ کے نمونے

ٹی وی اپنی پیدائش کے چند برسوں بعد اتنی تیزی سے کروٹیں بدلنے لگے گا اس کا تصور کچھ سال قبل کسی نے نہ کیا ہوگا۔ اطلاعاتی انقلاب کا یہ دور ناظرین کو جتنا حیرت و استعجاب میں ڈالتا ہے اتنا ہی خود میڈیا میں بھی مسلسل سیکھنے کی خواہش اور ضرورت میں اضافہ کرتا ہے۔ سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ اس انقلاب نے پورے ملک کی نوجوان نسل میں میڈیا سے وابستگی کی لازوال خواہش تو پیدا کردی ہے، لیکن اس خواہش کو پروان چڑھانے کے لیے تحریری مواد اور معقول ٹریننگ تقریباً مفقود ہے۔ ایسے میں محدود میڈیا رائٹنگ اور ہندوستانی زبانوں خاص کر اردو میں میڈیا سے متعلق کام نہ ہونے کے باعث میڈیا کی معلومات کے ذرائع تلاشنے بے حد ضروری ہو جاتے ہیں۔
طالب علموں کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے یہاں پی ٹی آئی (PTI) اور ایسوی ایٹ پریس ٹیلی ویژن نیٹ ورک (APTN) کی کچھ Wire Copies نمونے کے طور پر دی جارہی ہیں۔ پی ٹی آئی کی کاپی سے نیوز روم محض اطلاع حاصل کرتا ہے اور اس پر پرانے Visuals لگا کر لوگوں تک خبریں پیش کی جاتی ہیں، تاوقتیکہ اس کے اصل ویڈیو نیوز روم کو موصول نہ ہو جائیں۔ APTN کی اسکرپٹ کے ساتھ اس کا ویڈیو بھی موجود رہتا ہے اور اس کی تفصیل اسکرپٹ میں موجود رہتی ہے۔
نیوز روم میں کام کر رہے صحافی ان Wire Copies سے خبریں کس طرح بناتے ہیں اس کے لیے Zee News کی ایک بلیٹن کے ساتھ اضافی اسٹوریز کا نمونہ بھی یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

پی ٹی آئی کی انگریزی کاپیاں

PTI

PRI DEL ERG

BJD leader arrested for alleged link with Maoists Phulbani (Odisha). Jan 9 (PTI) A ruling BJD leader and prominent Christian functionary in Odisha's communally sensitive Kandhamal district Junus Pradhan as today arrested for alleged links with Maoists and involvement in recent.

landmine blasts, police said. Junus Pradhan, block president of Daringbadi, was picked up from his house in the early hours on charge of his involvement in last week's landmine blasts near Kotagarh in which four persons including three policemen were killed and three others injured, superintendent of police Jaynarayan Pankaj said.

Pradhan is also the Kandhamal district chief of Christian Janakalyan Samaj, the apex body of tribal Christians in the district.

A landmine went off when a police team with two trained dogs was proceeding in a vehicle on Kotagarh-Srirampur road on January 5 to the site of the blast the previous day in which one person was killed. The deceased included two police constables and a homeguard, the sources said adding they were identified as Sunasir Mohanty, Umakant Jani and Sangram Lenka.

Meanwhile, as soon as the news of Pradhan's arrest spread, hundreds of BJD supperters had assembled in front of the block office at Daringbadi shouted slogans demanding his immediate release.

PTI COR SKN MM

PS

01091345

NNNN

....

PRI GEN NAT

States seek more investments by overseas Indians from Sandeep Dahiya and E T B Sivapriyan.

Jaipur, Jan 9 (PTI) Chief Ministers of several states, ncluding Gujarat, today wooed more investments from overseas Indians by flaunting developmental initiatives launched by their respective governments and concessions offered to entrepreneurs. The leaders also assured the Non-Resident Indians and Persons of Indian Origin at the 10th Pravasi Bharatiya Divas here that their states would be more than willing to facilitate if they wish to invest in any sector thus contributing to the overall development. The Chief Ministers deviated from their prepared speech copies and went all out to woo the NRIs and PIOs as they explained the development initiatives being taken by their respective governments in achieving inclusive growth. They specially mentioned schemes launched to empower womenfolk in their states.

Speaking on the occasion, Gujarat Chief Minister Narendra Modi punched holes in the current development model calling it as one based on exploitation and suggested emulation of his state 's model where people have been made "equal partners" in the process to achieve inclusive growth. Deviating from the prepared speech, Modi concentrated on the model adopted by his administration to achieve inclusive growth and explained how his state became a power surplus state in a span of just few years.

Modi, whose speech was lapped up by the delegates from 60 countries, lauded the contributions made by overseas Indians in the country 's development and particularly mentioned Gujarati diaspora.

"Our vision is to develop the country as a whole while focusing on development in our state of Gujarat which has seen tremendous progress. We turned crisis into opportunities and resented a new model before the country. "We took major initiatives in the sectors of non-conventional energy sector, agriculture, industrial growth, education and presented a different picture.Gujarat is the first state to take several initiatives that included launching of a solar policy, setting up of University of Forensic science and security agencies from across the globe are working with the university," he noted.

MORE PTI ETB

DV

01091310

NNNN

....

AIADMK seeks Rs 2500 cr rpt 2500 cr compensation Puducherry,Jan 9 (PTI) Opposition AIADMK in Puducherry has said the Union Territory suffered rs 2500 crore damage in the wake of the cyclonic storm that crossed the coast on Dec 30. In a memorandum submitted to the inter-ministerial Central team during its visit to Puducherry yesterday, AIADMK demanded that each house fully damaged in cyclone-Thane should be paid compensation of Rs 25,000 while a partially damaged dwelling unit Rs 15,000.

Puducherry unit secretary A Anbalagan, MLA, said paddy crops in 15,000 hectares in Puducherry and 5000 hectares in Karaikal were destroyed besides sugarcane,casuarina and banana crops.The storm had denude the Union Territory of 90 per cent of trees including very old trees, the memorandum claimed.

PTI COR
BN
01091241
NNNN

اے پی ٹی این کی انگریزی کاپیاں

++US Romney

AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
VNR - ROMNEY FOR PRESIDENT, INC - AP CLIENTS ONLY
HANDOUT PHOTOGRAPH - ROMNEY FOR PRESIDENT, INC - AP CLIENTS ONLY
AP PHOTOS - NO ACCESS CANADA / FOR BROADCAST USE ONLY / STRICTLY NO ACCESS ONLINE OR MOBILE
SHOTLIST
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Bethlehem, New Hampshire - 22 December 2011
+16:9+

1. Pan of Republican presidential hopeful Mitt Romney's campaign bus
2. Romney speaking to reporters at outdoor news conference
3. Close-up Romney speaking to AP reporters on campaign bus

4. SOUNDBITE: (English) Mitt Romney, Republican presidential hopeful: "Early on it was Michelle Bachmann who was the leader and then it was of course Donald Trump for a while and then Herman Cain and Rick Perry and now Newt Gingrich and myself. The field can change a bit."
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Manchester, New Hampshire - 3 December 2011
+16:9+
5. UPSOUND: (English) Tim Pawlenty, former Republican presidential hopeful: "Let's welcome and encourage the next President of the United States, Mitt Romney ..."
6. SOUNDBITE: (English) Mitt Romney, Republican presidential hopeful: "Thank you Tim, wow. You guys. You warm the heart this morning. It is cold this morning."
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 14 December, 2011
+16:9+
7. SOUNDBITE: (English): Tom Mann, Brookings Institute political analyst: "The fact is Romney has been the leader all along, but with only a quarter of the support of Republican primary and caucus participants and a series of alternatives have risen and then crashed to the ground."
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Portsmouth, New Hampshire - 27 December 2011
+16:9+
++AUDIO/VIDEO QUALITY AS INCOMING++
8. Close-up as Romney greets Chowder shop owner Evelyn Marconi
9. Wide as Romney signs autograph
10. Wide as Romney is surrounded by crowd
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
FILE: Cedar Rapids, Iowa - 9 December 2011
+16:9+
11. Wide of Romney speaking to a town hall meeting
12. Close-up people holding Romney signs in meeting
VNR - ROMNEY FOR PRESIDENT, INC - AP CLIENTS ONLY
+16:9+
(Date and location unknown)

13. Clip from Romney TV advertisement
HANDOUT PHOTOGRAPH - ROMNEY FOR PRESIDENT, INC
+16:9+
FILE: Detroit, Michigan - 1957 (exact date unknown)
14. Black and white STILL of George Romney with son Mitt Romney in family photograph
AP PHOTOS - NO ACCESS CANADA / FOR BROADCAST USE ONLY / STRICTLY NO ACCESS ONLINE OR MOBILE
FILE: Holyoke, Massachusetts - 27 October 2003
15. STILL - Democratic Senator Edward Kennedy and Romney argue during televised debate AP PHOTOS - NO ACCESS CANADA / FOR BROADCAST USE ONLY / STRICTLY NO ACCESS ONLINE OR MOBILE
FILE: Turin, Italy - 2006 (exact date unknown)
16. STILL image - Romney carrying Olympic Flame during final leg of the torch relay for the Turin 2006 Winter Olympic Games
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
+16:9+
FILE - Florida - 2 November 2010
17. Various views voters casting ballots
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 14 December 2011
+16:9+
15. SOUNDBITE: (English): Tom Mann, Brookings Institute political analyst: "He was a moderate Governor of the Commonwealth of Massachusetts. He was pragmatic, got a lot of things done and now in order to win the nomination he has to be someone else."
AP PHOTOS - NO ACCESS CANADA / FOR BROADCAST USE ONLY / STRICTLY NO ACCESS ONLINE OR MOBILE
+16:9+
FILE: Boston, Massachusetts - 2 January 2003
16. STILL as Romney takes the oath of office as governor of Massachusetts
POOL - AP CLIENTS ONLY
Boston, Massachusetts - 10 August 2006
+4:3+
17. Mid, as Governor Romney speaks about activating Massachusetts

National Guard during airport security scare
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 14 December 2011
+16:9+
18. SOUNDBITE: (English): Tom Mann, Brookings Institute political analyst: "Now he is trying to run to the right of Newt Gingrich on a whole host of matters and people say 'can you really believe him.' so that is his main problem - always has been."
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Portsmouth, New Hampshire - 27 December 2011
16:9 ++AUDIO QUALITY AS INCOMING++
19. Close-up Romney speaking to supporters from Virginia
POOL - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 23 December 2011
+16:9+
20. Close-up President Barack Obama signing bill in the Oval Office
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 14 December 2011
+16:9+
21. SOUNDBITE: (English): Tom Mann, Brookings Institute political analyst: "I think Romney has always been someone who is likely to do better in a general election than in a Republican nomination contest."
POOL - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 23 December 2011
+16:9+
22. High, wide push-in shot of White House
STORYLINE
Former Massachusetts Governor Mitt Romney won the New Hampshire primary on Tuesday, establishing himself as the man to beat for the Republican presidential nomination.
Romney is the first Republican to win both the Iowa caucuses and the New Hampshire primary in a competitive race since Iowa took the leadoff role in 1976. Ron Paul clinched second, with Utah Governor Jon Huntsman, Newt Gingrich and Rick Santorum trailing.
Returns from the first 21 percent of New Hampshire precincts showed Romney with 35 percent of the vote, followed by Paul with 25 percent, Huntsman 17 percent and former House Speaker Gingrich

13. Clip from Romney TV advertisement
HANDOUT PHOTOGRAPH - ROMNEY FOR PRESIDENT, INC
+16:9+
FILE: Detroit, Michigan - 1957 (exact date unknown)
14. Black and white STILL of George Romney with son Mitt Romney in family photograph
AP PHOTOS - NO ACCESS CANADA / FOR BROADCAST USE ONLY / STRICTLY NO ACCESS ONLINE OR MOBILE
FILE: Holyoke, Massachusetts - 27 October 2003
15. STILL - Democratic Senator Edward Kennedy and Romney argue during televised debate AP PHOTOS - NO ACCESS CANADA / FOR BROADCAST USE ONLY / STRICTLY NO ACCESS ONLINE OR MOBILE
FILE: Turin, Italy - 2006 (exact date unknown)
16. STILL image - Romney carrying Olympic Flame during final leg of the torch relay for the Turin 2006 Winter Olympic Games
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
+16:9+
FILE - Florida - 2 November 2010
17. Various views voters casting ballots
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 14 December 2011
+16:9+
15. SOUNDBITE: (English): Tom Mann, Brookings Institute political analyst: "He was a moderate Governor of the Commonwealth of Massachusetts. He was pragmatic, got a lot of things done and now in order to win the nomination he has to be someone else."
AP PHOTOS - NO ACCESS CANADA / FOR BROADCAST USE ONLY / STRICTLY NO ACCESS ONLINE OR MOBILE
+16:9+
FILE: Boston, Massachusetts - 2 January 2003
16. STILL as Romney takes the oath of office as governor of Massachusetts
POOL - AP CLIENTS ONLY
Boston, Massachusetts - 10 August 2006
+4:3+
17. Mid, as Governor Romney speaks about activating Massachusetts

National Guard during airport security scare
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 14 December 2011
+16:9+
18. SOUNDBITE: (English): Tom Mann, Brookings Institute political analyst: "Now he is trying to run to the right of Newt Gingrich on a whole host of matters and people say 'can you really believe him.' so that is his main problem - always has been."
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Portsmouth, New Hampshire - 27 December 2011
16:9 ++AUDIO QUALITY AS INCOMING++
19. Close-up Romney speaking to supporters from Virginia
POOL - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 23 December 2011
+16:9+
20. Close-up President Barack Obama signing bill in the Oval Office
AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 14 December 2011
+16:9+
21. SOUNDBITE: (English): Tom Mann, Brookings Institute political analyst: "I think Romney has always been someone who is likely to do better in a general election than in a Republican nomination contest."
POOL - AP CLIENTS ONLY
Washington, DC - 23 December 2011
+16:9+
22. High, wide push-in shot of White House
STORYLINE
Former Massachusetts Governor Mitt Romney won the New Hampshire primary on Tuesday, establishing himself as the man to beat for the Republican presidential nomination.
Romney is the first Republican to win both the Iowa caucuses and the New Hampshire primary in a competitive race since Iowa took the leadoff role in 1976. Ron Paul clinched second, with Utah Governor Jon Huntsman, Newt Gingrich and Rick Santorum trailing.
Returns from the first 21 percent of New Hampshire precincts showed Romney with 35 percent of the vote, followed by Paul with 25 percent, Huntsman 17 percent and former House Speaker Gingrich

and former Pennsylvania Senator Santorum with 10 percent each.
Romney is trying to fulfil an ambition that was dashed in the 2008 presidential race when Republicans nominated Senator Romney appears undaunted by his serial second-place position in polls leading up to the 2012 campaign kick-off contests.
Tom Mann, Brookings Institute political analyst, says that despite others crashing out Romney's campaign has been steady and strong to date. "The fact is Romney has been the leader all along, but with only a quarter of the support of Republican primary and caucus participants and a series of alternatives have risen and then crashed to the ground," said Mann, before the New Hampshire results.
In New Hampshire, Romney battled not only his rivals but also high expectations as the ballots were counted, particularly since his pursuers had virtually conceded New Hampshire and were already pointing to the South Carolina primary on January 21 as the place to block his rise. Following in the political footsteps of his father, Michigan Governor George Romney, son Mitt Romney has tried to capitalise on his business credentials as a venture capitalist.
In 1994, he took a plunge into politics at the deep end, unsuccessfully challenging Democrat Edward Kennedy.
After a successful stint running the 2002 Winter Olympic Games in Salt Lake City, he was appointed the 70th governor of Massachusetts in January 2003.
It was a role where he received plaudits, capturing the national spotlight for his landmark universal health care law, a partial blueprint for US President Barack Obama's plan.
While the Republican establishment has largely rallied behind Romney, who is seen as having the best chance of defeating Obama, he has been unable to win more than 25 percent to 30 percent in national opinion polls.
Some Republicans have questioned his conservative credentials and are uneasy with his Mormon faith.
Republicans see a strong opportunity to defeat Obama, who has struggled with stubbornly high unemployment since taking office in 2009.
Some analysts argue that Romney's biggest challenge in the 2012 primary campaign has been to appeal to Republicans who are

concerned that he is too moderate and too willing to change his positions on important issues to gain support from an increasingly conservative electorate.

"He was a moderate Governor of the Commonwealth of Massachusetts, he was pragmatic, got a lot of things done and now in order to win the nomination he has to be someone else, " Mann says.

"People say 'can you really believe him,' so that is his main problem. Always has been." None of that impeded Romney in New Hampshire.

South Carolina, with its more conservative electorate, including a large bloc of evangelical Christians, will likely be more difficult for Romney.

He finished fourth there in 2008.

Still, a poll last week showed Romney leading and Mann for one believes Romney may have an easier time of attracting wider support once the primary process is over.

"I think Romney has always been someone who is likely to do better in a general election than in a Republican nomination contest," he says.

A win in South Carolina, following victories in Iowa and, presumably, New Hampshire, would make Romney very difficult to stop.

++MIDEAST INDIA

AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY

SHOTLIST

1. Tilt down to exterior of Israeli Foreign Ministry building
2. Mid of Israeli and Indian flags
3. Wide of Israeli Foreign Minister Avigdor Lieberman and his Indian counterpart S.M. Krishna standing at podium
4. SOUNDBITE (English) S.M. Krishna, Indian Foreign Minister: "The International Atomic Energy Agency - it provides the basic framework for addressing technical issues related to any nuclear parameters which the International Atomic Energy Agency sets up. And we fully subscribe to that principle."
5. Cutaway of camera
6. SOUNDBITE (English) Israeli Foreign Minister Avigdor Lieberman: "Our expectations are of course that tough sanctions on

the Iranian Central Bank and their energy, their oil and gas industry and we really expect if they will pass these decisions, that every country will respect these decisions on a private level."

7. Cutaway of delegates listening during news conference.

8. Pan to the right of ceremony at the World War I cemetery.

9. Krishna saluting remembrance wall standing next to wreath.

10. Close-up of inscription in memory Hindu and Sikh soldiers on remembrance wall.

11. Krishna shaking hands with soldiers.

STORYLINE

Israeli foreign Minister Avigdor Lieberman and his Indian counterpart S.M. Krishna discussed their concerns over Iran's nuclear programme on Tuesday.

The UN nuclear agency on Monday confirmed that Iran had begun enriching uranium at an underground bunker to a level that could be upgraded more quickly for use in a nuclear weapon than the nation's main enriched stockpile.

Speaking at the Israeli Foreign Ministry in Jerusalem on Tuesday, Lieberman said that he hoped strong sanctions would be implemented against Iran.

"Our expectations are of course that tough sanctions on the Iranian Central Bank and their energy, their oil and gas industry," he said. "and we really expect if they will pass these decisions that every country will respect these decisions on a private level".

Krishna avoided condemning Iran's actions, but said it was important for all nations to adhere to the International Atomic Energy Agency (IAEA) guidelines.

"It provides the basic framework for addressing technical issues related to any nuclear programme," Krishna said. "Every country has that right, but that right is subjected to the parameters which the International Atomic Energy Agency sets up. And we fully subscribe to that principal."

Iran claims it only seeks nuclear reactors for energy and research. Krishna is due to visit the Palestinian Authority on Wednesday. The last visit to Israel by an Indian Foreign Minister was in 2000. India and Israel established full diplomatic relations in 1992.

++SYRIA OBSERVERS

LATTAKIA NEWS CHANNEL - AMATEUR VIDEO - RELEASED BY A GROUP WHICH CALLS ITSELF LATTAKIA NEWS CHANNEL - AP CLIENTS ONLY

++PLEASE NOTE - THIS IS NOT A RECOGNISED NEWSGATHERING ORGANISATION++

++AP CANNOT INDEPENDENTLY VERIFY THE CONTENT, DATE, LOCATION OR AUTHENTICITY OF THIS MATERIAL++

++AUDIO AND VIDEO QUALITY AS INCOMING++

SHOTLIST

1. Various of what are purported to be supporters of Syrian president Bashar Assad surrounding convoy of observers from the Arab League
2. Pan of what is said to be a convoy of observers travelling in damaged vehicles (++NIGHT SHOT++)

STORYLINE:

Amateur video emerged from Syria on Tuesday that was said to show supporters of Syrian president Bashar Assad surrounding convoy of observers from the Arab League.

Kuwait's official news agency KUNA reported that a group of Arab League observers was attacked by "unknown protesters" in the northern city of Latakia on Monday and two Kuwaiti army officers were lightly injured.

Online footage posted by activists showed what appears to be a white Arab League vehicle swarmed by Assad supporters in Latakia, some of them dancing on top of the car.

Another video shows an Arab League vehicle, battered and with deflated tires, struggling to drive as demonstrators surround it, shouting Assad's nickname "Abu Hafez," meaning father of Hafez.

"AP cannot independently verify the content, date, location or authenticity of any of the amateur material.

++Pakistan Bomb 3

AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY

SHOTLIST

1. Wounded survivors on bed inside Khyber Teaching Hospital.
2. Injured on bed with relatives around him.
3. Various of injured.

the Iranian Central Bank and their energy, their oil and gas industry and we really expect if they will pass these decisions, that every country will respect these decisions on a private level."

7. Cutaway of delegates listening during news conference.
8. Pan to the right of ceremony at the World War I cemetery.
9. Krishna saluting remembrance wall standing next to wreath.
10. Close-up of inscription in memory Hindu and Sikh soldiers on remembrance wall.
11. Krishna shaking hands with soldiers.

STORYLINE

Israeli foreign Minister Avigdor Lieberman and his Indian counterpart S.M. Krishna discussed their concerns over Iran's nuclear programme on Tuesday.

The UN nuclear agency on Monday confirmed that Iran had begun enriching uranium at an underground bunker to a level that could be upgraded more quickly for use in a nuclear weapon than the nation's main enriched stockpile.

Speaking at the Israeli Foreign Ministry in Jerusalem on Tuesday, Lieberman said that he hoped strong sanctions would be implemented against Iran.

"Our expectations are of course that tough sanctions on the Iranian Central Bank and their energy. their oil and gas industry," he said. "and we really expect if they will pass these decisions that every country will respect these decisions on a private level".

Krishna avoided condemning Iran's actions, but said it was important for all nations to adhere to the International Atomic Energy Agency (IAEA) guidelines.

"It provides the basic framework for addressing technical issues related to any nuclear programme," Krishna said. "Every country has that right, but that right is subjected to the parameters which the International Atomic Energy Agency sets up. And we fully subscribe to that principal."

Iran claims it only seeks nuclear reactors for energy and research. Krishna is due to visit the Palestinian Authority on Wednesday. The last visit to Israel by an Indian Foreign Minister was in 2000. India and Israel established full diplomatic relations in 1992.

++SYRIA OBSERVERS

LATTAKIA NEWS CHANNEL - AMATEUR VIDEO - RELEASED BY A GROUP WHICH CALLS ITSELF LATTAKIA NEWS CHANNEL - AP CLIENTS ONLY

++PLEASE NOTE - THIS IS NOT A RECOGNISED NEWSGATHERING ORGANISATION++

++AP CANNOT INDEPENDENTLY VERIFY THE CONTENT, DATE, LOCATION OR AUTHENTICITY OF THIS MATERIAL++

++AUDIO AND VIDEO QUALITY AS INCOMING++

SHOTLIST

1. Various of what are purported to be supporters of Syrian president Bashar Assad surrounding convoy of observers from the Arab League
2. Pan of what is said to be a convoy of observers travelling in damaged vehicles (++NIGHT SHOT++)

STORYLINE:

Amateur video emerged from Syria on Tuesday that was said to show supporters of Syrian president Bashar Assad surrounding convoy of observers from the Arab League.

Kuwait's official news agency KUNA reported that a group of Arab League observers was attacked by "unknown protesters" in the northern city of Latakia on Monday and two Kuwaiti army officers were lightly injured.

Online footage posted by activists showed what appears to be a white Arab League vehicle swarmed by Assad supporters in Latakia, some of them dancing on top of the car.

Another video shows an Arab League vehicle, battered and with deflated tires, struggling to drive as demonstrators surround it, shouting Assad's nickname "Abu Hafez," meaning father of Hafez.

"AP cannot independently verify the content, date, location or authenticity of any of the amateur material.

++Pakistan Bomb 3

AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY

SHOTLIST

1. Wounded survivors on bed inside Khyber Teaching Hospital.
2. Injured on bed with relatives around him.
3. Various of injured.

4. SOUNDBITE (Pashto) Abdul Razaq, Wounded: "I was selling socks near the bus stand and was giving back the change to a customer and suddenly the blast happened. I think the bomb was placed inside a vehicle and it (pressure of the blast) threw me on a top of a vehicle after that I became unconscious."

5. Relatives standing by a wounded man.

6. Close of injured.

7. Relatives sitting by the bed of an injured man.

8. Exterior of Khyber Teaching Hospital.

STORYLINE

A bomb targeting a militia opposed to the Pakistani Taliban exploded in a market close to the Afghan border on Tuesday, killing 25 people in the deadliest blast in the country in several months, officials said. The explosion also wounded 24 people, according to a local government official.

Some of the injured victims of the blast were taken to Khyber Teaching Hospital for the treatment. The explosion, likely detonated by remote control, hit vehicles being used by the militia in the Khyber region, said a local security officer.

Abdul Razag, a street vendor in the blast area, said the power of the explosion threw him on top of a vehicle.

"After that I became unconscious," he said.

The army has supported the formation of anti-Taliban militias in northwest Pakistan, but the insurgents have ruthlessly attacked the groups over the last two years.

Many of the country's bloodiest bombings have been against militia members or their families. Islamist militants with links to al-Qaida have carried out hundreds of bombings in Pakistan since 2007, killing many hundreds of soldiers, police, government officials and civilians. The Pakistani army has carried out offensives against the militants in their strongholds in tribally administered regions like Khyber, but the insurgents have proven to be a resilient foe.

There have been conflicting reports of peace talks between some insurgent factions and the goverrment in recent months.

While the frequency of large-scale attacks outside of the northwest has decreased over the last 18 months, the violence has triggered fears in the West that nuclear.

++AP-APTN-0730: ++NZealand Ship

Monday, 9 January 2012

STORY:
++NZealand Ship- Grounded cargo ship sheds more containers, oil, after breaking up LENGTH: 02:04 FIRST RUN: 0730 RESTRICTIONS: Part No Access New Zealand/Internet TYPE: Eng/Natsound/Mute SOURCE: NZ/ HANDOUT STORY NUMBER: 722461 DATELINE: Astrolabe Reef, 9 Jan 2012 LENGTH: 02:04
TVNZ - NO ACCESS NEW ZEALAND/NO INTERNET/NO MOBILE
SVITZER SALVAGE COMPANY HANDOUT - AP CLIENTS ONLY
SHOTLIST
TVNZ - NO ACCESS NEW ZEALAND/NO INTERNET/NO MOBILE
Waihi Beach, Bay of Plenty
1. Various of containers washed up on beach.
2. Various of bags of milk powder washed up on beach.
3. Pan of water and milk powder mix on beach.
4. SOUNDBITE (English) Vox pop, Name not given: (soundbite begins on previous shot)
"Well it's a bit of a disaster isn't it. Bit sad for everyone along the beach for their holiday.
5. SOUNDBITE (English) Vox pop, Name not given:
"We just came along for a walk on the beach, now we cannot walk on our beach. What's happening?"
6. Wide of containers on beach
7. Man pointing out to beach
TVNZ - NO ACCESS NEW ZEALAND/NO INTERNET/NO MOBILE
Tauranga
8. SOUNDBITE: (English) Gerry Brownlee, New Zealand Minister of Transport: (soundbite begins on previous shot) "You can imagine loose lengths of timber sloshing about inside the surf alongside large

sheets of plywood. It could be quite damaging if people got in the road of it."

9. Man walking on the beach ++MUTE++

10. Pan of beach with milk powder bags ++MUTE++

11. Dead penguin on the beach

12. People pointing to penguin's body

13. SOUNDBITE (English) Vox pop, Name not given: (soundbite begins on previous shot)

"It makes me sad because all the animals have to die and all the oil comes up on the beach."

TVNZ - NO ACCESS NEW ZEALAND/NO INTERNET/NO MOBILE

Mount Manganui Beach, Bay of Plenty

14. Various of beach clean up crew ++MUTE++

15. Various of container foam washed up on beach ++MUTE++

SVITZER SALVAGE COMPANY HANDOUT - AP CLIENTS ONLY

Astrolabe Reef

16. Various AERIALS of Rena split in half

17. AERIAL of salvage boat sailing past

18. AERIAL of remaining containers aboard Rena

STORYLINE

A light sheen of oil extended about two miles (three kilometres) from a wrecked cargo ship that split in two over the weekend, but so far the damage appears small compared to the environmental disaster created when the vessel ran aground in October, New Zealand authorities said on Monday.

About 300 cargo containers also spilled from the Rena, and officials were warning beachgoers to stay away from the debris that has washed ashore.

"You can imagine loose lengths of timber sloshing about inside the surf alongside large sheets of plywood. It could be quite damaging if people got in the road of it," said Gerry Brownlee, New Zealand's Minister of Transport.

Waihi Police Sergeant Dave Litton said police closed public access to popular Waihi Beach on Monday morning after four cargo containers and other debris from the vessel washed ashore.

He said police received calls about people driving off with some of the bags of milk powder that are strewn along the beach.

Some people have been seen scavenging bags of powdered milk from the beach. Authorities say the milk and other items washed ashore could be a health hazard.

A spokesman for Maritime New Zealand, which oversees shipping, said it estimates that fewer than 100 tons of oil remain on the wreck.

The Rena spilled about 400 tons of fuel oil when it ran aground October 5 on Astrolabe Reef, 14 miles (22 kilometres) from Tauranga Harbour on North Island.

That spill, considered the worst maritime environmental disaster in New Zealand history, fouled pristine beaches. Authorities found two-thousand dead seabirds from the spill and estimate 10 times as many might have perished. Since then, salvage crews have removed about 1,100 tons of oil from the ship, along with nearly 400 20-foot and 40-foot containers.

It was a slow process to remove cargo from the wreck, however, and hundreds of containers remained by the time pounding seas broke it apart.

The two pieces of the ship are now too precarious for crews to attempt further salvage efforts, at least until the seas calm.

Salvage crews are now focused on preventing more of the shipping containers from washing ashore.

++AP-APTN-0630: UK Royals

Monday, 9 January 2012

STORY:UK Royals- William and Kate attend London premiere of "War Horse"

LENGTH: 01:53 FIRST RUN: 2130 RESTRICTIONS: AP Clients Only TYPE: English/Nat SOURCE: AP TELEVISION STORY NUMBER: 722412 DATELINE: London - 8 Jan 2012 LENGTH: 01:53

AP TELEVISION - AP CLIENTS ONLY

SHOTLIST:

1. Wide of red carpet, fans waiting

2. Mid of movie posters
3. Pan of the Duke and Duchess of Cambridge walking along red carpet and entering cinema
4. Duke and Duchess of Cambridge inside cinema foyer
5. Wide of handler leading Joey the horse down red carpet
6. Mid of horse
7. Director Steven Spielberg and actor Jeremy Irvine arriving and walking towards horse
8. Cutaway of photographers
9. Spielberg talking to reporter
10. SOUNDBITE (English) Steven Spielberg, Director of "War Horse": "I am excited to see them again. I haven't ever met Kate and I met William when he was very very young, and so I am looking forward to seeing him again."
11. Irvine talking to reporters
12. SOUNDBITE (English) Jeremy Irvine, Actor: "I just want to say thank you for coming. It's a huge honour to have them both here and for such a great cause as well, so yeah, I'm just thrilled they are here."
13. Actor David Thewlis talking to reporter
14. SOUNDBITE (English) David Thewlis, Actor: "I'm excited to you know, tell my daughter who is, I've told her I'm meeting a princess, a real princess tonight. She is six years old, so she is thrilled about that."
15. Spielberg walking over and stroking horse

STORYLINE:

Director Steven Spielberg was joined by Britain's Prince William and his wife Catherine, Duchess of Cambridge, at the UK premiere of his new film "War Horse" in London on Sunday evening.

The former Kate Middleton turns 30 on Monday but palace officials say her birthday celebrations will be a "low-key and private" affair.

Also in attendance at the red-carpet event was the film's equine star, Joey, who trotted his way down the red carpet and posed for photographers.

"War Horse" tells the story of the friendship between an English farm boy and his clever horse, Joey, set against the backdrop of the Great War.

The film is based on the best-selling 1982 children's novel by Michael

Morpurgo that was adapted into a Tony award-winning play by Nick Stafford.

Speaking ahead of the premiere, Spielberg said he was "excited" to see the royal couple.

"I haven't ever met Kate and I met William when he was very very young, and so I am looking forward to seeing him again", he said.

The film's star, Jeremy Irvine, said it was an "honour" that the Duke and Duchess were there.

The past year has seen momentous changes for Kate, with a fairytale wedding to Prince William, travels around the world and glamorous appearances that marked her transition from commoner to the world's most talked-about princess and style icon.

The newlyweds, who live in a remote corner of north Wales, are said to favour a "quieter life" after the massive global media coverage of their April wedding.

But the couple has a busy year ahead with Queen Elizabeth II's Diamond Jubilee celebrations, which will involve numerous events throughout Britain and the Commonwealth, peaking in a major celebration in London in early June

Zee News کی ایک بلیٹن

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)
1001 MILK MILAVAT 3 WIN

Duration : 00:00:54:12 (+00:00:54:12)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 19:30:48 (Vatsal Shrivastava)
M:10/01/2012 20:52:10 (Vatsal Shrivastava)

Anchor	Anchor P: D: 00:00:22:19
00:00:00:00 - 00:00:00:00 NST TRANS [Vizrt]	नॉन स्टॉप नाइन की शुरुआत जी न्यूज़ के उस खुलासे के साथ जिस पर आज सरकारी संस्था के सर्वे ने भी मुहर लगा दी। देश भर में जुटाए गए अलग-अलग दूध के सैंपल में डिटर्जेंट से लेकर मिलावटी ग्लूकोज़ तक की मिलावट का खुलासा एक सर्वे में सामने आया है। राजधानी दिल्ली से लेकर देश के अलग-अलग राज्यों में 70 फीसदी दूध स्वास्थ्य के मानकों पर खरा नहीं उतरा। सबसे चौंकाने वाली बात तो ये है कि पैकेट वाले दूध में भी मिलावट पाई गई है।
BITE MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1001 MILK 3 WIN 630 PM IN:00:00:00:00 OUT:00:00:31:17	BITE P: D: 00:00:31:16

हेडर राष्ट्रीय शर्म
मिलावटी दूध पीता है भारत

मिलावटखोरों पर शिकंजा कब ?

पैकेट दूध	देश में
दूध	खुला दूध
33% मिलावटी	68.4%
मिलावटी	66.6% मिलावटी

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00
HEADLINE + JINGLE

Duration : 00:00:47:19 (+00:00:47:19)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:09/01/2012 21:00:58 ()
M:10/01/2012 21:01:08 (Vatsal Shrivastava)

VO MOSID: RDM.MI
JOBID:
Name: 1001 HL 2100 HRS -
IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:18:12

VO P: D: 00:00:47:19

1.

दूध के नाम पर 70 फीसदी ज़हर पी रहा है इंडिया, ज़ी न्यूज़ की मुहिम पर राष्ट्रीय सर्वे की मुहर, मिलावट की सबसे बड़ी मार शहरों पर, मचा हड़कंप।

2.

तिरपालों से ढकी माया की शान, लखनऊ से नोएडा तक हाथियों पर पर्दा, BSP बोली- अदालती चुनौती भी विरोधियों की चाल, जनता करेगी फ़ैसला।

3.

यूपी महाभारत में मुस्लिम आरक्षण पर घमासान, चुनाव आयोग के घेरे में कानून मंत्री, पत्नी को दिया नोटिस, 9 फीसदी के बयान पर BJP ने की थी शिकायत।

4.

चुनावी जंग में राहुल का वार, कहा- BJP ने की लोकपाल की हत्या, भ्रष्टाचार के मुद्दे पर बिना अन्ना उतरेगी टीम...लेकिन कहीं नहीं लेगी कांग्रेस का नाम।

5.

कांग्रेस पर ममता ने फिर उगली आग, बता डाला- भौंकने वाला कुत्ता, इंदिरा भवन पर भी कहा- नाम बदलेगा ही, मुंबई पर और ऐंठे पंवार, पार्टी बोली- 65 सीटें नहीं दी, तो लड़ेंगे सारी।

और...

6.

देश के 156 परीक्षा सेंटरों तक फ़ैला हाईटेक नकल का शक, एम्स के पांचों आरोपी रिमांड पर,निशानदेही पर हरियाणा के एक मेडिकल कॉलेज पर छापा

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)

1001 INDIA ADULTRATED MILK PKG NST

Duration : 00:02:18:04 (+00:02:18:04)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 19:30:48 (Vatsal Shrivastava),

Anchor

भारत की सवा अरब आबादी के लिए सबसे बड़ा ख़तरा--मिलावटी दूध---

00:00:00:00 - 00:00:00:00
NST TRANS | Vizrt |

Anchor P: D: 00:00:08:01

फूड सेफ्टी एंड स्टैंडर्ड ऑथोरिटी के सर्वे में पाया गया है कि देशभर में 68.4 फीसदी दूध मिलावटी है..और साढ़े आठ फीसदी दूध में खतरनाक रसायन मिला है।

BITE MOSID: RDM.NE
JOBID:
Name: **1001 INDIA ADULTRATED**
IN: 00:00:00:00 OUT: 00:02:10:02

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HDR BOTTOM NST | Vizrt |

BITE P: D: 00:02:10:03

(किसी बच्चे... या और भी दूसरे लोगों के दूध पीते शॉट्स से शुरू करें...फिर क्लोज़ करके स्टिल करें...और ज़ोन्स में ? बनवाएं)

ज़रा होशियार....

क्योंकि दूध का जो गिलास आपके बच्चों के हाथ में है...वो सेहत बनाने के बजाय बिगाड़ सकता है...

ज़ी न्यूज़ कई बार पहले भी मिलावटी दूध का खुलासा कर चुका है...और अब फूड सेफ्टी स्टैंडर्ड्स अथॉरिटी ऑफ इंडिया के सर्वे ने भी इस बात पर मोहर लगा दी है...सर्वे में माना गया है कि देशभर में 70 फीसदी दूध मिलावटी है..

ये सर्वे दिल्ली समेत देश के सभी 33 राज्यों और केन्द्र शासित राज्यों में किया गया...और ये पाया गया कि दूध में यूरिया, स्टार्च, खाने वाला सोडा और डिटर्जेंट के जरिए मिलावट हो रही है...
जिन राज्यों में मिलावट की मात्रा सबसे ज्यादा है...उसमें गुजरात पहले पायदान पर है...फिर जम्मू-कश्मीर...पंजाब और राजस्थान के साथ साथ दिल्ली में भी करीब 70 फीसदी सैंपल मिलावटी पाए गए...
(वो वाला ग्राफिक्स..जिसमें सभी राज्यों में मिलावट दिखाई गई है)

दिल्ली में अलग अलग जगहों से दूध के कुल 71 सैंपल लिए गए...जिसमें से 50 सैंपल सेहत को नुकसान पहुंचाने वाले निकले...

101

.....

[illegible]
छत्तीसगढ़..झारखंड ,उड़ीसा और मिज़ोरम का है जहां एक भी सैंपल मानकों की कसौटी पर खरा नहीं उतरा...
सिर्फ गोवा और पुडुचेरी में ही दूध के सैंपल सौ फीसदी सही पाए गए...

....

ये सर्वे के लिए खुले और पेक्ड दोनों तरह के दूध पर हुआ...देश में कुल 1791 सैंपल लिए गए...जिसमें ग्रामीण इलाकों में 83 फीसदी खुला दूध और 17 फीसदी पैकेट वाला दूध खतरनाक निकला...जबकि शहरी इलाकों में 67 फीसदी खुला दूध और 33 फीसदी पैकेट वाला दूध मिलावटी पाया गया...

यानी देश का हर घर...हर परिवार सफेद ज़हर की चपेट में है...

पटना से श्रीकांत प्रत्यूष के साथ ब्रह्म प्रकाश दुबे और पूजा मक्कड़..ज़ी न्यूज़...दिल्ली

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)

1001 DELHI ADULTRATED MILK PKG NST

Duration : 00:01:59:11 (+00:01:59:11)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 19:30:48 (Vatsal Shrivastava)
M:10/01/2012 19:37:33 (Vatsal Shrivastava)

Anchor	Anchor P: D: 00:00:10:02
00:00:00:00 - 00:00:00:00 NST TRANS | Vizrt |	देश की राजधानी में भी दूध का काला कारोबार जारी है..सरकार दूध में पानी की मिलावट की बात तो मान रही है..लेकिन डिटर्जेंट और यूरिया जैसे ख़तरनाक रसायनों की मिलावट को पूरी तरह नकार रही है।
BITE MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1001 DELHI ADULTRAD MI IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:49:08	BITE P: D: 00:01:49:09
00:00:00:00 - 00:00:00:00 HDR BOTTOM NST | Vizrt |	देश की राजधानी दिल्ली में मिलावटी दूध का कारोबार जारी है.... फूड सेफ्टी एंड स्टैंडर्ड अॅथोरिटी ने दिल्ली से जांच के लिए 71 सैंपल लिए..जिनमें से 50 सैंपल में गड़बड़ी पाई गई..
00:00:00:00 - 00:00:00:00 LB_DELHI | Vizrt |	हेडर-दिल्ली में मिलावटी दूध 71 में से 50 सैंपल में गड़बड़
00:00:00:00 - 00:00:00:00 PTC_POOJA_MAKKAR NST | Vizrt |	वॉक्थ्रू - पूजा मक्कड़, ज़ी न्यूज़, दिल्ली FSSA की रिपोर्ट के बाद दिल्ली सरकार ने आपात बैठक बुलाई ...फूड अडल्ट्रेशन और दुग्ध विभाग के साथ बातचीत के बाद स्वास्थ्य मंत्री ने माना कि दिल्ली के दूध में पानी की मिलावट जोरों पर है...
00:00:00:00 - 00:00:00:00 BYTE_AK_WALIA NST | Vizrt |	[illegible] (पानी की मिलावट होती है)
00:00:00:00 - 00:00:00:00 PTC_BRAHAM NST | Vizrt |	लेकिन स्वास्थ्य मंत्री ने ये कहकर FSSA की रिपोर्ट को नकार दिया कि जब उन्होंने दूध के सैंपल लिए, तब दूध का उत्पादन कम होता है...और पाउडर से दूध बनाया जाता है। बाइट- एके वालिया, स्वास्थ्य मंत्री, दिल्ली(दूध पूरी तरह शुद्ध है-पीने योग्य है) FSSA की रिपोर्ट के बाद दिल्ली सरकार कंपनियों को पैकेट दूध में मिल्क पाउडर के इस्तेमाल की जानकारी देने के निर्देश दे सकती है.. इसके बारे में बैठक होनी है..लेकिन सवाल ये है कि राजधानी में खुले बिक रहे दूध में कहां कितनी मिलावट होती है.इसका पता कैसे चलेगा ? पीटीसी- ब्रह्म प्रकाश दूबे, ज़ी न्यूज़, दिल्ली
हेडर दिल्ली में मिलावटी दूध 71 में से 50 सैंपल में गड़बड़	

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)
1001 HOW DELHI ADULTRATED MILK PKG NST

Duration : 00:02:48:21 (+00:02:48:21)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 19:30:48 (Pallavi Shrivastava)
M:10/01/2012 19:42:02 ((system))

Anchor	Anchor P	D 00:00:05:24
टैंकर गांव में गया··· पिछले साल ज़ी न्यूज़ ने दिखाया था कि किस तरह मिलावट का खेल जारी है··· 00:00:00:00 - 00:00:00:00 NST TRANS | Vizrt |	देश की राजधानी में दूध में मिलावट जारी है.... FSSAI की रिपोर्ट से पहले भी जी न्यूज इस बात का खुलासा कर चुका है .	

BITE MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1001 HOW DELHI MILK P IN: 00:00:00:00 CUT: 00:02:42:21	BITE P:	D 00:02:42:22
00:00:00:00 - 00:00:00:00 HDR BOTTOM NST | Vizrt | 00:00:00:00 - 00:00:00:00 LB_BULANDSHAHAR | Vizrt | 00:00:00:00 - 00:00:00:00 LB_MEERUT | Vizrt | 00:00:00:00 - 00:00:00:00 PTC_AMIT_PRAKASH NST | Vizrt | बुलंदशहर- अलीगढ़ का बॉर्डर रात के करीब एक बजे दिल्ली के पास ज़हरीले दूध का कारोबार ज़ी न्यूज़ के खुलासे पर मुहर FSSAI की रिपोर्ट में भी पाया गया डिटर्जेंट 103 सैंपल में पाया गया डिटर्जेंट	*एक मोंटाज टाइप बनाएं छोटा सा - नकली दूध बनाने की तस्वीरों का - फिर उसी के शॉट्स पर शुरू करें)* वीओ-1 देश की राजधानी दिल्ली के चारों तरफ सफेद ज़हर का काला कारोबार कैसे पैर पसार रहा है, पिछले साल अक्टूबर में भी जी न्यूज इस बात का खुलासा कर चुका है बुलंदशहर- अलीगढ़ का बार्डर रात के करीब एक बजे बुलंदशहर के पास हमारी टीम एक ढाबे के पास रुकी तो पता चला कि एक टैंकर अलीगढ़ की सीमा से बुलंदशहर में दाखिल हुआ है I...हमने अपनी गाड़ी उस टैंकर के पीछे लगा दी..करीब डेढ़ किलोमीटर बाद वो टैंकर कच्ची सड़क से होते हुए एक गांव में जाकर रुका....यहां टैंकर के पहुंचने की वजह पूछी तो पता चला कि टैंकर से दूध निकालकर उसमें पानी मिलाया जा रहा था। *बातचीत - पैकेज से मिलेगी* दूध में पानी के मिलावट का खुलासा देखने के बाद हमारी टीम बढ़ी मेरठ की ओर....जहां हमें दूध को निकालने नहीं, बल्कि बनाए जाने की जानकारी मिली.... दिल्ली के पास जहरीले दूध का कारोबार विज पीटीसी- अमित प्रकाश, जी न्यूज, मेरठ(मेरठ के आस पास के गांवों में जिस तरह ये नकली दूध बनता है-उसे देख कर आपके रोंगटे खड़े हो जाएंगे...))	

जरा देखिए कैसे दूध के नाम पर ये ज़हर तैयार किया जाता है। इस दूध को बनाने को बनाया जा रहा है .रिफाइंड तेल, कपड़े धोने के लिक्विड,डिटर्जेंट,ग्लिसरीन और यूरिया से..यानी एक भी चीज़ ऐसी नहीं है..जिसका ताल्लुक़ असल दूध से हो...

बाइट - दूध बनाने वाला
(कैसे बनता है दूध -)
ज़ी न्यूज़ के खुलासे पर मुहर
FSSAI की रिपोर्ट में भी पाया गया डिटर्जेंट
103 सैंपल में पाया गया डिटर्जेंट
एफएसएसएआई की रिपोर्ट में भी ज़ी न्यूज़ के इस खुलासे से मेल खाती है.... रिपोर्ट के मुताबिक़ देशभर में ऐसा डिटर्जेंट वाला दूध बिक रहा है..FSSAI के लिए गए 1791 सैंपल में से 103 सैंपल में डिटर्जेंट पाया गया..है।
ज़ी न्यूज़ ने जब नक़ली दूध बनाने वालों से बातचीत की तो पता चला कि दूध के कारोबारी जहरीले दूध से हर साल करोड़ों रुपए की कमाई कर रहे हैं..और इस रकम का बड़ा हिस्सा कंपनियों को एजेंटों को दिया जाता है।
बाइट - दूध बनाने वाले की

(सब जगह सेटिंग रहती है। आगे पहुंचा देते हैं, वहां से बाज़ार में निकल जाता है)
ये दूध असल में दूध नहीं है। ये सिर्फ कुछ ऐसी चीज़ों का एक मिश्रण है - जो मिल जाने के बाद - दूध जैसा दिखाई पड़ने लगता है। न ये उबालने पर फटता है। न पीने पर अलग स्वाद देता है। लेकिन अंदर ही अंदर, ये आपको बीमार, बहुत बीमार बना देता है।
अमित प्रकाश ज़ी न्यूज़, दिल्ली

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)

1001 PM CHILD PKG NST

Duration : 00:01:59:08 (+00:01:59:08)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 16:35:32 (Vatsal Srivastava)
M:10/01/2012 20:46:38 (Ravi Parashar)

Anchor | Anchor P: | D. 00:00:08:01

00:00:00:00 - 00:00:00:00
NST TRANS | Vizrt |

तो एक तरफ देश में दूध पीने लायक नहीं है....तो महंगाई और विकास दर के आंकड़ों में उलझे प्रधानमंत्री ने देश में कुपोषण को राष्ट्रीय शर्म करार दिया है।

महंगाई और विकास दर के आंकड़ों में उलझी यूपीए सरकार को अब कुपोषित बच्चों की सुध आ गयी है। प्रधानमंत्री मनमोहन सिंह ने देश में कुपोषण को राष्ट्रीय शर्म करार दिया है।

BITE MOSID: RDMLNI
JOBID:
Name: 1001 PM CHILD PKG -
IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:51:06

BITE P: | D: 00:01:51:07

कुपोषित बच्चों की तसवी पर ग्राफिक्स से शुरू करें

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HEADER NST | Vizrt |

दुनिया में रोज भूख से मरने वाले बच्चों की संख्या

14600 है

00:00:00:00 - 00:00:00:00
MANMOHAN NST | Vizrt |

इनमें से एक तिहाई भारत के हैं, यानी देश में हर दिन 5000 हजार बच्चे कुपोषण का शिकार हो रहे हैं।

00:00:00:00 - 00:00:00:00
SHAHNAWAZ NST | Vizrt |

ये खौफनाक आंकड़े प्रधानमंत्री और सरकार को भी परेशान कर रहे हैं। देश के 42 फीसदी बच्चे कुपोषण का शिकार हैं और हर साल करीब 18 लाख बच्चे पांच साल की उम्र से पहले ही दम तोड़ रहे हैं। भूख और कुपोषण पर रिपोर्ट जारी करते वक्त प्रधानमंत्री देश की विकास दर पर लगे कुपोषण के दाग पर चुप नहीं रह सके।

00:00:00:00 - 00:00:00:00
1001 PM SCROOL | Vizrt |

बाइट---मनमोहन सिंह
प्रधानमंत्री

रिपोर्ट में दावा किया गया है कि ---ग्राफिक्स इन सात साल में कुपोषण 53 फीसदी से 42 फीसदी तक लाने में सफलता मिली है।
लेकिन देश के 100 जिलों में 42 फीसदी बच्चों के

लेकिन देश के 100 जिलों में 42 फीसदी बच्चों के अलावा 58 फीसदी बच्चों से भी विकास की रोशनी दूर है।

[illegible]

जिलों में कुपोषण के खिलाफ नए सिरे से मुहिम शुरू करेगी।

ग्राफिक्स आउट

सरकार की मुहिम में सियासी विरोधी भी साथ जुटने लगे हैं।

बाइट----शाहनवाज हुसैन
प्रवक्ता, बीजेपी

सरकार के सामने सबसे बड़ी चुनौती ये है कि कुपोषण के खिलाफ जोर-शोर से शुरू हुई सरकारी योजनाएं नकरात में खरी नहीं उतरी हैं। भारी भरकम बजट और लचर व्यवस्था भी बच्चों की उम्मीदों पर पानी फेर रही है।
रविंद्र कुमार के साथ पंकज कुमार जी न्यूज दिल्ली।

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)
1001 MAYA MURTI UPDATE PKG NST

Duration : 00:02:05:22 (+00:02:05:22)
Scheduled duration : 00:00:00:00
[illegible]
M:10/01/2012 21:03:45 (Harsh Vardhan Jha)

Anchor	Anchor P: D: 00:00:11:02
00:00:00:00 - 00:00:00:00 **NST TRANS | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **1001 TABASSUM 2 WINDOW | Vizrt |**	चुनाव आयोग के आदेश के मुताबिक, यूपी के पार्कों में लगी हाथी और मायावती की मूर्तियां ढकने का काम शुरू हो चुका है। कल तक पर्दा डालने की डेडलाइन है और कल ही इस मामले में इलाहबाद हाईकोर्ट में सुनवाई है।

BITE MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1001 MAYA MURTI UPDAT IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:54:19	BITE P: D: 00:01:54:20
00:00:00:00 - 00:00:00:00 **1001 ASTON ALOK PANDEY** **NST | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **1001 ASTON SOMNATH KUMAR** **NST | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **1001 HEADER BOTTOM NST | Vizrt |**	टू विंडो से शुरू होगा - नोएडा - लखनऊ की टू विंडो होगी - विंडो तबस्सुम टू विंडो के नाम से है वीओ-1 लंबी खींचतान के बाद आखिरकार यूपी के पार्कों में मुख्यमंत्री मायावती और बीएसपी के चुनाव चिन्ह जैसे दिखने वाले हाथी की मूर्तियों को ढंकने का काम रफ्तार पकड़ने लगा है। यूपी की राजधानी लखनऊ, और नोएडा, दोनों जगह पर पार्कों में लगी मूर्तियों को प्लास्टिक शीट्स से ढंका जा रहा है। सिंगल शॉट्स पर आ जाएं लखनऊ के लखनऊ में मूर्तियों को ढंकने के पहले, उनके चारों तरफ़ अस्थाई ढांचा खड़ा किया जा रहा है। इसी ढांचे के ऊपर प्लास्टिक शीट लपेट कर, इस मूर्तियों को ढंका जाएगा। चॉकथ्रू लगाएं - आलोक पांडे का चंक काट कर लगाएं वीओ-2 0901 UP MURTI GFX ग्राफिक्स इन यूपी के पार्कों में करीब एक सौ नब्बे छोटे हाथी हैं। हाथियों की 22 बड़ी मूर्तियां हैं। और करीब 169 बीच के आकार के हाथी हैं। इसी तरह मायावती की 9 बड़ी मूर्तियां ढकी जानी हैं, जबकि

छह छोटी मूर्तियों पर परदा पड़ना है। जिसके लिए अनुमान है कि करीब दस हजार मीटर कपड़ा और पॉलीथीन इस्तेमाल होगा। इस काम पर करीब साढ़े ग्यारह लाख रूपए खर्च होने का अनुमान है।

राजकीय निर्माण निगम के अफसर मूर्तियों को नापने के बाद, उन्हें ढकने के काम में जुट चुके हैं।

वॉकथ्रू - चंक लगाएं नोएडा से सुमंत कुमार का

वीओ-3

चुनाव आयोग ने ग्यारह जनवरी शाम पांच बजे तक मूर्तियों को ढंकने का आदेश दिया है। अफसरों का दावा है कि तय मियाद पूरी होने के पहले मूर्तियां ढंक जाएंगी। इस मामले में दायर हुई याचिका पर बुधवार को इलाहबाद हाईकोर्ट में सुनवाई भी है, जिस पर सबकी नजरें हैं।

नोएडा में सुमंत कुमार के साथ आलोक पांडे, जी न्यूज, लखनऊ

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21 00:00)

Duration : 00:01:17:22 (+00:01:17:22)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 19:30:49 (Vatsal Shrivastava)
M:10/01/2012 20:53:52 (Ravi Parashar)

1001 MURTI PER BSP NE KYA KAHA ANC NST

Anchor	Anchor P: D 00:00:14:05
00:00:00:00 - 00:00:00:00 BSP_KA BAYAN | Vizrt | 00:00:00:00 - 00:00:00:00 NST TRANS | Vizrt |	वहीं हाथी की मूर्ति पर पर्दे के खिलाफ इलाहाबाद हाईकोर्ट में दायर याचिका को बीएसपी ने विरोधियों की साजिश करार दिया है। पार्टी महासचिव सतीश चंद्र मिश्रा के मुताबिक बीएसपी का इस याचिका से कोई लेना-देना नहीं है और वो ये मुद्दा जनता की अदालत में ले जाएगी।
BITE MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1001 NOIDA STATUE 1400 IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:03:16	BITE P: D: 00:01:03:17

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)

1001 KHURSHEED BJP JUNG PKG NST

Duration : 00:02:20:04 (+00:02:20:04)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 19:30:49 (Vatsal Shrivastava)
M:10/01/2012 21:10:23 (Sardana Rohit)

Anchor

यूपी के महाभारत में मुस्लिम आरक्षण पर कांग्रेस और बीजेपी में फिर तलवारें खिंच गई हैं। मुस्लिम आरक्षण नौ फीसदी करने का कानून मंत्री सलमान खुर्शीद का वादा बीजेपी को खल रहा है। वहीं खुर्शीद इसे जायज़ बताकर बीजेपी को सांप्रदायिक राजनीति से परहेज़ की सलाह दे रहे हैं।

00:00:00:00 - 00:00:00:00
NST TRANS | Vizrt |

Anchor P: D. 00:00:10:00

वहीं यूपी की चुनावी बिसात पर मुस्लिम आरक्षण पर भी महाभारत छिड़ा है। क़ानून मंत्री खुर्शीद के नौ फीसदी आरक्षण के वादे पर बीजेपी ने शिकायत की, तो कांग्रेस खुलकर उनके बचाव में आ गई।

BITE MOSID: RDM.NI
JOBID:
Name: 1001 KHURSHEED BJP PK(
IN:00:00:00:00 OUT:00:02:10:03

BITE P: D: 00:02:10:04

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HDR BOTTOM NST | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
DATE BUG 4 SALMAN OPENING BYTE | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
MUKHTAR ABBAS NAQVI NST | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
ASTON SALMAN KHURSHEED NST | Vizrt |

उत्तर प्रदेश में अल्पसंख्यक वोटों को लुभाने मे

लगी कांग्रेस चुनावी बिसात पर हर दांव चल रही है...केंद्रीय कानून मंत्री सलमान खुर्शीद की पिता पार्टी के साथ साथ पत्नी का जितान भी था है। पत्नी के लिए वोट मांगने निकले, तो वादा कर डाला कि अभी तो ओबीसी कोटे से केवल साढ़े चार फीसदी आरक्षण दिया है, राज्य में सत्ता में आए, तो इसे दोगुना कर देंगे यानी नौ फीसदी। बयान पर ऐसा बवाल मचा कि बीजेपी शिकायत दर्ज कराने चुनाव आयोग पहुंच गई।

बाइट-मुख्तार अब्बास नक़वी

उधर, सलमान वादे को और मज़बूती से दोहराने में जुट गए हैं। सवाल उल्टे बीजेपी से पूछ रहे हैं कि वो राम मंदिर का वादा किस मुंह से करती है। आरोप ये भी लगाया कि अल्पसंख्यकों के आरक्षण को धर्म से जोड़ने वाली बीजेपी किस मुंह से शिकायत कर रही है।

बाइट---सलमान खुर्शीद

बाइट···सलमान खुर्शीद

[illegible]

विधानसभा सीटों पर है, जहां अल्पसंख्यक वोटरों की संख्या निर्णायक है। राज्य की कुल 403 विधानसभा सीटों में इन 70 सीटों की जंग में कोई

और दावों की झड़ी लग रही है।
अरुण सिंह के साथ दिलीप तिवारी जी न्यूज़.
दिल्ली।

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)
1001 RUSHDIE CONTRO PKG

Duration : 00:01:23:03 (+00:01:23:03)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 18:56:30 (Vatsal Shrivastava)
M:10/01/2012 20:56:44 (Ravi Parashar)

Anchor

00:00:00:00 - 00:00:00:00
NST TRANS | Vizrt |

Anchor P. D 00.00:11:02

वहीं विवादित लेखक सलमान रुश्दी को भारत आने से रोकने की मुस्लिम संगठनों की मांग पर भी सियासी रंग चढ़ने लगा है। यूपी चुनाव में अल्पसंख्यक वोटों पर नजर गड़ाए सियासी दल कांग्रेस पर हमलावर हो गए हैं।

BITE MOSID: RDM.NI
JOBID.
Name 1001 RUSHDIE CONTRO PI
IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:12:00

00:00:00:00 - 00:00:00:00
ASTON VC DAUL ULOOM NST | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
ASTON SHAHID NST | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
ASTON KHURSHEED NST | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HDR BOTTOM NST | Vizrt |

BITE P: D 00.01:12:01

चुनावी दौर में मुस्लिम वोटरों को लुभाने में जुटे तमाम दलों को नया मुद्दा मिल गया है....मुद्दा सलमान रुश्दी को भारत आने से रोकने का है. रुश्दी न तो यूपी आ रहे हैं न ही चुनाव से कोई सरोकार है, लेकिन राजस्थान के साहित्य उत्सव में शरीक होने भर की ख़बर से मुस्लिम संगठनों में उबाल आ गया है।

बाइट-मौलाना अबुल कासिम नोमानी. वीसी.

दारुल उलूम

कांग्रेस के मुस्लिम आरक्षण के दांव से परेशान [illegible] है।

बाइट -शाहिद सिद्दीकी
नेता, समाजवादी पार्टी

मौके की नजाकत को भांपते हुए सरकार कानून की दुहाई दे रही है।

बाइट-सलमान खुर्शीद
केंद्रीय कानून मंत्री

भारत में मुस्लिम संगठनों के विरोध और सियासत की गूंज सलमान रुश्दी तक ब्रिटेन में भी पहुंची, तो वो ये बताने में पीछे नहीं रहे कि उन्हें तो वीजा की जरूरत ही नहीं है, क्योंकि उनके पास पीआईओ कार्ड है। यानी भारत में जन्मे नागरिक का कार्ड।

पंकज कुमार के साथ राहुल सिन्हा ज़ी न्यूज़ दिल्ली

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:00 (10/01/2012 21:00:00)

1001 MAMTA CONG JUNG PKG NST

Duration : 00:01:42:23 (+00:01:42:23)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 16:36:54 (Dileep Tiwari)
M:10/01/2012 21:00:07 (Ravi Parashar)

Anchor	Anchor P: D: 00:00:13:01
यहीं, यूपी की चुनावी चिंता में लगी कांग्रेस के तेवर फिलहाल ठंडे हैं। 00:00:00:00 - 00:00:00:00 NST TRANS | Vizrt |	अब बात यूपीए की दरार की। तृणमूल के तेवर कांग्रेस के खिलाफ और तल्ख होते जा रहे हैं। कांग्रेस का नाम लिए बगैर ममता बनर्जी ने कहा कि किसी के चिल्लाने से उन्हें कोई फ़र्क़ नहीं पड़ता। उन्होंने दो टूक कहा कि इंदिरा भवन का नाम बदलकर रहेगा।
BITE MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1001 MAMTA CONG JUNG IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:29:21	BITE P: D: 00:01:29:22
00:00:00:00 - 00:00:00:00 HEADER NST | Vizrt | 00:00:00:00 - 00:00:00:00 ASTON MAMTA NST | Vizrt | 00:00:00:00 - 00:00:00:00 ASTON RASHID NST | Vizrt |	कांग्रेस के खिलाफ ममता के हर दिन तल्ख होते तेवर ये बताने के लिए काफी हैं कि दोनों पार्टियों के रिश्तों में दरार खत्म होने की बजाय खाई में बदल रही है...ममता रोज कांग्रेस पर नए-नए जुमले उछाल रही हैं...कभी सीपीएम की बी टीम तो कभी मैच फिक्सर जैसी उपाधि देने के बाद अब अपनी सहयोगी कांग्रेस की तुलना करने के लिए शब्द भी कम पड़ गए। बाइट-ममता बनर्जी पैरा डब----वे पर्दे के पीछे से चिल्लाते रहें, इससे मुझे फ़र्क़ नहीं पड़ता। एक कहावत है, भाषा खराब है, पर मैने नहीं लिखी। बाबू चले बाजार, कुत्ते भौंकें हजार। कांग्रेस के साथ लोकपाल, एफ़डीआई, पेंशन बिल और जमीन अधिग्रहण के मुद्दे पर जारी शीत युद्ध के बीच इंदिरा भवन का नाम बदलने के मुद्दे ने आग में घी का काम कर डाला। पश्चिम बंगाल को आर्थिक पैकेज के सवाल पर भी ममता और कांग्रेस आमने सामने हैं। ममता के तल्ख तेवर पर पहले हद में रहने की नसीहत देने वाली कांग्रेस फिलहाल इस आग से नहीं खेलना चाहती। बाइट-राशिद अल्वी

113

बाइट-राशिद अल्वी

ममता ये भी अच्छी तरह जानती हैं कि यूपी में

चूकेंगी।
लिहाजा पर्दे के पीछे ममता के रणनीतिकार कांग्रेस
के विरोधियों से भी पींगे बढ़ाने में जुटे हैं।
कोलकाता से आशंका सिंह के साथ अरूप। साथ
जी न्यूज दिल्ली।

ZEE NEWS - NEWS - 10/01/2012 21:00:03 (10/01/2012 21:00:30)

1001 ADMISSION RACKET FWP PKG NST

Duration : 00:02:02:19 (+00:02:02:19)
C:10/01/2012 19.34:00 (Anurag Bharti)
M:11/01/2012 00:04.35 (Vatsal Shrivastava)

Anchor | Anchor P: | D: 00:00:13:16

पांचों को सात दिन की पुलिस रिमांड

एक और एमबीबीएस छात्र का नाम

आया···रैकेट का हिस्सा

इस फर्जीवाड़े के तार दिल्ली , मुंबई

नागपुर,कोलकाता पटना, चंडीगढ़ और

हरियाणा से जुड़ा है···

....

हरियाणा के एक मेडिकल कॉलेज

पुलिस का मानना है कि फर्जी वाडे का ये

रैकेट देश के कई शहरों से जुड़ा है।

00:00:00:00 - 00:00:00:00
NST TRANS | Vizrt |

IN.00:00:00:00 OUT:00:01:49:02

00:00:00:00 - 00:00:00:00
1001 LOC | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HDR BOTTOM | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
1001 dcp ASTON | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
1001 ptc | Vizrt |

(पुलिस के कब्जे वाले ऑटम्स का मोंटाज जिसमें कॉलर...मोबाइल...और ब्लूटूथ दिखाए जा रहे हैं..5-7 सेंकेड का मोंटाज..फिर ग्राफिक्स प्लेट)

....

एम्स के कितने मुन्नाभाई ?

....

देशभर में फैले तार

......

एम्स के हाईटेक चोरों को पकड़ने के लिए दिल्ली पुलिस ने तफ्तीश तेज कर दी है....इधर अदालत ने पांचों आरोपियों को सात दिन की रिमांड पर भेजा..तो उधर हरियाणा के एक मेडिकल कॉलेज में छापे के दौरान रैकेट में शामिल एक और डॉक्टर का नाम सामने आ गया...बताया जा रहा है कि GFX IN इस फर्जीवाड़े के तार दिल्ली , मुंबई नागपुर,कोलकाता पटना, चंडीगढ़ और हरियाणा से जुड़े हैं GFX OUT

(मैप वाला ग्राफिक्स लगाएं)

बाइट- डीसीपी- क्राइम अशोक चांद

(जिसमें थोल रहा है कि तपतोश की जा रही है..आखिरी में थी ये थाइट)

एग्रा के पीजी इम्तिहान में कैंडिडेट को 20 से 35 लाख रुपए लेकर पास कराए जाने का ये रैकेट इतना हाईटेक था, कि पुलिस भी हैरान रह गई... (एनिमेशन इन)
नकल कराने के लिए छात्र को खास शर्ट दी जाती थी...जिसके कॉलर में एक ब्लूटूथ छिपाया जाता था...कानों में एक खुफिया डिवाइस होती थी...इसके साथ साथ गिरोह के दो सदस्य भी फर्जी रजिस्ट्रेशन के साथ इम्तिहान देने जाते थे...जो कलाई में छिपे आधुनिक मोबाइल के साथ इम्तिहान के पर्चे की तस्वीर खींचते थे...ये तस्वीर एस सॉफ्टवेयर के जरिए ग्रेटर नोएडा में कंट्रोल रूम में पहुंचती थी...जहां से मास्टर माइंड मोहित छात्र को मोबाइल पर सभी सवालों के जवाब बता देता था...

......
लेकिन तमाम तकनीक के बाद भी ये आरोपी पुलिस की गिरफ्त से नहीं बच पाए...

पीटीसी- प्रशांत देव, जी न्यूज, दिल्ली।

Duration : 00:01:46:07 (+00:01:46.07)
Scheduled duration : 00:00:00:00
C:10/01/2012 16.35.02 (Khushdeep Sehgal)
M:10/01/2012 21:10.13 (Ravi Parashar)

1001 MOBILE TOWER BAN PKG NST

Anchor

00:00:00:00 - 00:00:00:00
NST TRANS | Vizrt |

Anchor P: D. 00:00:12:10

अब बात करते हैं ख़तरनाक मोबाइल टावरों की। यूपी के रिहाइशी इलाकों में नए मोबाइल टावर लगाने पर इलाहाबाद हाईकोर्ट की लखनऊ बेंच ने रोक लगा दी है। ज़ी न्यूज़ रिहाइशी इलाकों में मोबाइल टावर के असर के खतरों से आगाह कर चुका है।

BITE MOSID: RDM.NE
JOBID.
Name **1001 MOBILE TOWER BAN**
IN: 00:00:00:00 OUT 00:01:33:21

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HDR BOTTOM NST | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
ASTON REPORTER ASTON | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
ASTON SUMIT NST | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
LB FOR BYTE ONLY | Vizrt |

जानलेवा है मोबाइल टावर रेडिएशन ?
रेडिएशन से कैंसर का ख़तरा ?
रेडिएशन से हो सकता है ब्रेन ट्यूमर ?

हेडर यूपी में नए मोबाइल टावर लगाने पर रोक

सब हेडर इलाहाबाद हाईकोर्ट का रिहाइशी इलाकों के लिए आदेश

IIT के पांच प्रोफेसरों की कमेटी

16 अप्रैल तक कमेटी देगी रिपोर्ट

क्या हैं मोबाइल टावर लगाने के मानक ?

किस स्तर तक रेडिएशन ख़तरनाक ?

BITE P: D. 00:01:33:22

जानलेवा है मोबाइल टावर रेडिएशन ? - हेडर
रेडिएशन से कैंसर का ख़तरा?
रेडिएशन से हो सकता है ब्रेन ट्यूमर?

रिहाइशी इमारतों पर लगे मोबाइल टावर लोगों में जानलेवा बीमारियां बांट रहे हैं। ऐसे ही सवालों से परेशान लखनऊ के अमीनाबाद में रहने वाले राम सिंह जौहरी की याचिका पर इलाहाबाद हाईकोर्ट ने *यूपी के सभी रिहाइशी इलाकों में नए मोबाइल टावर लगाने पर अगले आदेश तक रोक*

लगा दी है। अदालत ने आईआईटी के पांच प्रोफेसरों की कमेटी बनाकर 16 अप्रैल तक रिपोर्ट देने के लिए कहा है। ये कमेटी मोबाइल

पता लगाएगी कि किस स्तर तक इनसे निकलने वाला रेडिएशन खतरनाक हो सकता है।

सुमित श्रीवास्तव
याचिकाकर्ता राम जौहरी के वकील 1001 HC ON TOWER R

0201 JI TOWER JAIPUR PKG

ज़ी न्यूज़ मोबाइल टावर के खतरे से जुड़े अहम पहलुओं पर देश के अलग-अलग शहरों से रिपोर्ट पहले ही आप तक पहुंचा चुका है। जयपुर से ऐसी ही एक रिपोर्ट में दो सगे भाइयों और उनके पालतू कुत्ते को महज एक साल के भीतर कैंसर हो जाने का सनसनीखेज मामला सामने आया था। अमेरिकी डॉक्टरों की सलाह और रेडिएशन एक्सपर्ट्स की निजी जांच के आधार पर इस परिवार ने कैंसर की वजह टावर को ही बताया। जयपुर में पुरुषोत्तम वैष्णव के साथ आलोक पांडेय, ज़ी न्यूज़, लखनऊ।

اسکرپٹ کے اضافی نمونے

1311 CR AP HEADLEY RAHUL PKG

Duration : 00:02:39:00 (+00:02:39:00)
C:11/13/2009 22:04:36 (Gopal Shukla)

Scheduled duration : 00:00:00:00
M:11/15/2009 14:17:53 ((system))

Anchor

Anchor P — O: 00:00:13:02

हेडली को जानने और उससे मिलने वालों में महेश भट्ट के बेटे राहुल भट्ट का नाम आया है। राहुल नाम के इसी कोड को सुरक्षा एजेंसियों ने डिकोड किया। पता चला है कि राहुल की मुलाकात एक जिम में हेडली से हुई। हालांकि महेश भट्ट इससे इनकार कर रहे हैं।

PKG — MOSID: RDM.NI
JOBID:
Name: 1311 AP HEADLEY RAHUL
IN: 00:00:00:00 OUT: 00:02:25:22

PKG P — O 00:02:25:23

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HEADER | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
SHIVNANDAN ASTON | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
ASTON MAHESH | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
ASTON ANJANI | Vizrt |

00:00:00:00 - 00:00:00:00
LB MUMBAI | Vizrt |

खुल गया राहुल का राज
हेडली का राहुल कोड वर्ड नहीं
'राहुल' शाहरुख़ ख़ान भी नहीं

आतंकी डेविड कोलमैन हेडली की डायरी और ईमेल में दर्ज राहुल का राज खुल गया है हेडली का राहुल कोई और नहीं बल्कि मशहूर फिल्म निर्माता महेश भट्ट का बेटा राहुल भट्ट है..

महेश भट्ट का बेटा राहुल
फिटनेस इंस्ट्रक्टर है राहुल
गोल्ड नाम के जिम में मिले राहुल-हेडली :
मुंबई से हेडली के रिश्तों की जांच करती हुई जांच एजेंसियां इसी नतीजे पर पहुंची है ..जांच एजेंसियों को इस बात का पता चला है कि पेशे से फिटनेस ट्रेनर राहुल और हेडली की मुलाकात एक जिम में हुई...बताया जा रहा है कि राहुल ने ही एक प्रॉपर्टी डीलर के जरिए हेडली को मुंबई में ब्रीच कैंडी

अस्पताल के पास रहने के लिए एक फ्लैट [illegible]
[illegible]।

अस्पताल के पास रहने के लिए एक फ्लैट [illegible] में मदद की।

25 साल के राहुल की हेडली से मुलाकात एक पार्टी में हुई.....राहुल उस वक्त अपनी होम प्रोडक्शन के बैनर तले बन रही फिल्म सुसाइड बॉम्बर से बॉलीवुड में एंट्री करने वाला था ... ये फिल्म लंदन में बम धमाकों पर बन रही थी...लेकिन कुछ वजहों से फिल्म बंद हो गई .
बाइट महेश भट्ट, राहुल भट्ट के पिता
वीओ-3-
सूत्रों के मुताबिक इस मामले में जांच एजेंसियों ने राहुल भट्ट को क्लीन चिट नहीं दी है...लेकिन मुंबई पुलिस इस मामले पर ज्यादा नहीं बोलना चाहती।

बाइट डी शिवानंदन, पुलिस कमिश्नर, मुंबई।

तो अब राहुल का राज खुल चुका है.. जांच एजेंसियां ये पता लगाने में जुटी हैं कि राहुल भट्ट और हेडली का दोस्ताना कहां तक था।
डॉली सिंह के साथ आशीष कुमार सिंह, जी न्यूज, मुंबई।

1311 CR HABITUAL OFFENDER PKG

Duration : 00:02:13:24 (+00:02:13:24)
C:11/13/2009 15:08:16 (Gopal Shukla)

Scheduled duration : 00:00:00.00
M: ()

Anchor	Anchor P: D. 00:00:15:17
	अब जिस गुनहगार का आपसे तार्रुफ करवाने जा रहे हैं उसकी असलियत जानकर आप भी हैरान हुए बिना नहीं रहेंगे ..हैदराबाद का ये गुनहगार 15 साल की उम्र से ही पुलिस की आंख में धूल झोंकता आया है...और दर्जनों बार जेल जाने के बाद भी वो सुधरने का नाम नहीं ले रहा.. कौन है वो जरा आप भी सुनिये जुर्म के शौकीन से...
PKG MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1211 CR HABITUAL OFFEN IN:00:00:00:00 OUT:00:01:58:06	PKG P. D 00:01:58:07
00:00:00:00 - 00:00:00:00 LOCATION [Vizrt [00:00:00:00 - 00:00:00:00 ACCUSED [Vizrt [00:00:00:00 - 00:00:00:00 POLICE [Vizrt [00:00:00:00 - 00:00:00:00 HAEDER [Vizrt [	वीओ 1 ये है गुनाह की दुनिया का वो खोटा सिक्का है जिसकी निगाह हर वक्त खरे और कीमती पत्थरों पर लगी रहती है... । और पुलिस की मानें तो इन लूटपाट और चोरी करने का अजीबो गरीब शौक है। और अपने इस शौक को पूरा करने के लिए तो जान की बाजी भी लगाने से बाज नहीं आता। पिछले दस सालों से ये पुलिस के साथ आंख मिचौली का खेल खेल रहा है। जरायम की दुनिया ने ये शख्स मेंटल जगन के नाम से कुख्यात है। बाइट---मुकेश कुमार, आरोपी (मैं नहीं जानता कि शराब पीने के बाद मुझे क्या हो जाता है...और उसी नशे में मैं कुछ कर लेता हूं...) वीओ 2 हैदराबाद का शायद ही ऐसा कोई ऐसा थाना हो जिसके रजिस्टर में इसके जुर्म का इतिहास दर्ज न हो। पंद्रह साल की उम्र में ही गुनाह के दलदल में इसने अपना कदम रखा था...और अब तक ये कितने गुनाहों को अंजाम दे चुका है...ये खुद उनकी गिनती भूल चुका है। हां पिछले सात दिनों के भीतर इसने 19 वारदातों को जरूर अंजाम दिया।

अस्पताल के पास रहने के लिए एक फ्लैट दिलाने में मदद की।

25 साल के राहुल की हेडली से मुलाकात एक पार्टी में हुई..... राहुल उस वक्त अपनी होम प्रोडक्शन के बैनर तले बन रही फिल्म सुसाइड बॉम्बर से बॉलीवुड में एंट्री करने वाला था.... ये फिल्म लंदन में बम धमाकों पर बन रही थी...लेकिन कुछ वजहों से फिल्म बंद हो गई..
बाइट महेश भट्ट, राहुल भट्ट के पिता
वीओ-3-
सूत्रों के मुताबिक इस मामले में जांच एजेंसियां ने राहुल भट्ट को क्लीन चिट नहीं दी है...लेकिन मुंबई पुलिस इस मामले पर ज्यादा नहीं बोलना चाहती।

बाइट डी शिवानंदन, पुलिस कमिश्नर, मुंबई।

तो अब राहुल का राज खुल चुका है.. जांच एजेंसियां ये पता लगाने में जुटी हैं कि राहुल भट्ट और हेडली का दोस्ताना कहां तक था।
डॉली सिंह के साथ आशीष कुमार सिंह, ज़ी न्यूज, मुंबई।

1311 CR HABITUAL OFFENDER PKG

Duration : 00:02:13:24 (+00:02:13:24) C:11/13/2009 15:08:16 (Gopal Shukla)	Scheduled duration : 00:00:00.00 M: ()
Anchor	Anchor P: D. 00:00:15:17 अब जिस गुनहगार का आपसे तार्रुफ करवाने जा रहे हैं उसकी असलियत जानकर आप भी हैरान हुए बिना नहीं रहेंगे...हैदराबाद का ये गुनहगार 15 साल की उम्र से ही पुलिस की आंख में धूल झोंकता आया है...और दर्जनों बार जेल जाने के बाद भी वो सुधरने का नाम नहीं ले रहा.. कौन है वो जरा आप भी सुनिये जुर्म के शौकीन से...
PKG MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1211 CR HABITUAL OFFEN IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:58:06 **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **LOCATION | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **ACCUSED | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **POLICE | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **HAEDER | Vizrt |**	PKG P: D 00:01:58:07 वीओ 1 ये है गुनाह की दुनिया का वो खोटा सिक्का है जिसकी निगाह हर वक्त खरे और कीमती पत्थरों पर लगी रहती है...। और पुलिस की मानें तो इसे लूटपाट और चोरी करने का अजीबो गरीब शौक है। और अपने इस शौक को पूरा करने के लिए ये जान की बाजी भी लगाने से बाज नहीं आता। पिछले दस सालों से ये पुलिस के साथ आंख मिचौली का खेल खेल रहा है। जरायम की दुनिया में ये शख्स मैंटल जगन के नाम से कुख्यात है। बाइट---मुकेश कुमार, आरोपी (मैं नहीं जानता कि शराब पीने के बाद मुझे क्या हो जाता है...और उसी नशे में मैं कुछ कर लेता हूं...) वीओ 2 हैदराबाद का शायद ही ऐसा कोई ऐसा थाना हो जिसके रजिस्टर में इसके जुर्म का इतिहास दर्ज न हो। पंद्रह साल की उम्र में ही गुनाह के दलदल में इसने अपना कदम रखा था...और अब तक ये कितने गुनाहों को अंजाम दे चुका है...ये खुद उनकी गिनती भूल चुका है। हां पिछले सात दिनों के भीतर इसने 19 वारदातों को जरूर अंजाम दिया।

बाइट---रवि वर्मा, डीसीपी वेस्ट जोन हैदराबाद
(हमने इसके पास से नौ लाख से ज्यादा के गहने और गाड़ियां बरामद की हैं जो इसने 19 वारदातों की कोशिश कर रहे हैं...)

वीओ 3

थाने में खड़ी ये गाड़ियां और अलग अलग डिजाइन के ये गहने इस बात की गवाही देने के लिए काफी है कि कितने शातिर तरीके से ये वारदात को अंजाम देता था। पुलिस के मुताबिक हर गुनाह के पहले ये शराब जरुर पीता था। और फिर बाइक पर सवार होकर लूटपाट के वारदात को अंजाम देता था। पुलिस ने इसे न जाने कितनी बार सलाखों के पीछे बंद कर चुकी है लेकिन इसके सिर से गुनाह करने का जुनून नहीं उतार सकी। इस बार भी पुलिस ने तमाम सबूतों के साथ उसे न्यायिक हिरासत में बंद कर दिया है। इस उम्मीद से कि मुकेश कुमार उर्फ मैंटल जगन सुधरने वाला नहीं...

प्रसाद भोसेकर, ज़ी न्यूज, हैदराबाद।

1311 METRO NOIDA PKG

Duration : 00:02:12:20 (+00:02:12:20)
C 11/13/2009 12:16:28 (arun patiyal)

Scheduled duration : 00.00:00:00
M:11/15/2009 13:45.30 ((system))

Anchor	Anchor P 00:00:30:16 राजधानी दिल्ली की लाइफ लाइन कही जाने वाली दिल्ली मेट्रो अब नोएडा वासियों के दिल की भी धड़कन बन चुकी है...दिल्ली की दहलीज पार कर जैसे ही मेट्रो नोएडा पहुंची.... लोगों ने तहेदिल से उसका स्वागत किया....
PKG MOSID: RDM.NE JOBID: Name: **1311 METRO NOIDA PKG - IN: 00:00:00:00 OUT: 00:02:02:03** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **MAUSMI MAJUMDAR | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **YATRI | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **HEADERS | Vizrt |**	PKG P: 00:02:02:04 शुक्रवार की सर्द सुबह...करीब 6 बज रहे थे दिल्ली मेट्रो का आखिरी पड़ाव द्वारका सेक्टर [illegible] स्टेशन ..मेट्रो ट्रेन पकड़ने की हड़बड़ी न तो [illegible] मौसमी मजुमदार के लिए आज की सुबह उनका सफर कुछ बेहद खास था... खास इसलिए क्योंकि आज न तो उन्हे बसों मे धक्के खाने थे...और न ही कालेज पहुंचने मे देरी की चिंता सता रही थी..भई...उनके सपनों की मेट्रो आज पहली बार नोएडा में उनके कालेज के इतने पास जो पहुंचने जा रही थी.... बाइट- मौसमी मजूमदार...छात्रा.. वीओ2- मौसमी की तरह ही एनसीआर के [illegible] लोग अहले सुबह से ही दिल्ली से नोएडा जाने वाली मेट्रो ट्रेन का बेसब्री से इंतजार कर [illegible] थे.... यमुना बैंक मेट्रो स्टेशन की दहलीज पार करते [illegible] जैसे ही ट्रेन मयूर विहार और फिर यूपी के नोएडा

मे दाखिल हुई... लोगों की खुशी का कोई ठिकाना नहीं था.... हालांकि, इस सफर के दौरान लोगो को परेशानियों से भी दो-चार होना पड़ा..

VOX POP....

वीओ3- मेट्रो की सेवाएं भले ही दिल्ली से आगे नोएडा तक पहुंच गई है....
लेकिन, फिलहाल मेट्रो की सेवाएं कम होने की वजह से इस रूट पर लोगों को लंबा इंतजार करना पड़ रहा है... नोएडा के कई स्टेशनों पर पार्किंग की मुकम्मल व्यवस्था नहीं है, तो कहीं फीडर बस नही चल रही.... बावजूद इसके लोगों को मेट्रो के रुप में बड़ी सहूलियत तो मिल ही गई है।

नोएडा मे अश्विनी गुप्ता और रवि त्रिपाठी के साथ...अमित प्रकाश..जी न्यूज..दिल्ली.

1311 JI WHY PRICE HIKE PKG

Duration : 00:02:07:16 (+00:02:07:16)
C.11/05/2009 18:47:58 (Om Prakash)

Scheduled duration : 00:00:00:00
M:11/13/2009 19:08:09 (Om Prakash)

Anchor	Anchor P: 00:00:17:02 सरकार लगातार बढ़ रही महंगाई पर लगाम लगाने में नाकाम है। योजना आयोग के अध्यक्ष मोंटेक सिंह अहलूवालिया ने भी खाने पीने की चीजों के दाम पर काबू पाने में सरकारी जतां... लेकिन सबसे बड़ा सवाल ये है कि आखिर सरकार मजबूर क्यों है...क्या वजह है कि लगातार बढ़ रही महंगाई को रोकने में सरकारी मशीनरी भी नाकाम हो रही है।
PKG MOSID. RDMLNI JOBID: Name: 1311 JI WHY PRICE HIKE IN:00:00:00:00 OUT:00:01:50:13 **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **HEADER [Vizrt]** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **REPORTER ADTON [Vizrt]**	PKG P: 00:01:50:14 क्या महंगाई पर कभी लग पाएगी लगाम .. या फिर महंगाई को नियति मान कर खाने पीने की चीजों को दूर से देखने की आदत डाल ले आम आदमी.....सवाल बड़ा है लेकिन जवाब किसी के पास नहीं..कृषि मंत्री का कहना है कि धान और मोटे अनाजों की बुवाई में कमी के चलते ही इन चीजों के दाम बढ़े हैं। जीएफएक्स 54 लाख हेक्टेयर में धान की रोपाई नहीं 3.5 लाख हेक्टेयर में मोटे अनाज की बुवाई नहीं 16.5 लाख हेक्टेयर में तिहलन की बुवाई नहीं हो पाई है। और ये कमी उत्तर प्रदेश, मध्य प्रदेश राजस्थान और बिहार जैसे राज्यों में दर्ज की गई है। क्यों बढ़ रही हैं कीमतें ? मांग ज्यादा, उत्पादन कम -------- चीनी उत्पादन 160 लाख टन मांग 230 लाख टन --------

[illegible]

दाल
उत्पादन 14 लाख टन
मांग 21 लाख टन

प्याज
महाराष्ट्र और कर्नाटक में फसल खराब

दूध
सूखे की वजह से चारा महंगा

आलू
उत्पादन कम

गेहूं
मांग ज्यादा, उत्पादन कम

अगर पिछले साल की कीमतों से तुलना करें तो।
आलू के दाम इस बार
आलू
81.18 फीसदी
ज्यादा हैं
चीनी के
44.47 फीसदी

दालों की कीमत 20.05 फीसदी
और
[illegible]
ऊपर चल रहे हैं...थोक और खुदरा बाजार की क़ीमतों के बीच बड़ा फर्क़ भी ग्राहकों की जेब से जा रहा है। सरसों के तेल की थोक और फुटकर क़ीमतों में भी प्रति लीटर दस से बीस रुपये का फर्क है।
सवाल ये है कि महंगाई के लिए क्या खराब मॉनसून ही जिम्मेदार है....
जानकारों का मानना है कि मांग और आपूर्ति के बीच खाई उतनी बड़ी नहीं है जितना कालाबाजारियों का लालच....जानकार ये भी मानते हैं कि खाने-पीने की चीज़ों की लागत 16.32 फीसदी ज्यादा सिर्फ और सिर्फ मुनाफाखोरों की वजह से हैं।
शेखर त्रिपाठी जी न्यूज

ZEE NEWS - NEWS 11/15/2009 20:00:00 (11/15/2009 20:00:00)

1511 PAK SPY NARORA PKG

Duration : 00:02:33:14 (+00:02:33:14)
C:11/15/2009 14:09:37 (Priyadarshan News)

Scheduled duration : 00:00:30:00
M:11/15/2009 19:47:07 (Priyadarshan News

Anchor

Anchor P: D. 00:00:14:07

हाल-फिलहाल पकड़े गए आईएसआई एजेंट्स में आमिर अकेला है जिसका ताल्लुक सीधे-सीधे पाकिस्तान से है .... आमिर दिल्ली में रहकर पश्चिमी उत्तर प्रदेश के अहम ठिकानों की जासूसी कर रहा था ... गौर करने वाली बात है कि पश्चिमी उत्तर प्रदेश में ही नरोरा परमाणु संयंत्र भी है .

PKG MOSID: RDM.NE
JOBID.
Name: 1511 PAK SPY NARORA PK
IN: 00:00:00:00 OUT: 00:02:19:06

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HEADER | Vizrt |

PKG P: D 00:02:19:07

नोट: 8 PM का ये पहला पैकेज है

ग्राफिक्स इन

पाक जासूस का निशाना कहां था ?

नरोरा था अब्दुल के निशाने पर ?

ग्राफिक्स आउट

वीओ:

उत्तर प्रदेश के सहारनपुर के पास नरोरा में देश का अहम परमाणु ऊर्जा केंद्र है ... दिल्ली के जिस इलाके शाहदरा में पाकिस्तानी जासूस अब्दुल रहता था ... वहां से नरोरा की दूरी करीब 125 किलोमीटर के आस-पास थी .. अब्दुल के पास से मिले दस्तावेजों के आधार पर जांच एजेंसियों को इस बात का शक है कि वो नरोरा परमाणु संयंत्र की जासूसी भी कर रहा था ...

ग्राफिक्स इन

नरोरा की जासूसी कर रहा था अब्दुल ?

नरोरा के बारे में किस तरह की जानकारी जुटाई?

ग्राफिक्स आउट

वीओ:

जांच एजेंसियां अभी इस बात की जानकारी जुटा रही हैं कि नरोरा के बारे में अब्दुल ने कितनी अहम जानकारियां पाकिस्तानी खुफिया एजेंसी आईएसआई तक पहुंचाई ... अब्दुल के इरादों के बारे में और मुकम्मल जांच के लिए गृह मंत्रालय की टीम मध्य और पश्चिमी उत्तर प्रदेश के दौरे पर है ...

(एयरपोर्ट और अंधेरे में साजिश करने वाला शॉट्स लगाएं)

की टीम मध्य और पश्चिमी उत्तर प्रदेश के दौरे पर हैं ...

(एयरपोर्ट और अंधेरे में साजिश करने वाला शॉट्स

वीओ:

हिंदुस्तान के और किन-किन अहम ठिकानों पर अब्दुल की नजर थी... उसने किन-किन लोगों के जरिये जानकारी इकट्ठा की थी ... उसने किन-किन ठिकानों की जासूसी की थी और उसका असली इरादा क्या था ... अभी इसका खुलासा होना बाकी है ...

... जी न्यूज को मिली जानकारी के मुताबिक अब्दुल ने डेढ़ साल लखनऊ में भी गुजारे थे ... लखनऊ में भी सेना की एक बड़ी छावनी है .. यानी शक इस बात का भी है कि यहां रहकर भी अब्दुल ने सैनिक छावनी के बारे काफ़ी जानकारियां इकट्ठी की हैं ...

.... लेकिन पाकिस्तानी जासूस अब्दुल के बारे में एक बात और चौंकती है ...

कहीं ऐसा तो नहीं कि आमिर भारत में फैले पाकिस्तानी जासूसों का मुखिया था और अहम खुफिया जानकारियां इकट्ठी करने के बाद अपने आकाओं से मिलने जा रहा था ...

'ग्राफिक्स इन

पाकिस्तानी जासूसों का मुखिया था अब्दुल'

भारत में पाक जासूसों का बॉस!

ग्राफिक्स आउट

फाइनल वीओ:

सूत्रों से मिली जानकारी के मुताबिक पाकिस्तानी जासूस अब्दुल पश्चिमी और मध्य उत्तर प्रदेश के सैनिक और संवेदनशील ठिकानों के बारे में खुफिया जानकारियां जुटा रहा था ... अब्दुल के शिकंजे में आने के बाद पाकिस्तान के कई नापाक इरादों के खुलासे की उम्मीद है ...

श्रुति सोढ़ी के साथ .... जी न्यूज, दिल्ली

ZEE NEWS - NEWS - 11/15/2009 20:00:00 (11/15/2009 20:00:00)

Duration : 00:01:59:24 (+00:01:59:24) C:11/15/2009 14:00:13 (Priyadarshan News)	Scheduled duration : 00:00:00:00 M:11/15/2009 19:07:33 (Mukesh Sahu)
Anchor **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **OTS JASOOS | Vizrt |** जी के पिल्लै' केंद्रीय गृह सचिव	Anchor P: D: 00:00:14:18 तीन महीने के दौरान ये तीसरा मौक़ा है जब पाकिस्तानी जासूस भारतीय खुफिया एजेंसियों के शिकंजे में आए हैं ... कानपुर, पटना से हालिया गिरफ्तार के बाद आज दिल्ली के अंतरराष्ट्रीय एयरपोर्ट से एक पाकिस्तानी जासूस को गिरफ्तार किया गया ... इस जासूस के निशाने पर थी भारतीय सेना ...
PKG MOSID: RDHLN2 JOBID: Name: **1511 PAK SPY ARRESTED** IN:00:00:00:00 OUT:00:01:45:05 **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **HEADER | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **ASTON REPORTER | Vizrt |** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **ASTON G K PILLAI | Vizrt |**	PKG P: D. 00:01:45:06 नोट: (इंदिरा गांधी एयरपोर्ट के शॉट्स से शुरू करें) (जासूस के शॉट्स नहीं हैं, इसलिए मास्क का इस्तेमाल करें) (पैकेज को DURATION 2 मिनट से ज्यादा का बनाएं) वीओ: पाकिस्तान के एक जासूस को जब दिल्ली के अंतरराष्ट्रीय एयरपोर्ट से दबोचा गया ... तो हड़कंप मच गया ... ये जासूस कितना ख़तरनाक था ... इस बात का इल्म इस बात से होता है कि शायद पहली बार किसी पाकिस्तानी जासूस के पकड़े जाने के बारे में केंद्रीय गृह सचिव ने मीडिया को मुकम्मल जानकारी दी ... बाइट: जी के पिल्लै, केंद्रीय गृह सचिव वीओ:

[illegible]
अली है ...इंदिरा गांधी अंतरराष्ट्रीय एयरपोर्ट से उसे फर्ज़ी दस्तावेज़ों के आधार पर गिरफ्तार किया गया ... उसने आमिर अली के नाम से भारत में पासपोर्ट और राशन कार्ड भी बनवाया था लेकिन इस पाकिस्तानी जासूस का असली नाम अब्दुल है जो कराची का रहने वाला है .... खुफिया एजेंसियों ने उसे उस वक्त गिरफ्तार किया जब वो सऊदी अरब जाने की फिराक में था वो कराची से ढाका ... ढाका से काठमांडू और फिर वहां से दिल्ली पहुंचा था ... अब्दुल नाम का ये जासूस करीब डेढ़ साल लखनऊ में रहा जहां से वो दिल्ली चला आया ... ये जासूस फर्ज़ी नाम और कागजात के सहारे पिछले छह साल से भारत में रह रहा था ... इस दौरान उसने अपना ज़्यादातर वक्त दिल्ली के शाहदरा इलाक़े में बिताया ... अब्दुल का ख़ास निशाना हिंडन और मेरठ के आर्मी कैन्टोन्मेंट थे .... गिरफ्तारी के वक्त उसके पास से सेना के अहम दस्तावेज़ बरामद हुए हैं ...
दिनेश शर्मा, ज़ी न्यूज़, दिल्ली

ZEE NEWS - NEWS - 11/15/2009 20:00:00 (11/15/2009 20:00:00)

Duration : 00:02:09:05 (+00:02:09:05) C:11/15/2009 14:09:11 (Priyadarshan News)	Scheduled duration : 00:00:00:00 M:11/15/2009 20:04:10 ((system))
Anchor	Anchor P: D: 00:00:13:15 6 साल से भारत में रह रहे पाकिस्तानी जासूस अब्दुल उर्फ़ आमिर अली ने दिल्ली को ही क्यों ठिकाना बनाया ... इस राज़ से भी परदा उठ चुका है ... आमिर का निशाना भारतीय सेना थी और उसके लिए दिल्ली में शाहदरा से अच्छी कोई जगह नहीं हो सकती थी ... क्यों ... आइए आपको बताते हैं ...
PKG · MOSID: RDM.NI JOBID: Name: **1511 PAK SPY TARGET PK** **IN:00:00:00:00 OUT:00:01:55:14** **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **HEADER | Vizrt |**	PKG P D 00.01.55.15 वीओ: दिल्ली के शाहदरा इलाक़े को ठिकाना बनाने के पीछे पाकिस्तानी जासूस आमिर अली का शातिर दिमाग़ ख़ूब काम आया .... शाहदरा पूर्वी दिल्ली का वो इलाक़ा है जो उत्तर प्रदेश सीमा के एकदम पास है ... इसी सीमा के पास उत्तर प्रदेश के गाज़ियाबाद में भारतीय वायुसेना का हिंडन एयरबेस है ... शाहदरा और हिंडन एयरबेस के बीच की दूरी महज़ 6 किलोमीटर है .... सूत्रों से मिली जानकारी के मुताबिक शाहदरा में रहते हुए आमिर अली उर्फ़ अब्दुल हिंडन एयरबेस आया-जाया करता था ... ख़बर ये भी है कि उसने हिंडन एयरबेस के आस पास के इलाक़ों में अपने कुछ संपर्क भी बना रखे थे ... जिसके ज़रिये वो भारतीय वायुसेना की हरकत की हर जानकारी इकट्ठी करता था ...

... पूछ आमिर आईएसआई एजेंट बनकर भारत म
रह रहा था इसलिए इस बात की पूरी आशंका है
कि वो भारतीय वायुसेना की खुफिया जानकारियां
सरहद पार भेजता था ...

.... पाकिस्तानी जासूस आमिर का निशाना सिर्फ़
हिंडन एयरबेस ही नहीं था बल्कि आईएसआई
उससे पश्चिमी और मध्य उत्तर प्रदेश के तमाम
सैनिक ठिकानों की भी जासूसी करवा रही थी
सूत्रों से मिली जानकारी के मुताबिक आमिर
अक्सर मेरठ आता जाता था या वो सेना की मेरठ
छावनी की गतिविधियों पर भी पैनी नजर रखता
था ... इंदिरा गांधी अंतरराष्ट्रीय हवाई अड्डे पर
गिरफ्तारी के वक्त भी आमिर के पास से सेना से
जुड़े दस्तावेज बरामद हुए हैं ...

... दरअसल आमिर आईएसआई के उस प्लान का
हिस्सा है जिसके जरिये पाकिस्तानी खुफिया
एजेंसी भारतीय सेना की जासूसी करवा रही है
मुमकिन ये भी है कि कई और पाकिस्तानी जासूस
अभी हिंदुस्तान की सरहद के अंदर मौजूद हो
सकते हैं ... आमिर से पूछताछ में खुफिया एजेंसियों
को आईएसआई के कई नापाक एजेंटों और एजेंडा
का पता चल सकता है ...
श्रुति सोढ़ी के साथ दिनेश शर्मा, जी न्यूज़, दिल्ली

- NEWS - 11/15/2009 20:00:00 (11/15/2009 20:00:00)
1511 PREVIOUS ARREST PKG

Duration : 00:02:13:19 (+00:02:13:19) C:11/15/2009 14:13:25 (Priyadarshan News)	Scheduled duration : 00:00:00:00 M:11/15/2009 20:02:46 (Priyadarshan News)
Anchor	Anchor P: D 00:00:17:21 हाल के दिनों में पकड़े गए पाकिस्तानी जासूस और आईएसआई एजेंट्स से पूछताछ मे ये बात सामने आई है कि देश के सैनिक ठिकाने दुश्मन के ... मे हैं ... पकड़े गए सभी लोगों के काम करने का तरीका भी एक जैसा है ... ये सिर्फ सैनिक छावनियों की रेकी ही नहीं करते बल्कि अपने संपर्कों का इस्तेमाल कर अंदर की खुफिया जानकारियां भी निकलवाते हैं ...
PKG MOSID: RDM.NI JOBID: Name: 1511 PREVIOUS ARREST P IN: 00:00:00:00 OUT: 00:01:55:22 **00:00:00:00 - 00:00:00:00** **HEADER | Vizrt |**	PKG P: D 00:01:55:23 वीओ: दिल्ली एयरपोर्ट से पकड़े गए पाकिस्तानी जासूस अब्दुल पश्चिमी और मध्य उत्तर प्रदेश के अलग सैनिक ठिकानों की खुफिया जानकारियां जुटा ... था ... गौर करने वाली बात ये है कि जानकारियां इकट्ठी करने के लिए अब्दुल पहले ... ग्राफिक्स इन सैनिक ठिकानों की रेकी करता .... उसके बाद वो उस सैनिक छावनी में अपने दोस्त बनाता था ... दोस्त बनाने के लिए वो किस हुनर का इस्तेमाल करता था ... ये तो पूछताछ के बाद सामने आएगा लेकिन छावनी में मौजूद अपने दोस्तो के जरिये ही वो सैनिक ठिकानों की अहम जानकारियां जुटाता था ... ग्राफिक्स आउट वीओ: (मैप पर दिखाएं) झांसी, बबीना, आगरा, मथुरा, कानपुर, लखनऊ ... ये उत्तर प्रदेश के वो शहर हैं जहां भारतीय फौज के अड्डे ठिकाने हैं ... और इससे चौंकाने वाली बात ये है कि इन सैनिक ठिकानों में सेना की हर मूवमेंट की खबर सरहद पार पाकिस्तान पहुंच रही है

की ख़बर सरहद पार पाकिस्तान पहुंच रही है
... सितंबर महीने में इस बात का ख़ुलासा [illegible]
से पकड़े गए .. आईएसआई एजेंट [illegible]
सिद्दिकी ने किया था ... इम्तियाज़ ने इस [illegible]
लिए काम करना शुरू किया ... उसके नेटवर्क [illegible]
और भी एजेंट्स जुड़े थे ... भारतीय सेना की
खुफिया जानकारी भेजने के बदले इम्तियाज़ को
हर महीने 5000 रुपये की पगार भी आईएसआई
की तरफ़ से दी जाती थी ...
इम्तियाज़ भी उत्तर प्रदेश की सैनिक छावनियों
में अब्दुल की तरह दोस्त बनाता था और वहां [illegible]
खुफिया सूचनाएं इकट्ठी करके सरहद पार अपने
आकाओं तक पहुंचाता था ...
... आमतौर अब्दुल और इम्तियाज़ जैसे
आईएसआई एजेंट्स जानकारी भेजने के
लिए इंटरनेट, पाकिस्तान के फ़र्ज़ी पते का
इस्तेमाल करते हैं ....
श्रुति सोढ़ी के साथ ..... [illegible] न्यूज़, दिल्ली

2509 SACHIN PAK 24 PKG

Duration : 00:03:05:15 (+00:03:05:15) | Scheduled duration : 00:00:00:00
C:09/25/2009 14:13:48 (Rajiv Ranjan) | M:09/26/2009 13:39.06 (Anuradha)

Anchor P | 00:00.22.10

सेंदुरियन के मैदान पर आज क्रिकेट की सबसे बड़ी जंग लड़ी जाएगी क्योंकि आमने-सामने होंगे भारत और पाकिस्तान .. लाख टके का सवाल ये है कि धोनी की टीम किसके बूते पाकिस्तानी टीम को पटखनी देगी ... बरसों-बरस से बस एक ही नाम ... टीम इंडिया के लिए यही काम कर रहा है .. ये कोई और खिलाड़ी नहीं बल्कि क्रिकेट के सुपरकिंग सचिन तेंदुलकर हैं ... जरा सोचिए ... धोनी के पास सचिन हैं ... तो क्या पाकिस्तान के पास मास्टर की टक्कर का कोई खिलाड़ी है ?

PKG MOSID: RDM.NE
JOBID:
Name: 2509 SACHIN VS PAK PKG
IN: 00:00:00:00 OUT: 00:02:43:04

PKG P: | D. 00:02:43.05

00:00:00:00 - 00:00:00:00
REPORTER ASTON | Vizrt |

(पाक के खिलाफ सचिन तेंदुलकर के शॉट्स का मोंटाज)

00:00:00:00 - 00:00:00:00
2509 ASTON AFRIDI | Vizrt |

टीम इंडिया की सबसे बड़ी ताकत

(पाक के खिलाफ सचिन तेंदुलकर के शॉट्स का मोंटाज)

00:00:00:00 - 00:00:00:00
HEADER | Vizrt |

करोड़ो उम्मीदों का योद्धा

(पाक के खिलाफ सचिन तेंदुलकर के शॉट्स का मोंटाज)

...... भारत और पाकिस्तान की टीम के बीच अगर सबसे बड़ा कोई फर्क है तो वो है- सचिन तेंदुलकर...

एक बार फिर करोड़ो की आस लिए सचिन तेंदुलकर को मैदान पर उतरना है. टीम इंडिया की ताकत बनना है ..बड़े मैचों का मैच विनर साबित करना है...पाकिस्तान से मुकाबले की अहमियत का अहसास सचिन को है. तभी तो हर मैच के लिए उनके रणनीति अलग और सोच भी अलग

की ख़बर सरहद पार पाकिस्तान पहुंच रही है
... सितंबर महीने में इस बात का खुलासा [illegible]
से पकड़े गए ... आईएसआई एजेंट [illegible]
सिद्दिकी ने किया था ... इम्तियाज़ ने इस साल
लिए काम करना शुरू किया ... उसके नेटवर्क से
और भी एजेंट्स जुड़े थे ...भारतीय सेना की
खुफिया जानकारी भेजने के बदले इम्तियाज़ को
हर महीने 5000 रुपये की पगार भी आईएसआई
की तरफ़ से दी जाती थी ...
इम्तियाज़ भी उत्तर प्रदेश की सैनिक छावनियों
में अब्दुल की तरह दोस्त बनाता था और वहां से वो
खुफिया सूचनाएं इकट्ठी करके सरहद पार अपने
आकाओं तक पहुंचाता था ...
... आमतौर अब्दुल और इम्तियाज़ जैसे
आईएसआई एजेंट्स जानकारी भेजने के
लिए इंटरनेट. पाकिस्तान के फ़र्ज़ी पते का
इस्तेमाल करते हैं ....
श्रुति सोढ़ी के साथ ..... न्यूज़, दिल्ली

वर्ल्ड कप 2003
भारत बनाम पाकिस्तान
सेंचुरियन
लोग अभी सचिन की 98 रनों की इस पारी को भूले नहीं होंगे... ये पारी यादगार है... सिर्फ सचिन के लिए या उनके लिए नहीं जिन्होंने इसे देखा... बल्कि उन करोड़ों लोगों के लिए जो क्रिकेट में जीते हैं... जिनके लिए क्रिकेट धर्म और सचिन भगवान हैं... सेंचुरियन पर 6 साल पहले खेली मास्टर की इस पारी के पीछे की मेहनत किसी से छिपी नहीं...मैदान पर दर्द से छटपटाते रहे...लेकिन देश के लिए इसे दरकिनार कर दिया...टीम को जीत मिली, तो दर्द कम हो गया और चेहरे पर दिखी मुस्कान...इस मास्टर पारी का राज भी कम दिलचस्प नहीं था...मास्टर ने खुलासा किया कि किस तरह पाकिस्तान के खिलाफ अहम मुकाबले में बेहतर प्रदर्शन की चिंता ने उनकी आंखों से नींद उड़ा दी थी...
GFX IN... 2003 वर्ल्ड कप के दौरान पाकिस्तान के खिलाफ हुए मुकाबले से पहले सचिन तेंदुलकर को पूरी रात ठीक से नींद नहीं आई थी...ग्राफिक्स आउट

चैंपियन्स ट्रॉफी, 2009
सेंचुरियन

भारत बनाम पाकिस्तान
मैदान वही... विरोधी भी वही... बेशक 6 साल गुजर गए हों लेकिन मास्टर ब्लास्टर अभी भी टीम की [illegible]
उस कमाल को दोहराने की उम्मीदें हैं जिसके आगे पूरी पाकिस्तान टीम ने घुटने टेक दिये थे
GFX IN... पाकिस्तान के खिलाफ अब तक खेले 66 मैचों में सचिन ने 39.68 की औसत से 2381 रन बनाए है जिसमें पांच शतक और 14 अर्द्धशतक शामिल है... ग्राफिक्स आउट

पाक टीम जानती है कि अगर मास्टर का बल्ला फिर चला तो मिशन बदला अधूरा रह जाएगा...इसलिए मास्टर से माइन्ड गेम भी शुरु हो पहले जैसी बात नहीं रही।

बाइट- शाहिद अफरीदी

उपकप्तान, पाकिस्तान क्रिकेट टीम।

इस बार सचिन पर ज़िम्मेदारी कुछ ज्यादा है...सहवाग और युवराज की गैरमौजूदगी में टीम को बड़े स्कोर तक पहुंचाने की चुनौती है... क्रिकेट की दुनिया के बादशाह हैं तो रणनीति भी बन चुकी होगी... मैदान पर उतरने से पहले बचे कुछ घंटों में उन्होंने इसकी रिहर्सल भी शुरु कर दी होगी।

प्रमोद राघवन, न्यूज, सेंचुरियन

ٹی وی پروگرام پروڈکشن خاکہ

ٹی وی پروگرام پروڈکشن خاکہ

اگر ٹیلی ویژن کی تعریف دس طرح کے لوگوں سے پوچھیں تو غالباً جواب بھی دس طرح کے ہی ملیں گے۔ کچھ لوگوں کے لیے ٹیلی ویژن تفریح طبع کا ذریعہ ہے، مثلاً تھیٹر، فلم، سیریل، موسیقی یا طنز و مزاح تو کچھ کے لیے یہ خبر ہے، خواہ وہ قومی یا بین الاقوامی یا دیگر خصوصی واقعات۔ بہت سے لوگ اسے کھیلوں سے جوڑ کر دیکھتے ہیں۔ بیرون ملک ہو رہے اولمپک کھیلوں سے لے کر ایک مقامی کرکٹ یا فٹ بال میچ تک۔ بلاشبہ ٹیلی ویژن یہ سب کچھ ہے اور اس سے بھی کہیں زیادہ، لیکن اگر پروگراموں کے سائز، پیچیدگی، موضوع یا ان کے پروڈکشن اور ٹیلی کاسٹ سے بالاتر ہو کر دیکھیں تو پائیں گے کہ ایک ایسی خوبی ہے جو ہر طرح کے پروگراموں میں یکساں ہے اور وہ ہے اس کے ذریعہ سے پیغامات اور خیالات کا ناظرین تک ترسیل۔ چونکہ ٹیلی ویژن پروڈکشن تکنیک اور تکنیکی ساز و سامان سے مزین ایک پیچیدہ تخلیقی عمل ہے، اس لیے پروڈکشن کے عمل کا مختصر تجزیہ کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ بنیادی حقائق سے بھی متعارف ہونا ضروری ہے۔ اس کے لیے سب سے پہلے ٹیلی ویژن پروڈکشن یونٹ یا ٹیم کے ارکان سے واقف ہونا ضروری ہے۔ ساتھ ہی اسٹوڈیو اور کنٹرول روم کو بھی جاننا ضروری ہے جہاں پروگراموں کا پروڈکشن ہوتا ہے۔ اس کے بعد پروڈکشن کے مراحل (Stages) اور پھر ٹیلی ویژن سسٹم کے تکنیکی عمل سے واقفیت جو ایک شبیہ (Image) کا

پروڈکشن کرتے ہیں۔آخر میں ویڈیو اسپیس (Video Space) سے متعلق معلومات بھی ضروری ہے، جو تقریباً سبھی طرح کے پروڈکشن کے فیصلوں میں اہم کردار نبھاتا ہے۔

ٹیلی ویژن ٹیم: ٹیلی ویژن کئی میڈیم کے اختلاط سے پیداشدہ میڈیم ہے جو تھیٹر، سنیما اور ریڈیو کی کئی خوبیوں اور تکنیکوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ابتدا میں ٹیلی ویژن پروڈکشن تجرباتی بنیاد پر ہوتا تھا۔ نئی میڈیم کی صلاحیت کی تہہ میں جانے کے لیے تخلیقی پروڈکشن سے وابستہ لوگ اور تکنیکی گروپ کے ساتھ مل کر کام کرتے تھے۔ انھوں نے کچھ ایسے اصولوں اور روایتوں کو فروغ دیا جن پر آج بھی عمل ہوتا ہے۔ جیسے جیسے پروڈیوسر اور ڈائریکٹر تجربہ کار ہوتے گئے انھوں نے انجینئروں کے سامنے چیلنج رکھا کہ وہ اور باریک بین کیمرے، بہتر لینس، تازہ ترین الیکٹرانک افیکٹ اور اعلیٰ درجے کے ساؤنڈ سسٹم کا فروغ کریں جس سے کہ ان کے پروڈکشن کی کوالٹی اور اعلیٰ درجے کی تکمیلیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ انجینئروں نے ان چیلنجز کو تسلیم کرتے ہوئے چند برسوں کے اندر ہی رنگین ٹی وی، ویڈیو ٹیپ اور لاتعداد الیکٹرانک افیکٹس کا فروغ کر دکھایا اور ٹیلی ویژن پروڈکشن کے لیے جدید ترین راہ ہموار کی۔ گزشتہ 30-40 برسوں میں ٹیلی ویژن پروڈکشن کے شعبے میں بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں، لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے تو وہ ہے ٹیم ورک کی شکل میں ٹیلی ویژن کا مزاج۔ کیونکہ ایک پروگرام کے پروڈکشن میں بہت سے فنکاروں اور کاریگروں کی مجموعی اہلیت اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ آسان ترین سے مشکل ترین پروگرام تک ٹیلی ویژن پروڈکشن درجنوں اشخاص، یعنی ٹیلی ویژن ٹیم کی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ باب لاہرنڈرو (Bob Lahmdro) ایک تجربہ کار ڈائریکٹر کے لفظوں میں ''اس پیشے میں میں نے اپنا آغاز ٹرالی کھینچنے سے شروع کیا اور پانچ سال فلور منیجری یعنی اسسٹنٹ ڈائریکٹر بننے میں لگایا اور باقی زندگی ڈائریکٹر بننے میں۔ ان سبھی مراحل میں کام کرتے ہوئے میں نے پایا کہ پروگرام کو کامیاب بنانے میں لگے ہر شخص کے کام کی اپنی اہمیت ہے۔ یہ بات کوئی معنی نہیں رکھتی کہ آپ کا کام کیا ہے، تنخواہ کتنی ہے، بلکہ یہ بات ضرور معنی رکھتی ہے کہ ہر شخص اپنے کام پر تھوڑا بہت فخر ضرور محسوس کرتا ہے۔'' ٹیلی ویژن ایک اجتماعی کوشش ہے اور ڈائریکٹر کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار اس اجتماعی کوشش پر ہی مبنی ہے۔ مکالموں کی ایک بھی لائن کا ادھر ادھر ہو جانا یا ایک بھی غلط شاٹ

پورے شو پر خراب اثر ڈال سکتا ہے۔ کوئی ایک شخص خواہ کتنا ہی اچھا کام کر رہا ہو کوئی اہمیت نہیں رکھتا، جب تک ہر شخص صدفی صد کوشش نہیں کرے گا پروگرام کی کامیابی کو یقینی نہیں بنایا جا سکتا۔ ٹیلی ویژن کے بارے میں اگر کوئی بات سب سے پہلے ذہن نشین کرنی ہے تو وہ یہ ہے کہ کسی بھی پروڈکشن کے پس پشت اگر سب سے اہم کوئی عنصر ہے تو وہ ہے اجتماعی کوشش (Team Approach) کا جذبہ۔ ٹیلی ویژن ٹیم کی معقول قیادت کے لیے مختلف طرح کے کاموں کے درمیان یکسوئی، اشتراک اور ارتباط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹیلی ویژن ٹیم کو مجموعی طور پر دو حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے: (1) پروڈکشن اسٹاف، (2) پروڈکشن کرو۔ پروڈکشن اسٹاف میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جن کا کام تخلیقی ہوتا ہے جیسے ڈائریکٹر، پروڈیوسر، رائٹر اور دیگر پروڈکشن اسسٹنٹ۔ پروڈکشن کرو کے ارکان وہ لوگ ہوتے ہیں جو بنیادی طور پر پروڈکشن ہارڈ ویئر یا تکنیکی ساز و سامان سے وابستہ ہوتے ہیں، جیسے ٹیکنیکل ڈائریکٹر، ساؤنڈ انجینئر، کیمرہ مین، فلور منیجر اور مختلف طرح کے ٹیکنیکل اسسٹنٹ۔ کچھ حد تک یہ تقسیم بے باک لگتا ہے یعنی بااصول نہیں لگتا۔ مثال کے طور پر ڈائریکٹر پروڈکشن اسٹاف کا رکن مانا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ کسی مشینری یا تکنیکی ساز و سامان کو آپریٹ نہیں کرتا لیکن ایک اچھے ڈائریکٹر کو پروڈکشن مشینری مثلاً کیمرہ، مائکروفون، لائٹ وغیرہ کے تکنیک کے بارے میں علم ہونا چاہئے۔ ٹھیک اسی طرح پروڈکشن کرو کے ارکان کو تکنیکی مہارت، فنی باریکی، تخلیقی عمل اور تخیل میں، بہت حد تک پروڈکشن کرو کے ارکان کا ہاتھ ہوتا ہے۔

پروڈکشن اسٹاف (Production Staff): پروڈیوسر اپنے پورے پروڈکشن کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ اسکرپٹ رائٹنگ سے لے کر ایڈیٹنگ یا پروڈکشن کے آخری مرحلے تک کا سفر پروڈیوسر کی قیادت میں ہی ہوتا ہے۔ چونکہ پروڈیوسر پروگرام بجٹ، اپنے ادارہ کی قیادت کے معاملات کے ساتھ ساتھ دیگر اہم فیصلوں سے بھی وابستہ ہوتا ہے، لہٰذا کئی بڑے اسٹوڈیو میں پروڈیوسر کا ہاتھ بٹانے کے لیے کچھ پروڈکشن اسسٹنٹ بھی ہوتے ہیں۔

پروڈکشن کرو (Production Crew): ڈائریکٹر کی بغل میں ٹیکنیکل ڈائریکٹر سوئچر کے سامنے بیٹھتا ہے اور اسے کنٹرول کرتا ہے۔ ڈائریکٹر کی ہدایت پر جس طرح کا Video Source چاہئے اس کے لیے Punch up کرتا ہے۔ کچھ اسٹوڈیو میں ٹیکنیکل ڈائریکٹر ٹیکنیکل کرو کے کام

کاج کی نگرانی کرتا ہے۔ان اسٹوڈیوز میں جہاں اس کا کام صرف Punch up تک ہی محدود ہے اسے عام طور پر سوئچر (Switcher) کہا جاتا ہے۔

ڈائریکٹر (Director): ڈائریکٹر پروڈکشن کے تخلیقی عمل کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔اس کے لیے وہ فنکاروں (Performers) کے حرکات وسکنات کا تجزیہ کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل گروپ کو بھی ہدایت دیتا ہے۔ڈائریکٹر کا کام نسبتاً پیچیدہ ہوتا ہے جس کے لیے اس میں مختلف طرح کے کاموں کو ایک ساتھ کرنے یا ہدایت دینے کی اہلیت ہونی چاہئے۔اسے مختلف طرح کے کیمرہ شاٹ کو دیکھنا پڑتا ہے۔ ٹیلی کاسٹ کے لائق شاٹ کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ ڈائریکٹر پروڈکشن میں استعمال ہونے والے سبھی عناصر جیسے فنکاروں، کیمرہ، ساؤنڈ، لائٹ وغیرہ کو ہدایت دیتا ہے۔گرافکس ڈیزائن کے کام پر اپنی اجازت یا انکار کا اظہار کرتا ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تمام مجوزہ پروڈکشن پروڈیوسر کے بنیادی مفروضوں یا تخیل کے عین مطابق ہو۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر (Assistant Director): یہ ڈائریکٹر کی مدد کے لیے ہوتا ہے۔ یہ فنکاروں، کیمرہ فلم یا ٹیپ رول وغیرہ کو تیار رکھتا ہے اور پروڈکشن ٹیم کے دیگر ارکان کو بھی اگلے قدم کے لیے تیار رکھتا ہے۔ وقت کا خیال رکھتے ہوئے اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ پروگرام وقت معینہ پر شروع اور ختم ہو۔

پروڈکشن اسسٹنٹ (Production Assistant): اس کا کام بنیادی طور پر پروڈیوسر، ڈائریکٹر اور دیگر ارکان کی مدد کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر پی اے کنٹرول روم میں پروڈیوسر اور ڈائریکٹر کی مدد کا کام کرتا ہے۔ پروڈیوسر و ڈائریکٹر سے ہدایت لینا، ضرورت کے مطابق اسکرپٹ میں تبدیلی کرانا، فلم ٹیپ اور سلائڈ وغیرہ کا ٹریک رکھنا وغیرہ ذمہ داریوں کو انجام دینا بھی اسی سے متوقع ہے۔اسے اسٹوڈیو فلور پر بھی کام کرتے دیکھا جاسکتا ہے۔

آڈیو انجینئر (Audio Engineer): یہ پروگرام کی آواز کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔آڈیو انجینئر کو پروگرام کے Mixed Audio Production کے لیے سبھی Audio Source میں ایک ساتھ توازن بنائے رکھنا پڑتا ہے۔ یہ ڈائریکٹر کے مشورے پر Audio Pick-up کا تعین کرتا ہے۔ یہ آڈیو مشینوں کو صحیح جگہوں پر رکھنے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔

لائٹ ڈائریکٹر (Light Director): یہ پروگرام کے لیے روشنی کے انتظامات کی منصوبہ بندی اور اس پر عمل کرتا ہے۔ اس کا کام پروڈکشن سے پہلے اسٹوڈیو میں داخل ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ڈائریکٹر سے مشورہ کر کے روشنی کے انتظامات کو اس طرح عملی جامہ پہناتا ہے کہ وہ ڈائریکٹر کے مفروضوں کے عین مطابق ہو اور اس کام میں اس کا معاون بن سکے۔ روشنی پروگرام کا نہایت ہی اہم عنصر ہے، صرف اس لیے نہیں کہ یہ کیمرہ ورک کو آسان بناتا ہے بلکہ اس لیے کہ یہ پروگرام کا موڈ اور تاثر طے کرتا ہے۔ فن کاروں کو اسکرین پر جس حد تک ممکن ہو سکے مؤثر طریقے سے پیش کرنے کا یہ ایک اہم ذریعہ ہے۔ پروڈکشن کے دوران سبھی طرح کے Light Equipment سے ضرورت کے مطابق کام لینے کی ذمہ داری لائٹ ڈائریکٹر کی ہوتی ہے۔

سینک ڈیزائنر (Scenic Designer): اسے کبھی کبھی آرٹ ڈائریکٹر یا سیٹ ڈیزائنر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ڈائریکٹر اور لائٹ ڈائریکٹر کے رابطے میں رہ کر کام کرتا ہے۔ ہر طرح کے ڈیزائن کا منصوبہ بناتا ہے اور اسے عملی جامہ پہناتا ہے۔ یہ اسٹوڈیو فلور پر سیٹ کو کھڑا کرنے والے اور سیٹ کو سجانے سنوارنے میں لگے لوگوں کو بھی ہدایت دیتا ہے۔

فلور منیجر (Floor Manager): اسٹوڈیو فلور پر ہونے والے سبھی کاموں کی ذمہ داری فلور منیجر پر ہی ہوتی ہے۔ یہ اسٹیج منیجر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ چونکہ پروگرام کا ڈائریکٹر اسٹوڈیو فلور کی براہ راست تصویروں کے رابطے میں نہ رہ کر اپنا کام کنٹرول روم سے انجام دیتا ہے، اس لیے فلور پر سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے یہ ہیڈ سیٹ کے توسط سے ڈائریکٹر کی ہدایات کو اخذ کرتا ہے اور انھیں فنکاروں (Performers) تک پہنچاتا ہے۔

کیمرہ آپریٹر (Camera Operator): یہ پروگرام پروڈکشن کے دوران کیمرہ سنبھالتا ہے۔ اسٹوڈیو کیمرے Pedestal پر لگے ہوتے ہیں جنھیں الگ الگ شاٹ لینے کے لیے پہیے کی مدد سے اسٹوڈیو فلور پر گھمایا جاتا ہے۔ کیمرے کے ساتھ ایک لینس سسٹم جڑا ہوتا ہے جس کی مدد سے کیمرہ آپریٹر تصویروں کو قید کرتا ہے اور انھیں مطلوبہ سائز دیتا ہے۔ اگرچہ کیمرہ آپریٹر شاٹ کے لیے ڈائریکٹر سے ہیڈ سیٹ کی مدد سے ہدایات بھی لیتا ہے پھر بھی ایک اچھا کیمرہ مین جو ایک تخلیقی اور تخیلی دماغ رکھتا ہو پروڈکشن کے لیے بیش قیمتی سرمایہ ہوتا ہے۔

ویڈیو انجینئر (Video Engineer): یہ کیمرہ تصویروں کی ٹیکنیکل کوالٹی کے لیے ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر چہ ویڈیو انجینئر کا کام تصویر کے تکنیکی پہلوؤں تک ہی محدود ہوتا ہے، پھر بھی ایک اچھا ویڈیو انجینئر مطلوبہ تصویروں میں اسٹیکلس پیدا کر کے پروڈکشن میں اہم تعاون دے سکتا ہے۔

ٹیلی ویژن ٹیم کے دیگر ارکان: اب تک مذکورہ کاموں اور ارکان کی فہرست کسی بھی طرح سے مکمل نہیں ہے۔ رائٹر، گرافکس، میک اپ اور Wardrobe سے وابستہ اسٹاف اور تمام تکنیکی لوگ جو ویڈیو ٹیپ ریکارڈ، فلم اور سلائڈ پراجیکٹر کو آپریٹ کرتا ہے یا باریک اور چھوٹی چھوٹی مشینری کی دیکھ ریکھ کرتا ہے، ان لوگوں کا تذکرہ قصداً نہیں کیا گیا ہے تا کہ تعارف غیر ضروری طور پر مشکل اور پیچیدہ نہ بن جائے۔ بلاشبہ پروڈکشن سے متعلق کاموں کے لیے ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے اور زیادہ تر بڑے اسٹوڈیو میں یہ کام ماہرین ہی کرتے ہیں۔ تاہم بہت سے چھوٹے پروڈکشن کاموں میں ایک ہی شخص کو کئی ذمہ داری سونپی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر اسٹیج ڈیزائنر کا لائٹ کی ذمہ داری بھی سنبھالنا اور ڈائریکٹر کا بحیثیت سوئچر بھی کام کرنا کوئی نئی بات نہیں۔

ٹیلی ویژن اسٹوڈیو (Television Studio): اگر چہ آج ٹیلی ویژن پروگراموں کا پروڈکشن کہیں بھی کیا جاسکتا ہے، خواہ وہ ریموٹ لوکیشن ہو یا کوئی بڑا اسٹیڈیم، پھر بھی زیادہ تر پروگرام ٹیلی ویژن اسٹوڈیو میں ہی شوٹ کیے جاتے ہیں۔ کام کے سائز اور اس کی سطح سے بلند ہو کر دیکھیں تو سبھی طرح کے اسٹوڈیو دو حصوں میں منقسم ہوتے ہیں:

(1) کنٹرول (Control Room)، (2) اسٹوڈیو فلور (Studio Floor)

کنٹرول روم (Control Room): کنٹرول روم وہ ہوتا ہے جہاں پروگرام ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ٹیکنیکل ڈائریکٹر، آڈیو انجینئر، اسٹیج انجینئر وغیرہ کام کرتے ہیں۔ پروڈیوسر اور پروڈکشن اسسٹنٹ بھی ریہرسل اور پروڈکشن کے دوران اپنا کام کنٹرول روم سے ہی کرتے ہیں۔ کنٹرول روم میں داخل ہوتے ہی ایک ساتھ کئی مانیٹر (Wall of Monitors) دکھائی دیتے ہیں۔ ان میں سے ہر مانیٹر متعلقہ اسٹوڈیو کیمروں کی تصاویر کو دکھاتا ہے۔ اگر اسٹوڈیو میں تین کیمرے ہیں تو تین مانیٹر بھی ہوں گے جو خود سے وابستہ کیمرے کی تصویر دکھائیں گے۔ کچھ اضافی مانیٹر بھی ہوتے ہیں جو [illegible] پراجیکٹر، ویڈیو ٹیپ مشین، ریمو[illegible] [illegible]نڈ وغیرہ کی تصویر دکھاتے ہیں۔

ٹیلی کاسٹ کنٹرول روم میں ایک Off Monitor بھی ہوتا ہے جو اسٹیشن سے ٹیلی کاسٹ تصویروں کو دکھاتا ہے۔ Black & White مانیٹروں کی بغل میں دو بڑے مانیٹر لگے ہوتے ہیں (یہ دونوں کلر ہوتے ہیں)۔ ایک پر Preview اور دوسرے پر کلر بار (Colour Bar) دکھائی دیتا ہے۔ Colour Bar والا مانیٹر ان تصویروں کو دکھاتا ہے جو کنٹرول روم سے براہ راست ٹیلی کاسٹ یا ویڈیو ٹیپ ریکارڈنگ کے لیے جاتے ہیں۔ Preview مانیٹر ان تصویروں یا Special Video Effects کی جانچ کے لیے استعمال ہوتا ہے جو کلر بار مانیٹر تک جاتے ہیں۔ مانیٹر بینک کے سامنے ایک لمبا ٹیبل ہوتا ہے جسے پروڈکشن کنسول کہتے ہیں۔ پروڈکشن کے دوران ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ٹیکنیکل ڈائریکٹر، پروڈکشن اسسٹنٹ وغیرہ یہیں پر بیٹھتے ہیں۔ ڈائریکٹر اکثر ہی کنسول کے درمیان میں بیٹھتا ہے کیونکہ یہاں سے سبھی مانیٹر ٹھیک سے دکھائی دیتے ہیں۔ سوئچر سنبھالنے والے ٹیکنیکل ڈائریکٹر کی جگہ ڈائریکٹر کے بغل میں ہوتی ہے۔ یہ ڈائریکٹر کی ہدایات کے مطابق کلر بار مانیٹر کی تصویروں کو کنٹرول کرتا ہے۔ ڈائریکٹر کی دوسری طرف اسسٹنٹ ڈائریکٹر بیٹھتا ہے۔ ڈائریکٹر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر دونوں ہیڈ سیٹ پہنتے ہیں تاکہ وہ پروڈکشن ٹیم کے دیگر ارکان جو کہ اسٹوڈیو فلور پر ہوتے ہیں ان سے بات چیت کر سکے۔ اس کے علاوہ یہ دونوں ہیڈ سیٹ کی مدد سے ویڈیو ٹیپ آپریٹر اور فلم یا سلائڈ پراجیکٹر ٹیکنیشین سے رابطہ بنائے رکھتے ہیں۔ کچھ اسٹوڈیو کنٹرول روم دو سطحی ہوتے ہیں جس میں پروڈکشن کنسول کے پیچھے تھوڑی اونچائی پر دوسری ڈیسک ہوتی ہے جہاں سے پروڈیوسر اور دیگر معاون مانیٹروں کو دیکھتے ہیں۔ آڈیو انجینئر اور آڈیو کنٹرول کنسول اکثر ہی پروڈکشن کنسول کی بغل میں ہوتے ہیں جسے محض کانچ کی شفاف دیوار ہی الگ کرتی ہے تاکہ آڈیو انجینئر بغیر کسی رخنہ کے Audio Mixing یا Preview سن سکیں۔ کنٹرول کے عقب میں یا دوسری طرف کیمرہ تصویروں کو ریگولیٹ کرتے ہیں۔

اوپر دی گئی تفصیل بالکل روایتی ہے۔ کنٹرول روم کا حقیقی ڈھانچہ اسٹوڈیو کی سہولت کے مطابق الگ الگ ہوتا ہے۔ مثال کے کے طور پر کہیں کہیں ویڈیو انجینئر کی جگہ بالکل الگ ہوتی ہے اور وہ کنٹرول روم کے ارکان سے ہیڈ سیٹ کے توسط سے رابطہ کرتا ہے۔ اپنی ساخت میں مختلف ہونے کے باوجود سبھی کنٹرول روم ایک جیسے ہی ہوتے ہیں اور کوئی شخص اگر ایک بار ان . کر ،

سے واقف ہو جائے تو کسی دیگر کنٹرول روم کو سمجھنے میں زیادہ مشکل نہیں ہوگی۔

اسٹوڈیو فلور (Studio Floor): اسٹوڈیو فلور وہ جگہ ہے جہاں پر حقیقتاً پروڈکشن ہوتا ہے۔ ریڈیو کے دنوں میں کنٹرول روم میں رہنے والے ڈائریکٹر اور آڈیو انجینئروں کے لیے ضرورت ہوتی تھی کہ وہ فن کاروں کی پیشکش کا براہ راست تجزیہ کریں۔ ایسے میں پروگرام پروڈکشن کے دوران ڈائریکٹروں کو ہاتھوں سے اشارہ دینا ہوتا تھا۔ چونکہ ڈائریکٹر کا کام اکثر ہی مانیٹرنگ تک ہی محدود ہوتا ہے پھر بھی بہت سے نئے اسٹوڈیو میں کنٹرول روم اور اسٹوڈیو فلور کو منقسم کرنے والی کانچ کی دیوار نہیں ہوتی ہے۔ اسٹوڈیو فلور ایک Open Space ہوتا ہے جس میں کیمرے، مائکروفون، لائٹ سے متعلق Equipments، سیٹ، فنکار اور ٹیم ارکان ہوتے ہیں۔ اسٹوڈیو فلور کا سائز اکثر ہی پروگرام پروڈکشن کی پیچیدگیوں یا وہ کس سطح کا ہے اس پر منحصر کرتا ہے۔ اگر اسٹوڈیو بڑا ہے تو سیٹ، فنکاروں، مشینری کے لیے جگہ ہوگی اور پروڈکشن کا انتظام زیادہ لچیلا اور سہولت آمیز ہوگا۔ چھوٹا اسٹوڈیو Equipments، ٹیکنیشین، فنکاروں کا دائرہ محدود کر دیتا ہے اور سیٹ کا سائز بھی چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اسٹوڈیو کی دیواروں میں چاروں طرف Connector Box ہوتے ہیں جس سے کیمرے، مائکروفون، Light Equipment وغیرہ وابستہ ہوتے ہیں۔ اسٹوڈیو پر لٹکنے والے روشنی کے باکس بڑے پیمانے پر گرمی پیدا کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر اسٹوڈیو میں طاقتور ایئر کنڈیشنر لگے ہوتے ہیں تاکہ درجہ حرارت کو کنٹرول کیا جاسکے۔ درجہ حرارت خاص کر Electronic Equipments کی بقا کے لیے بے حد اہم ہیں جو ایک معقول اور مستحکم ماحول میں ہی اچھا کام کر سکتے ہیں۔ زیادہ تر اسٹوڈیو میں بڑے اور Sound Proof دروازے لگے ہوتے ہیں جو غیر ضروری آوازوں کو اندر آنے سے روکتے ہیں ورنہ یہ آوازیں مائکروفون کے ربط میں آکر کوالٹی پر برا اثر ڈال سکتے ہیں۔ مائکروفون جب آن رہتے ہیں تب اسٹوڈیو کے دروازے پر جلتی روشنی اس بات کا اشارہ دیتی ہے کہ اندر کام جاری ہے۔

پروگرام پروڈکشن کے چار مرحلے: اگرچہ کسی شو کا حقیقی پروڈکشن اسٹوڈیو کے احاطہ میں ہوتا ہے لیکن یہ پورے پروڈکشن کا محض ایک چھوٹا حصہ ہوتا ہے۔ اسٹوڈیو میں داخل ہونے سے بہت پہلے ہی پروگرام کا منصوبہ بنانا پڑتا ہے اور بہت سی تیاریاں مکمل کرنی ہوتی ہیں۔ پروڈکشن کے

پورے عمل کو چار حصوں میں منقسم کیا جاسکتا ہے:

(1) پروڈکشن سے پہلے منصوبہ یا تیاری(Pre-Production Planning)

(2) ریہرسل(Rehersal)

(3) پروڈکشن(Production)

(4) پوسٹ پروڈکشن(Post Production)

یہ ضروری نہیں کہ ہر طرح کے پروگرام انہی مرحلوں سے گزریں۔ مثال کے طور پر براہ راست ٹیلی کاسٹ ہونے والی خبروں میں نہ ہی ریہرسل کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی پوسٹ پروڈکشن کی، جبکہ ڈاکیومنٹری، سیریل، ڈرامہ یا دیگر پیچیدہ پروگرام کو پہلے الگ الگ حصوں میں ریکارڈ کیا جاتا ہے، پھر انھیں ایڈیٹنگ کے توسط سے ایک دوسرے سے منسلک کیا جاتا ہے۔ اس طرح اسے چاروں مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

(1) پروڈکشن سے قبل منصوبہ بندی (Pre-Production Planning): پری پروڈکشن پلاننگ حقیقی پروڈکشن کے دن سے ہفتوں یا مہینوں پہلے شروع ہوسکتا ہے۔ پروگرام جتنا پیچیدہ اور سنجیدہ ہوگا اس کے پری پروڈکشن پلاننگ کے لیے اتنا ہی زیادہ وقت چاہئے۔ اس مرحلے میں پروڈیوسر اور ڈائریکٹر پروگرام کا مکمل سمت ورفتار طے کرنے اور اسکرپٹ کو پورا کرنے کے لیے رائٹر کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ ٹی وی ٹیم کے اہم ارکین پروڈیوسر، ڈائریکٹر، ٹیکنیکل ڈائریکٹر، آڈیو انجینئر، لائٹ ڈائریکٹر، اسٹیج ڈیزائنر ایک ساتھ بیٹھ کر پروگرام اور اپنے اپنے حصے کی ذمہ داریوں پر صلاح ومشورہ کرتے ہیں۔ کسی پروگرام کی کامیابی کے لیے پری پروڈکشن پلاننگ نہایت ہی ضروری ہے۔ اگر پروگرام کا منصوبہ باریکی سے پہلے سے بنایا جائے اور اہم ارکین اپنے اپنے تعاون اور ذمہ داریوں کے تئیں پہلے سے الرٹ رہیں تو بہت سی پریشانیوں سے بچا جاسکتا ہے۔ اس کے پہلے کہ پروڈکشن کے دوران کسی طرح کی کوئی دقت آئے اور اسٹوڈیو کا کام رک جائے، پروڈکشن میں تاخیر ہو یا بجٹ پر بوجھ آئے، پری پروڈکشن پلاننگ کے دوران کاغذ پر ہی تمام مسائل کو سلجھا لینا بہتر اور آسان ہوگا۔ اس کے باوجود اگر کچھ غلط ہونا ہے تو وہ ہوکر رہے گا۔ مسائل ہمیشہ رہیں گے یہاں تک کہ سب سے زیادہ منصوبہ بند پروڈکشن میں بھی، لیکن Pre Production Planning کے

بغیر پروگرام بنانا تو مصیبتوں کو دعوت دینا ہے۔

(2) سیٹ اپ اور ریہرسل (Set-up and Reharsal): حقیقی پروڈکشن سے تھوڑا پہلے ہی اسٹوڈیو اور کنٹرول روم پروگرام کے لیے ضروری وقت کا تعین کرتے ہیں۔ پری پروڈکشن پلاننگ کے دوران یہ نہیں کیا جاتا۔ ویسے یہ اکثر ہی پروگرام کی پیچیدگی اور اس کے بجٹ پر منحصر کرتا ہے۔ جو وقت ملا ہے اسے ہی زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کے لیے یعنی وقت کی بچت کے لیے پروڈکشن ٹیم کے اہم ارکان کو کلی طور پر معلوم ہونا چاہئے کہ کب کہاں کس چیز کی ضرورت محسوس ہوگی اور اس سلسلے میں کرد کو ضروری ہدایات دے دینا چاہئے۔ جب کبھی ممکن ہو مختلف کرد کے ارکان کو ایک ساتھ کام کرنا چاہئے۔ لائٹ سیٹ کرنے سے پہلے یہ انتظار کرنا کہ سیٹ یا اسٹیج تیار ہو یا مائکروفون لگانے سے پہلے لائٹ سیٹ ہونے کا انتظار کرنا بالکل ناکام ثابت ہوتا ہے۔ جس وقت اسٹوڈیو فلور پر سیٹ اپ کا کام چلتا ہے اس وقت کنٹرول روم میں بھی اسی طرح کے کام چلتے رہتے ہیں۔ ٹیکنیکل ڈائریکٹر کو ٹیپ مشین، سلائڈ پراجیکٹر، ریموٹ لوکیشن وغیرہ کے External Feed کی تحقیق کرنی چاہئے۔ آڈیو انجینئر کو آڈیو کنسول تیار کرنا ہوتا ہے۔ ویڈیو انجینئر کو کیمروں کو اس طرح سے Align کرنا ہوتا ہے جس سے ممکنہ طور پر سب سے بہتر تصویر حاصل کی جاسکے۔ کنٹرول روم اور اسٹوڈیو فلور دونوں میں سیٹ اپ کا کام ایک ساتھ بھی چل سکتا ہے۔ صحیح اور مکمل سیٹ اپ پروڈکشن کی کامیابی اور ناکامی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر سیٹ اپ کے دوران ساری چیزیں چھوٹ جاتی ہیں تو انھیں ریہرسل کے دوران مکمل کرنا ہوگا۔ اس سے ریہرسل کا وہ قیمتی وقت برباد ہو جاتا ہے جسے فنکاروں کے Performance کو بہتر بنانے اور پروڈکشن کے کئی عناصر کو درست کروانے میں لگایا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

ریہرسل (Rehersal): جب اسٹوڈیو اور کنٹرول روم میں سیٹ اپ کا کام پورا ہو جاتا ہے اور یہ پروڈکشن کے لیے تیار ہو جاتے ہیں تب ریہرسل شروع ہوتا ہے۔ چونکہ ریہرسل کے لیے وقت کی مدت بہت کم ہوتی ہے اس لیے ڈائریکٹر کو چاہئے کہ اس قیمتی وقت کے استعمال کے لیے سوچ سمجھ کر منصوبہ بنالے۔ ریہرسل کے دوران پروڈکشن کے سبھی عناصر مثلاً سیٹ اور کاسٹیوم ساتھ آجانے چاہئیں۔ جب ڈائریکٹر پرفارمینس اور کیمرہ شاٹ کو Mature کرنے میں لگا ہو اس

دوران پروڈکشن ٹیم کے دیگر ارکان کو اپنی اپنی ذمہ داریوں پر نظر رکھنی چاہئے اور اگر کوئی مسئلہ آتا ہے تو اسے دور کرنا چاہئے۔ آڈیو انجینئر کسی مائکروفون کی جگہ بدل سکتا ہے۔ لائٹ ڈائریکٹر شیڈ یا دھبے کو ہٹانے کے لیے اضافی لائٹ باکس لگا سکتا ہے۔ اسٹیج ڈیزائنر کسی اضافی Equipment کو لگا سکتا ہے۔ اسٹیج ڈیزائنر کسی مشکل شاٹ میں بہتری کے مقصد سے کچھ چیزوں مثلاً فرنیچر اور دیگر آلات کو ادھر ادھر بھی کر سکتا ہے۔ اس دوران پروڈیوسر پروگرام کی مانیٹرنگ بھی کرتا ہے اور آرٹ اور تکنیک دونوں پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے تبدیل حقائق کو بھی نوٹ کر لیتا ہے اور کسی بریک کے دوران ان نوٹ کی گئی باتوں پر ڈائریکٹر فنکاروں اور ٹیکنیکل کرو سے صلاح ومشورہ کرتا ہے۔

(3) پروڈکشن (Production): ٹیلی ویژن کے ابتدائی دنوں میں جب ویڈیو ٹیپ کا فروغ نہیں ہو پایا تھا تب سبھی پروگرام براہ راست ٹیلی کاسٹ ہوتے تھے۔ ایک بار پروگرام شروع ہو جانے کے بعد آخر تک چلتا تھا۔ بیچ میں روکنے یا کسی غلطی کو درست کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی تھی۔ ویڈیو ٹیپ کی ایجاد کے بعد اس حالت میں تبدیلی آئی اور پروڈیوسر ڈائریکٹر کا کام تھوڑا لچیلا بنا۔ ٹیپ اور ٹیپ ایڈیٹنگ تکنیک کی ایجاد کے بعد اب پروگرام کئی طریقوں سے بنائے جا سکتے ہیں۔ انھیں دو حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے:

(الف) راست ٹیلی کاسٹ (Live Telecast)

(ب) ویڈیو ٹیپ (Video Tape)

(الف) راست ٹیلی کاسٹ: ایسے پروگرام کا پروڈکشن Production Stage کے آخری مرحلے میں ہوتا ہے۔ زیادہ تر نیوز پروگرام، کھیل کو ریج یا اسی طرح کے فوری پروگراموں کا Production راست Live ہوتا ہے۔ کبھی کبھی کئی پروگرام Live on Tape بھی پروڈیوس ہو سکتا ہے۔ یہ تھوڑا غلط فہمی پیدا کرتا ہے، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ پروگرام راست پروڈیوس ہوتے ہیں، یعنی بغیر کسی ری ٹیک کے، لیکن راست ٹیلی کاسٹ کرنے کی بجائے انھیں ویڈیو ٹیپ میں ریکارڈ کیا جاتا ہے تاکہ بعد میں ٹیلی کاسٹ کیا جا سکے۔ ٹیپ بنیادی طور پر ایک اسٹوریج میڈیم کی شکل میں اسٹور کیا جاتا ہے جو وقت کے مطابق پروڈکشن میں سہولت کی رعایت دیتا ہے۔ Live on Tape کے دوران صرف بہت بڑی غلطی ہونے پر ہی ٹیپ کو روکا جاتا ہے اور ایڈیٹنگ کیا جاتا

ہے۔ زیادہ تر بحث و مباحث کے پروگرام لائیو آن ٹیپ ہی بنائے جاتے ہیں۔

(ب) ایڈیٹنگ کے لیے ویڈیو ٹیپ (Video Tape for Editing): جدید ترین ویڈیو ٹیپ ایڈیٹنگ تکنیک کی وجہ سے ٹیپ کا استعمال صرف اسٹوریج میڈیم کی شکل میں ہی نہیں ہوتا بلکہ اب یہ کیمرہ اور مائکروفون کی طرح پروڈکشن کا ایک بنیادی ساز و سامان ہے۔ پیچیدہ یا بڑے پروگرام چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ٹیپ کیے جاتے ہیں جو بعد میں ویڈیو ٹیپ ایڈیٹنگ کے توسط سے یکجا کیے جاسکتے ہیں۔ یہ ٹیپ ٹھیک اسی آرڈر میں ریکارڈ نہیں کیے جاتے جس آرڈر میں وہ پروڈکشن کے بعد دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا پروڈکشن کی سہولت کے لیے کیا جاتا ہے۔ دیگر موقعوں پر پروگرام ٹکڑوں میں اس لیے ٹیپ کیے جاتے ہیں کیونکہ کچھ فنکار پروڈکشن کی پوری مدت کے دوران موجود نہیں رہ سکتے۔ ایسی حالت میں کسی ایک اداکار یا فنکار سے متعلق سبھی منظر ایک ہی بار میں ٹیپ کیا جاتا ہے۔ ڈائریکٹر کے مطمئن ہو جانے کے بعد وہ فنکار آزاد ہو جاتا ہے۔ پروگرام کو ٹکڑوں میں ٹیپ کرنے کے بعد ایڈیٹنگ کرنا ڈائریکٹر کو بڑے پیانے پر تخلیقی کنٹرول عطا کرتا ہے۔ ڈائریکٹر یا کرو پورے پروگرام کے بارے میں سوچنے کی بجائے صرف اس حصے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں اور اس کی ریکارڈنگ ہو جانے کے بعد دوسرے حصے کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔ بہت سے پروگرام پروڈکشن کے دوران کئی کیمروں کی بجائے صرف ایک کیمرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ایک کیمرہ سے شوٹنگ کرنے کی وجہ سے ڈائریکٹر کو ایک وقت میں پرفارمینس کے ایک چھوٹے سے حصے پر ہی توجہ مرکوز کرنی ہوتی ہے۔ ایسے میں وہ لائٹ، ساؤنڈ اور دیگر عناصر کو اچھی طرح ہدایات دے سکتا ہے۔ بلاشبہ یہ تکنیک کافی وقت لیتی ہے لیکن کچھ پروگرام انھیں جائز ٹھہراتے ہیں۔

(4) پوسٹ پروڈکشن (Post Production): ویڈیو ٹیپ پر پروڈیوس ہونے والے پروگراموں کو پوسٹ پروڈکشن کے بعد ایک اور مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس دوران ڈائریکٹر ٹیپ ایڈیٹنگ کا معائنہ کرتا ہے، ان ٹیکسٹ کو چنتا ہے جنہیں آخری شکل میں شامل کرنا ہوتا ہے۔ Post Production ٹکڑوں میں پروڈیوسڈ پروگرام کو ایک ساتھ Attach کرنے جیسا آسان سا طریقہ بھی ہوسکتا ہے یا سینکڑوں شاٹس کو کمپیوٹر کی مدد سے ایک مکمل شو میں بدلنے جیسا مشکل طریقہ بھی۔ Post Production Stage کا سب سے بڑا فائدہ تخلیقی کنٹرول ہے۔ مختلف ٹیک

میں سے تکنیک اور پرفارمینس دونوں نقطۂ نظر سے سب سے بہتر ٹیک کا انتخاب ممکن ہو پاتا ہے۔ Post Production Stage کے ذریعہ اضافی اثیکٹس شامل کر کے پیشکش کو اور موثر بنایا جاسکتا ہے۔ ساؤنڈ ٹریک اور بہتر بنانے کے لیے اس مرحلے کے دوران اضافی آوازیں جوڑی جاسکتی ہیں۔

ویڈیو اسپیس اور آڈیو اسپیس (Video Space and Audio Space): ابھی تک ٹیلی ویژن کے ٹیکنیکل پروڈکشن سے متعلق پہلوؤں پر بحث کی گئی لیکن حقیقت میں یہ محض ذرائع ہیں جن کے توسط سے ہم ٹی وی سے ترسیل قائم کرتے ہیں، لیکن اب اس بات پر بحث کی جائے گی کہ اس ترسیل کو اور موثر کیسے بنایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان بصری، سمعی پیغاموں کی تخلیق اور پیش کش جو ناظرین کے دماغ میں وہی اثرات قائم کریں جن کا ہم اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

اگر ناظرین کو ان کے کسی پسندیدہ پروگرام کے سیٹ پر جانے کا موقع ملے تو سچائی دیکھ کر وہ مایوس ہو جائیں گے۔ اسکرین پر دکھائی دینے والا بڑا کمرہ حقیقت میں چھوٹا، سستا اور پرانا ہوسکتا ہے اور دیواریں اور دروازے مصنوعی دکھائی دیں گے۔ رنگ جو کہ اسکرین پر کافی شوخ، پرکشش اور تازہ دکھائی دیتا ہے حقیقت میں وہ پھیکا لگے گا، لیکن ناظرین انہی چیزوں کو اسکرین پر دیکھیں تو ان کا یقین پھر سے بحال ہو جاتا ہے اور کمرے حقیقی سائز کے دکھائی دیتے ہیں۔ دیوار مضبوط اور مستحکم نظر آتی ہے اور رنگ میں بھی زندگی کی شوخی نظر آنے لگتی ہے۔

یہ تجربہ ٹی وی پروڈکشن میں ایک نہایت ضروری مفروضے کو دکھاتا ہے جسے ویڈیو اسپیس کہتے ہیں۔ ویڈیو اسپیس کا مطلب ناظرین جو کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں اس کی حقیقت کا محض ایک پیمانہ۔ جس طرح کسی تھیٹر کا سامنے والا حصہ ناظرین کے لیے حقیقت کی حد کا تعین کرتا ہے ٹھیک اسی طرح ویڈیو اسپیس وہ پیمانہ ہے جس کے توسط سے ناظر ٹی وی پر جو کچھ دیکھتا ہے اس کا قیاس لگاتا ہے۔

ویڈیو اسپیس کے ذریعہ جگہ سے متعلق مناظر، مکالموں کا کردار اور مکمل ماحول جس میں پروگرام ہوتا ہے ان سبھی کا پروڈکشن ہونا چاہئے۔ ویڈیو اسپیس کی طرح ہی آواز سے متعلق تمام چیزوں کو یکجا کرنے کی صلاحیت آڈیو اسپیس (Audio Space) میں ہوتی ہے اور حقیقتاً یہ دونوں بین متعلقہ عناصر سے بنے ہیں۔ پروگرام کا تکنیکی پہلو اور تخلیقیت یا فنی عناصر ساتھ مل کر یہ ناظرین کے لیے ایک حقیقت پیدا کرتے ہیں۔

اگر ہم کسی حالت، حادثہ یا واقعہ کی ترسیل کرنا چاہیں تو ہمارا مقصد اس واقعے کی حقیقت کو قائم کرنا نہیں بلکہ اس Excitement کو پیدا کرنا ہے جو ناظرین کو اسی طرح سے متاثر کرے، جیسے کہ عام حالات میں محسوس کرتا ہے۔ سائنسی زمین پر بالکل حقیقی حالات پیدا کرنا معنی نہیں رکھتا بلکہ حالات یا واقعہ کو ایک مستند شکل میں ترسیل کرنے کی صلاحیت معنی رکھتی ہے۔ یہ تھوڑا مصنوعی دکھائی دے سکتا ہے لیکن کبھی کبھی ہمیں اسٹوڈیو کی چیزوں کو تبدیل کر کے اس شکل میں لانا پڑتا ہے جس سے وہ ناظرین کو حقیقی دکھائی دے۔ مثال کے طور پر کلر ٹی وی اداکار میک اپ کرنے کے بعد تھوڑا عجیب لگ سکتا ہے، لیکن اسکرین پر بالکل نارمل لگتا ہے۔ اگر وہ بالکل میک اپ نہ کرے تو نارمل شکل میں وہ حقیقی دکھائی دے گا لیکن اسکرین پر فطری اور پرکشش نہیں لگے گا۔ مصنوعی سجاوٹ کی تدبیر بے کار دکھائی لگ سکتی ہے لیکن ان کی اپنی اہمیت ہے۔ کبھی کبھی فنکار کے چہرے سے پرچھائی ہٹانے کے لیے اضافی لائٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے تا کہ وہ اسکرین پر نارمل دکھائی دے سکے۔ یہ مثالیں ٹی وی میڈیم کی تکنیکی صلاحیت اور حدود کے تئیں ویڈیو اسپیس مفروضہ کے Experiment یا عمل کو واضح کرتے ہیں۔ ہم نے جس میک اپ اور لائٹ کی بحث کی وہ ٹی وی کے تکنیکی حدود کے باعث انتہائی ضروری ہو جاتے ہیں تا کہ چیز یا انسان اسکرین پر نارمل دکھائی دے۔

ویڈیو اسپیس کے دیگر تجربے ناظرین کو بالکل نئی حقیقت سے روبرو کراتے ہیں۔ کبھی کبھی ہم ایسی تکنیک کا استعمال کر سکتے ہیں جو ویڈیو اسپیس میں ایسی حقیقت کو دکھائے جو وجود ہی میں نہیں ہوتا۔ کروما کی (Chroma Key) ایسی ہی ایک تکنیک ہے۔ یہ ایک الیکٹرانک ایفکیٹ ہوتا ہے جس کا استعمال دو مختلف ویڈیو ذرائع کو الیکٹرانک طریقے سے مشترک کر کے ایک کمپوزٹ شاٹ کی تعمیر کرتے ہیں۔ اس طرح اسٹوڈیو میں موجود کھلاڑی کو ایک بڑے سے اسٹیڈیم میں موجود دکھایا جاسکتا ہے جبکہ حقیقت صرف ویڈیو اسپیس میں ہی رہتی ہے۔ سیٹ لائٹ، کیمرہ شاٹ وغیرہ کا تعین، تشکیل و منصوبہ کے ذریعہ حقیقت پیدا کی جاسکتی ہے۔

ویڈیو اسپیس کو Manipulate کر کے کسی اسٹوڈیو کو اس کی حقیقی سائز کے مقابلے چھوٹا یا بڑا دکھایا جاسکتا ہے۔ آڈیو اسپیس کسی بھی پروگرام میں آواز سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے لیے مختلف میکینکل یا الیکٹریکل طریقوں کے ذریعہ سے اصل آواز کو سدھار کر متوقع شکل میں پیش کیا جاسکتا

ہے۔اصل آواز کو فلٹر کیا جا سکتا ہے یا آواز کے ارتعاشات کو کم یا زیادہ کیا جا سکتا ہے۔

کسی بھی پروگرام کا منصوبہ بناتے وقت یا پروڈکشن کے وقت ویڈیو اسپیس اور آڈیو اسپیس کا تعین بہت ضروری ہوتا ہے۔اس بات پر غور کرنا ہوتا ہے کہ متوقع اظہار، موڈ اور پیغام کو ناظر تک کیسے پہنچایا جائے۔آپ اسٹوڈیو میں جو کچھ دیکھ یا سن رہے ہیں اسی شکل میں ترجمہ کرنا ہوگا جس شکل میں اسے ناظر دیکھے یا سنے گا۔اسٹوڈیو میں یہ کیسا دکھائی یا سنائی دے رہا ہے یہ معنی نہیں رکھتا کیونکہ ناظر کے مشاہدات کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ کیا دیکھتا یا سنتا ہے۔

اگر آپ کے بنائے ویڈیو اسپیس اور آڈیو اسپیس ناظر تک وہی تاثیر و اظہار کی ترسیل کرتا ہے یا وہی ماحول قائم کرتا ہے جس کا مقصد بنا کر پروگرام کا پروڈکشن ہوا تھا تو ایسے میں کہا جا سکتا ہے کہ پروڈکشن نے صحیح سمت میں لمبی دوری طے کر لی ہے، یعنی پروڈکشن اپنے بنیادی ہدف کو حاصل کر چکا ہے کیونکہ کسی بھی پروگرام کا بنیادی ہدف خیالات و پیغامات کی کامیاب ترسیل ہوتا ہے۔ویڈیو اسپیس اور آڈیو اسپیس کے پر اثر استعمال کے ذریعہ آپ ٹیلی ویژن میڈیم کی صلاحیتوں کا پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ٹی وی پروگرام پروڈکشن۔طریقۂ کار

الیکٹرانک نیوز گیدرنگ پروڈکشن (Electronic News Gathering Production):

روزمرہ کی بنیاد پر جن پروڈکشن ہارڈ ویئر اور تکنیکوں کا استعمال کیا جاتا ہے خبروں کو کور (Cover) کرنے میں اس پورے عمل کو ENG کہتے ہیں۔ حالانکہ ENG Production میں استعمال ہونے والے آلات اور ٹیکنیکل اسٹوڈیوز، پروڈکشن کی طرح ہی ہوتے ہیں، لیکن خبروں کو کور کرنے میں ان کا استعمال خصوصی طریقے سے کیا جاتا ہے۔ نیوز کوریج منصوبہ بند نہیں ہوتا، اس لیے آلہ جات کو جگہ کے مطابق منظم کرنے میں بہت کم وقت رہتا ہے اور ریہرسل تو ناممکن ہے۔ ایسے میں ENG پروڈکشن ٹیم کو پروڈکشن سے متعلق تمام تکنیکوں اور اصول کا علم ہونا چاہیے۔

ENG Production میں ہمیں ایک Portable کیمرہ کی ضرورت ہوتی ہے جو ایک Portable VCR سے براہ راست منسلک ہوتا ہے۔ چونکہ کیمرہ اور وی سی آر دونوں ہی بیٹری سے چلتے ہیں، اس لیے کیمرہ آپریٹر پوری رفتار کے ساتھ نیوز کور کرسکتا ہے۔ عام طور پر ENG پروگراموں کو ویڈیو کیسیٹ پر Segment Wise ریکارڈ کیا جاتا ہے جنھیں بعد میں ایڈٹ کرکے پوری نیوز بنائی جاتی ہے۔

ENG Production میں ایک دین، کار یا منی بس کا استعمال کیا جاتا ہے جو بھی طرح کے

آلات اور مائیکروویو یونٹ سے لیس ہوتی ہے۔ اس کی مدد سے آواز اور تصویروں کو براہ راست اسٹوڈیو یا ریکارڈنگ کے لیے بھیج دیا جاتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر لائیو (Live) ٹیلی کاسٹ بھی کیا جاتا ہے۔ ENG کیمرے ہلکے ہونے چاہئیں جس سے انھیں آسانی سے ہینڈل کیا جاسکے۔ ENG یونٹ کوایک ٹرائی پاڈ، شولڈر بریس لینس اور فلٹرس اپنے ساتھ رکھنے چاہئیں۔ ساتھ ہی White Balance کرنے کے لیے ایک White Card بھی ہونا چاہئے۔

زیادہ تر ENG میں دو ٹیکنیشین ہوتے ہیں۔ ایک کیمرہ ہینڈل کرتا ہے اور دوسرا ویڈیو ٹیپ ریکارڈ کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ آڈیو اور لائٹنگ کا انتظام بھی دیکھتا ہے۔ ای این جی پروڈکشن میں رپورٹر عام طور پر Hand Held Microphone کا استعمال کرتا ہے۔ کبھی کبھی لمبے انٹرویو کی حالت میں ایک مائکروفون تکلیف دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ ایسی حالت میں دو مائک کا استعمال کرنا چاہئے۔ کبھی کبھی شاٹ گن مائکروفون جو ای این جی کیمرے کے بالائی حصے میں لگا ہوتا ہے، اس کا بھی استعمال ہوتا ہے۔

ENG نیوز میٹریل 3/4 انچ یا 1/2 انچ ویڈیو کیسٹ پر ریکارڈ کیے جاتے ہیں۔ ڈی سی آر بیٹری سے آپریٹ ہوتا ہے، اس لیے اضافی بیٹریاں ساتھ میں رکھنی چاہئیں۔ ای این جی کی لائٹ کٹ میں دو اسپاٹ لائٹ، ایک فلا لائٹ، ایلومینیم لائٹ اسٹینڈ ہونا چاہئے۔ کسی نیوز ایونٹ کی راست (Live) ای این جی کوریج مائکروویو ٹرانسمیشن کے استعمال سے ممکن ہوتی ہے۔ مائکروویو سے مطلب ویڈیو اور آڈیو سگنل کے درمیان پوائنٹ ریڈیو ٹرانسمیشن - ای این جی پروڈکشن (Operation) کے لیے دو طرح کے مائکروویو فائدہ مند ہوتے ہیں:

(2) موبائل یونٹ ان نیوز اسٹوڈیوز

(2) کیمرہ ٹو موبائل یونٹ

ای این جی پروڈکشن پلاننگ: یوں تو ہر ای این جی پروڈکشن میں قبل از وقت منصوبہ بندی ممکن نہیں ہوتی ہے، لیکن ای این جی ٹیم کو فیلڈ میں جاتے وقت کچھ باتوں کا یقینی خیال رکھنا چاہئے۔

ای این جی کرو (Crew) کو آلات کی ایک اسٹینڈرڈ فہرست تیار کرلینی چاہئے جسے وہ

اسٹوڈیو چھوڑنے سے قبل پوری طرح سے پرکھ لیں۔ ہر کرو (Crew) ممبر کو نیوز اسٹوری کور یج ایریا میں جانے کے لیے 'پریس پاس' جسے مقامی انتظامیہ جاری کرتا ہے، اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ ای این جی وین میں مقامی علاقے کا نقشہ ہونا چاہئے جس جگہ پر آپ کوریج کر رہے ہیں۔ اگرچہ نیوز کہیں بھی کبھی بھی وقوع پذیر ہوسکتا ہے، پھر کچھ لوکیشن ایسے ہوتے ہیں جہاں معمول کے طور پر ای این جی یونٹ کوریج کرتی ہے۔ مثلاً سٹی ہال، ایئرپورٹ، پارلیمنٹ، اسمبلی، اہم ہوٹل، ریسورٹ وغیرہ۔ کچھ اسٹیشنوں کے پاس اے سی ایریا کے لیے ای این جی لاگ بک ہوتی ہے جس میں معمول کے طور پر شوٹ ہونے والے لوکیشن کی تفصیل رہتی ہے۔

پروڈکشن: ای این جی یونٹ میں کیمرہ، وی سی آر، آڈیو اور لائٹنگ وغیرہ کو کنٹرول کرنے کے لیے دو اشخاص ہوتے ہیں اور ایک رپورٹر ہوتا ہے جو پروڈیوسر- ڈائریکٹر کا رول نبھاتا ہے۔ ریکارڈنگ کے وقت ای این جی یونٹ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ جو کوریج کر رہے ہیں اگر اس کی ایڈیٹنگ ہوگی تو زیادہ سے زیادہ فوٹیج، اینگل، زومنگ کرنے دیں جس سے پراثر نیوز اسٹوری تیار کی جاسکے۔

الیکٹرانک فیلڈ پروڈکشن(Electronic Field Production)

الیکٹرانک فیلڈ پروڈکشن سے مطلب پروڈکشن تکنیک کی تفصیلی رینج سے ہے، لیکن اس مرحلے میں ایک چیز یکساں ہے وہ ہے ایک کیمرہ اور ویڈیو کیسٹ یا ویڈیو ٹیپ ریکارڈر کا استعمال۔ پہلی نظر میں الیکٹرانک فیلڈ پروڈکشن ٹھیک ای این جی کی طرح دکھائی پڑتا ہے، کیونکہ ای ایف پی کی تکنیک ای این جی سے زیادہ وسعت پاچکی ہے۔ پھر بھی دونوں طرح کے پروڈکشن میں کچھ فرق ہوتا ہے۔ ای این جی فاسٹ بریکنگ نیوز ایونٹس کور کرنے کی تکنیک ہے اور اس میں قبل از وقت تیاری کا موقع نہیں ملتا ہے۔ اس میں پروڈکشن کوالٹی پر اتنی توجہ بھی نہیں دی جاتی ہے جبکہ ای ایف پی اچانک پروڈکشن نہ ہوکر منصوبہ بند پروڈکشن ہوتا ہے۔ یہ بہت ہائی کوالٹی پروڈکشن ہوتا ہے۔ اس میں پروڈکشن سے قبل آپ پلاننگ بھی کرسکتے ہیں اور اتنی ہی مہارت اور اطمینان سے کام بھی کرسکتے ہیں جتنا اسٹوڈیو میں۔ اس لیے جب ہم ای ایف پی کی بات کرتے ہیں تو صرف

'پروڈکشن اپروچ' کی ہی نہیں بلکہ پروڈکشن ایٹی ٹیوڈ کی بھی بات کرتے ہیں۔

ای ایف پی میں ہم انٹرٹیمنٹ شو، ایجوکیشنل و انڈسٹریل پروگرام، کمرشیل اور میگزین فارمیٹ فیچر پروگرام کا پروڈکشن کرتے ہیں۔ معمولی ای ایف پی کے لیے تو عام طور پر ای این جی کی طرح ہی آلات استعمال کرتے ہیں لیکن پیچیدہ ای ایف پی کے لیے کیمرہ، آڈیو ایکویپمنٹ، لائٹنگ کٹ اور ویڈیو ٹیپ ریکارڈر، اسٹوڈیو پروڈکشن میں استعمال ہونے والے آلات کی طرح ہی ہوتے ہیں۔

ای ایف پی میں زیادہ آلات اور زیادہ بڑا پروڈکشن کرو (Crew) لے جایا جاتا ہے۔ ای ایف پی میں مائکروویو آلات کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اس وین کی چھت پر اتنی جگہ ہوتی ہے کہ کیمرہ ہائی اینگل شاٹس لے سکے۔ ای ایف پی میں استعمال کیے جانے والے کیمروں کے ساتھ خصوصی لینس، فلٹرس، کائیکٹیل ڈالی ٹرائی پاڈ اور شولڈر ماؤنٹس ضرور ہونے چاہئیں۔ اس طرح کے پروڈکشن میں ہینڈ ہیلڈ مائک یا لاویلیر مائکروفون، بوم مائک، وائرلیس مائکروفون استعمال کیے جاتے ہیں۔ ای ایف پی یونٹ کے ساتھ بیٹری سے چلنے والا آڈیو مکسر بھی ہوتا ہے۔ ای ایف پی پروڈکشن میں لینس لیس اسپاٹ لائٹ، فلڈ لائٹ، جیل، وارن ڈور اور اسکرین وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔

ای ایف پی میں پوسٹ پروڈکشن کیا جاتا ہے۔ اس میں عام طور پر 3/4 انچ ویڈیو کیسٹ مشین کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ہائی کوالٹی کے لیے 1 انچ VTR کو ترجیح دی جاتی ہے۔

ٹیلی ویژن کیمرہ: کلوزاپ

کیمرہ نہ صرف ٹیلی ویژن ترسیل کا بلکہ کسی بھی پروڈکشن کا بنیادی آلہ ہے، اس لیے زیادہ تر پروڈکشن، پلاننگ اور تکنیک کیمرہ کی صلاحیت پر ہی منحصر کرتے ہیں۔ اس کے کام کرنے کا طریقہ، اس کا آپریشن اور سب سے ضروری یہ کہ کیا کرسکتا ہے اور کیا نہیں۔ اس کے پہلے کہ آپ کیمرے کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کے بارے میں غور کریں آپ کو اس کے آپریشن اور جزئیات سے واقفیت ضروری ہے۔

Scanning and Reproduction: ٹیلی ویژن ایک الیکٹرانک عمل ہے جو قوت روشنی کو برقی سگنلس میں تبدیل کرتا ہے۔ ٹی وی اور موشن پکچر دونوں ہی متحرک تصویروں کو بدلتے فریم کی سیریز میں توڑ کر متحرک شکل دیتا ہے۔ فلم ایک لمحہ میں پورا فریم کور کرسکتا ہے، جبکہ ٹیلی ویژن ایک الیکٹرانک میڈیم ہے اور الیکٹرانک سرکٹ ایک بار میں اطلاع کے صرف ایک حصے کو ہی سنبھال سکتا ہے یا عملی شکل دے سکتا ہے۔ یعنی ٹی وی کیمرے کو پوری تصویر کے مختلف حصوں میں توڑنا ہوتا ہے۔ جب پوری تصویر برقی ٹکڑوں میں منقسم ہوجاتا ہے ٹیلی ویژن ریسیور کے الیکٹرانک ایفیکٹس سگنلس کو ڈی کوڈ کرتے ہیں اور پھر اصلی تصویر ابھرآتی ہے۔ ٹیلی ویژن سسٹم کے کام کرنے کا عمل نہایت ہی پیچیدہ ہے۔ اس عمل کا آسان تجزیہ کرنے کا ہمارا مقصد آپ کو ٹی وی ٹیکنیشین بنانا نہیں بلکہ آپ میں اس عمل کا ایک بنیادی شعور پیدا کرنا ہے۔

Pick-up Tube: پک اپ ٹیوب ٹی وی اسکیننگ سسٹم کا دل ہوتا ہے جو کیمرے کے اندر ہوتا ہے۔ یہ وہی ٹیوب ہے جو قوت روشنی کو برقی سگنلس میں تبدیل کرتا ہے۔ اگر چہ اس سے تصویریں مختلف قسموں کی بنتی ہیں، لیکن فی الحال اتنا ہی معلوم ہونا کافی ہے کہ یہ سبھی ایک ہی بنیادی اصول پر کام کرتے ہیں۔ پورا ٹیوب ایک کانچ کے دائرے میں مقید ہوتا ہے تا کہ اس کے اندرونی پرزے محفوظ رہیں۔ ساتھ ہی کانچ کے اس دائرے میں Vaccum بھی ہوتا ہے جو ٹیوب کو چلانے کے لیے ضروری ہے۔ شیشے سے منعکس روشنی کیمرے کے لینس پر جمع ہوتی ہے اور پھر پک اپ ٹیوب کے سامنے ایک Light Sensitive عناصر پر فوکس ڈالتا ہے۔ جب روشنی اس عناصر پر پڑتی ہے تو یہ ایک برقی ردعمل پیدا کرتا ہے جو حقیقی عکس کی چمک کے مطابق ہوتا ہے۔ اگر عکس زیادہ چمکیلا ہے تو یہ برقی ردعمل اتنا ہی بڑا یا تیز ہوگا۔ چونکہ یہ ایک الیکٹرانک عمل ہے اس لیے ٹیوب پورے عکس کو ہزاروں نکتوں میں توڑ دیتا ہے جو ایک ایک کرکے آگے بڑھائے جاسکتے ہیں اور بعد میں پھر سے ایک کڑی میں تعمیر کیے جاسکتے ہیں جس سے ٹی وی اسکرین پر حقیقی شبیہ بنتی ہے۔ ٹیوب کا عمل ایک الیکٹران گن اور ایک الیکٹران اسکیننگ بیم کی مدد سے مکمل ہوتا ہے۔ یہ الکٹران گن ٹیوب کے عقبی حصے میں واقع ہوتا ہے۔ یہ الیکٹرانوں کی ایک روانی چھوڑتا ہے جو ڈاٹ کی شکل میں برقی اطلاع کو پڑھتا ہے۔ گن کے ذریعہ فوکس کرنے پر پاور بیم فوٹو سینسیٹو عناصر کے نیچے والے

بائیں کونے سے ریڈنگ شروع کرتا ہے۔ پھر بیم ایک طرف سے دوسری طرف لایا جاتا ہے، جب تک یہ نیچے والے دائیں کونے تک نہیں پہنچ جاتا۔ بیم پھر بائیں طرف آتا ہے لیکن ایک لائن اوپر تاکہ اگلی لائن کی ریڈنگ کر سکے، ٹھیک ویسے ہی جیسے ٹائپ رائٹر سطر پورا کرنے کے بعد مارجن چھوڑتا ہے۔ بیم ریڈنگ کی شروعات نیچے کی طرف بائیں کونے سے اس لیے کرتا ہے کیونکہ لینس کا عکس الٹا بنتا ہے اور عکس کو پھر سے لائن میں لانے کے لیے نیچے سے اوپر کی طرف کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل اسکیننگ کہلاتا ہے اور یہ تب تک چلتا رہتا ہے جب تک بیم پورے لائن سینسیٹو کو Line by Line پڑھ نہیں لیتا۔ آخری لائن کی ریڈنگ کرنے کے بعد بیم فوراً پھر ابتدائی نکتہ پر آجاتا ہے اور یہ عمل چلتا رہتا ہے۔ اگر بیم ہر سطر کے نیچے سے اوپر کے سلسلے کو پڑھے تو تعمیر شدہ عکس میں تھوڑی سی جھلملاہٹ آسکتی ہے۔ اس لیے الیکٹران اسکیننگ بیم پھر واپس آتے وقت ان تمام سطور کی ریڈنگ کرتا ہے جو جاتے وقت چھوڑ دیے گئے تھے۔ دوسرے لفظوں میں بیم پہلے منحنی سطور 1، 3، 5، 4 وغیرہ کی اسکیننگ کرے گا پھر واپسی میں مستقیم سطور 2، 4، 6 وغیرہ کی اسکیننگ کرے گا۔ اس طرح کی اسکیننگ کو Genterlace اسکیننگ کہتے ہیں اور اس کا استعمال سبھی ٹی وی پروڈکشن سسٹم میں ہوتا ہے۔ ہر بار اسکیننگ بیم ایک مکمل سطر سیٹ یعنی سبھی منحنی سطور کی ریڈنگ کرتا ہے۔ تب یہ ایک فیلڈ پورا کرتا ہے۔ ایک فیلڈ پورا کرنے میں یہ سیکنڈ کا ساٹھواں حصہ لیتا ہے اور پورا عکس یعنی ایک فریم پورا کرنے میں دو فیلڈ کی اسکیننگ کرنی پڑتی ہے۔ یعنی $\frac{1}{60}$ سیکنڈ منحنی سطور کی اسکیننگ میں اور $\frac{1}{60}$ سیکنڈ مستقیم سطور کی اسکیننگ میں اس لیے ایک فریم کی اسکیننگ میں سیکنڈ کا تیسواں حصہ لگتا ہے۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ایک سیکنڈ میں 30 رفریم کی اسکیننگ ہوتی ہے۔

جب ہم ٹی وی دیکھتے ہیں تو ہم حقیقتاً فی سیکنڈ 30 رمستحکم فریم دیکھتے ہیں۔ اگر آپ کو یاد ہو کہ موشن پکچر میں 24 رفریم فی سکنڈ آتے ہیں تو پائیں گے کہ دونوں میڈیم میں عمل کے اصول ایک جیسے ہیں۔ دونوں Persistence of Vision پر مبنی ہیں جس سے تصویر ہمیں متحرک محسوس ہوتی ہے جبکہ حقیقت میں ہم لگاتار تبدیل شدہ شکل میں مستحکم فریموں کو ہی دیکھتے ہیں۔

کیتھوڈ کرن ٹیوب (CRT): سی آر ٹی پک اپ ٹیوب کا ری پروڈکشن کاؤنٹر پینٹ کی شکل میں کام کرتا ہے۔ پک اپ ٹیوب کی طرح سی آر ٹی بھی شیشے کے Vaccum میں واقع ہوتا ہے۔

اس ٹیوب کے اندرونی حصے میں فاسفورک میٹریل کا لیپ ہوتا ہے جو الیکٹران بیم کے ٹکرانے پر جل اٹھتا ہے۔ اس دوران اس کے جلنے کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے اور ایک تیز سگنل بہت تیز چمک پیدا کرتا ہے جبکہ دھیما سگنل ہلکی چمک پیدا کرتا ہے یا بالکل چمک پیدا نہیں کرتا۔ الیکٹران بیم کی سپلائی الیکٹرانک گن کے ذریعہ ہوتی ہے جو سی آر ٹی کے عقب میں ایک تنگ بیلن کے اندر واقع ہوتا ہے۔ اس کا آپریشن پک اپ ٹیوب کے اسکیننگ بیم کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ لیکن یہ اطلاع پڑھنے کے بجائے ایک سگنل بھیجتا ہے جو اسکیننگ عمل کے دوران پیدا ہونے والی حقیقی تصویر کے ذریعہ ہی Modulate ہوتا ہے۔ بیم پکچر ٹیوب کے اندرونی مہانے پر ایک سیکنڈ میں 30 فریم کی اسکیننگ کرتا ہے۔ فاسفورک ردعمل اور Persistence of Vision کے باعث چمکتے نکات (Dots) ایک کمپوزٹ تصویر کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ یہ اسی بنیادی چیز کی بدلی ہوئی شکل ہوتی ہے جو ٹی وی کیمرے سے کھینچا گیا تھا۔

سنک جنریٹر (Sync Generator): ابھی تک آپ نے محسوس کرلیا ہوگا کہ پک اپ ٹیوب اسکیننگ بیم کو ٹھیک سمت میں رکھنے کے لیے ہمیں کسی اور چیز کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ یہ کام جس آلہ سے ہوتا ہے اسے ایس جی یعنی سنک جنریٹر کہتے ہیں جو جنریٹر کی چھوٹی شکل ہے۔

Resolution: کسی بھی پکچر پروڈکشن سسٹم کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ حقیقی چیز کی بالکل صاف اور نکھری تصویر ابھر کر آئے۔ ٹی وی میں اسے پکچر ریزولیوشن کہتے ہیں۔ ریزولیوشن ان سطور کی تعداد پر منحصر کرتا ہے جو عکس کو پھر سے بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ ہم سب اخبار کی تصویروں سے واقف ہیں جو چھوٹے چھوٹے نکات سے مل کر بنے ہوتے ہیں۔ نکات جتنا زیادہ ہوں گے تصویر اتنی ہی صاف ہوگی۔

چونکہ ٹی وی میں فاسفر ڈاٹس یا پکسلس استعمال ہوتے ہیں جو سطور میں منظم ہوتے ہیں، اس لیے ٹی وی پکچر ریزولیوشن بھی سطور کی تعداد پر منحصر کرتا ہے۔ جب امریکی ٹی وی سسٹم میں 525 سطور کا استعمال کیا گیا تو یہ تعداد بالکل عملی ثابت ہوا۔ بہتر ریزولیوشن کے لیے سطور کی تعداد بڑھانے اور سبھی ٹیلی ویژن اسٹوڈیو آلات وٹی وی سیٹس کو پھر سے اسٹرکچر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر تبدیلیاں بے حد خرچیلی ہیں، اس لیے 525 لائن سسٹم امریکہ میں

اسٹینڈرڈ بن گیا۔ جن ملکوں میں ٹیلی ویژن بعد میں آیا، ان کے پاس نئی تکنیک سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع تھا۔ یورپ میں ٹی وی سسٹم نے 625 سطور کا استعمال کیا اور ان کے لیے 525 سطور سسٹم کے مقابلے اور واضح دہائی ریزولیوشن ممکن ہوا۔

ریسیور کا سائز چھوٹا ہونے اور ریزولیوشن کی اپنی حد کی وجہ سے ٹی وی میں کلوز اپ شاٹ کا استعمال ہونے لگا تا کہ ریزولیوشن کے مسئلہ سے نجات حاصل کیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹی وی کو کلوز اپ میڈیم بھی کہا جاتا ہے۔

ایچ ڈی ٹی وی (Hight Definition Telivision)

حال ہی میں تکنیکی فروغ نے ایک بالکل بنیادی شبیہ والی ایچ ڈی ٹی وی کے مفروضے کو عملی جامہ پہنانے کی ابتدا کر دی ہے جس کا استعمال امریکہ و جاپان میں تجرباتی بنیادی پر سب سے پہلے ہوا۔ یہ سسٹم روایتی ٹیلی کاسٹ سسٹم میں مستعمل 525 یا 625 اسکیننگ سطور کے مقابلے میں 1125 سطور کا استعمال کرتا ہے۔ اسکیننگ سطور کی تعداد کو دوگنا کرنے سے ریزولیوشن (تصویر کی صفائی) 35 ایم ایم کے فلم کی طرح ہو جاتی ہے۔ اس سمت میں بھی خاطر خواہ تبدیلی اور فروغ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ اگر چہ ایچ ڈی ٹی وی اب رائج ہو چکا ہے، لیکن مطلوبہ نتائج اب بھی اطمینان بخش نہیں کہے جا سکتے۔

کلر ری پروڈکشن (Colour Reproduction): اب تک ہم نے بلیک اینڈ وہائٹ ٹی وی سے متعلق اسکیننگ اور ری پروڈکشن کی بات کی۔ اگر چہ کلر ٹی وی میں بنیادی طور پر یہی اسکیننگ عمل استعمال میں لایا جاتا ہے پھر بھی رنگین اطلاع (Colour Information) کے Reproduction کے لیے Scanning اور Reproduction دونوں ہی ضابطوں میں کچھ اضافی عناصر کی ضرورت ہوتی ہے۔

رنگ کا مزاج (The Nature of the Colour): رنگین سسٹم کے ضابطوں پر بحث کرنے سے قبل ہمیں رنگ کی بنیادی خوبیوں پر بھی تھوڑی بحث کر لینی چاہئے۔ رنگین روشنی Electro Magnetic Spectrum کے اندر دکھائی دینے والی روشنی کا ایک حصہ ہے۔ ہماری

آنکھیں دکھائی دینے والی روشنی کو سفید روشنی کی شکل میں دیکھتی ہیں۔ ہم سب Prism کے اس عمل سے واقف ہیں جب کوئی سفید روشنی اس پروسس کی جاتی ہے تو یہ اس روشنی کو سات رنگوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

رنگین روشنی آمیزش کے اصول پر مبنی ہوتی ہے یعنی تین بنیادی رنگوں سرخ، نیلا اور سبز رنگ کی مختلف تناسب میں آمیزش کر کے ہم دکھائی دینے والے اسپیکٹرم کو کسی بھی رنگ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بنیادی رنگوں کے تین اسپاٹ لائٹ کا تصور کیجئے جو ایسی حالت میں رکھے گئے ہوں کہ تینوں کی روشنی آپس میں کناروں پر ایک دوسرے کو چھوئے۔ جب تینوں رنگ برابر اوورلیپ (Overlap) کریں گے تو سفید رنگ بنے گا۔ جب دو رنگ اوورلیپ کریں گے تو ایک تیسرا رنگ بنے گا۔ سرخ اور سبز مل کر پیلا رنگ بنائیں گے، سبز اور نیلا مل کر سین رنگ، سرخ اور نیلا مل کر مجینٹا بنائیں گے جبکہ تینوں بنیادی رنگوں کی غیر موجودگی میں کوئی رنگ نہیں بنے گا یا کالا بنے گا۔ یاد رکھیں کہ ہم روشنی کے امتزاجی خوبیوں کی بات کر رہے ہیں نہ کہ Paint Pigment کی۔

روشنی کا رنگ ان تین آمیخوں (Component) میں سے محض ایک ہے جو آپس میں مل کر وہ رنگ بناتے ہیں جو ہم دیکھتے ہیں۔ یہ تین رنگ ہیں (1) ہیو (Hue)، (2) اسٹارشن (Stortion)، (3) لیومیننس (Luminance)۔

1- ہیو (Hue): یہ رنگ کی شبیہ ہے۔ حقیقت میں یہ وہ رنگ ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ تین اسپاٹ لائٹ والی مثال میں ہم نے تین ابتدائی روشنی رنگوں کو ملا کر مختلف ہیو کی تعبیر کی۔

2- اسٹارشن (Stortion): یہ رنگ کی صلاحیت یا صفائی یا سفید رنگ کی آمیزش سے رنگ میں پیدا ہلکے پن کو دکھاتا ہے۔ مثال کے لیے 100Y اسٹارشن سفید رنگ کی آمیزش کے بغیر خالص رنگ Hue کو دکھاتا ہے اور بہت گہرا و شوخ دکھائی دیتا ہے۔ سفید رنگ کی آمیزش سے ہلکا کیا گیا سرخ رنگ پھیکا گلابی دکھائی دے گا۔

4- لیومیننس (Luminance): رنگ میں چمک لیومیننس کہلاتا ہے۔ یہ روشنی کی اس مقدار پر منحصر کرتا ہے جو کسی رنگ سے تبدیل ہوتا ہے۔ ہائی لیومیننس زیادہ روشنی تبدیل کرتا ہے اور چمکیلا دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح کم لیومیننس والا رنگ کم روشنی تبدیل کرتا ہے اور گہرا (Dark)

دکھائی دیتا ہے۔ اب تک یہ واضح ہو جانا چاہئے کہ تین ابتدائی رنگوں کو الگ رفتار کے ساتھ مختلف لیومینس اور اسٹارشن کی آمیزش سے ہم کوئی بھی رنگ بنا سکتے ہیں۔ حقیقت میں رنگین ٹی وی کے پیچھے یہی وہ بنیادی اصول کام کرتا ہے۔

رنگین کیمرہ (Colour Television)

رنگین کیمروں کے چار بنیادی Components ہوتے ہیں:

1- The Colour Camera Optical System: جو منعکس روشنی کو تین بنیادی رنگوں میں منقسم کرتا ہے۔

2- The Chrominance Channel: جو روشنی کو برقی اشاروں (Electrical Signals) میں تبدیل کرتا ہے۔

3- The Luminance Channels: چمک کی اطلاع فراہم کرتا ہے۔

4- The Encoder: جو رنگ اور چمک اطلاع کو بھیجنے کا عمل کرتا ہے۔

Colour Camera Optical System: اعلیٰ کوالٹی والے کیمروں میں ایک ڈیکورک میرر اسمبلی یا ایک پرزم بیم اسپلٹر لگا ہوتا ہے جو کسی شئے سے منعکس روشنی کو تین بنیادی رنگوں میں منقسم کرتا ہے۔ آپٹیکل سسٹم صرف ایک بنیادی رنگ کو بھی کرومینس چینل میں جانے دیتا ہے۔ جب کثیر رنگی ڈیکورک میرر یا بیم اسپلٹر سے ہوکر گزرتا ہے تب سرخ رنگ صرف سرخ پک اپ ٹیوب سے ہوکر گزرتا ہے۔ سبز رنگ سبز ٹیوب سے اور نیلا صرف نیلے پک اپ ٹیوب سے ہوکر گزرتا ہے۔

Chrominance Channel: سب سے اعلیٰ کوالٹی والے پروڈکشن کیمرے تین بنیادی رنگوں کے لیے تین الگ الگ پک اپ ٹیوب کا استعمال کرتے ہیں۔ جب کسی شئے سے منعکس روشنی لینس میں داخل ہوتی ہے اور آپٹیکل سسٹم کے ذریعہ بکھر جاتی ہے تب تینوں ٹیوب اس شئے میں موجود بنیادی رنگوں کی مقدار کے تناسب میں اپنے اپنے رنگ حاصل کرتے ہیں۔ مثال کے لیے کیمرے کو اگر بالکل سرخ رنگ کے کارڈ پر فوکس کیا جائے تو ریڈ گن (ٹیوب) میں سرخ رنگ تو

داخل ہوگا لیکن چونکہ شئے میں نیلا و سبز رنگ نہیں ہے اس لیے باقی دونوں ٹیوب سے کوئی روشنی نہیں گزرے گی۔ اب اگر کیمرے کو پہلے رنگ کے کارڈ پر فوکس کیا جائے تو حقیقتاً سرخ و سبز کا امتزاج ہوتا ہے۔ تب نصف روشنی سبز ٹیوب میں اور نصف سرخ ٹیوب میں پہنچے گی۔ ایک بالکل سفید کارڈ پر جو اصول سرخ سبز اور تینوں بنیادی رنگوں کا امتزاج ہوتا ہے۔ کیمرہ فوکس کرنے پر تینوں ٹیوب سے روشنی برابر گزرے گی کیونکہ اسپلٹر کے ذریعہ منقسم تینوں رنگ اپنے اپنے ٹیوب سے ہوکر گزریں گے۔ روشنی جب پک اپ ٹیوب میں پہنچتی ہے تب اسکیننگ کا عمل بلیک اینڈ وہائٹ ری پروڈکشن کی طرح ہوتا ہے۔

Luminance Chanel: تینوں پک اپ ٹیوب کروما یا کلر انفارمیشن کے لیے ہوتا ہے۔ ابھی ہمیں پکچر میں چمک یا Luminance پیدا کرنے والے Component کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ اطلاع تین طریقوں سے بھیجی جاتی ہے۔

(الف) کلر ری پروڈکشن کے لیے چمک اطلاع (Brightness Information) فراہم کرنا۔

(ب) رنگوں کو ایک دوسرے سے الگ یا مختلف دکھانے کے لیے Outline بنانا تاکہ تصویروں میں صفائی اور وضاحت آسکے۔

(ج) بلیک اینڈ وہائٹ ریسیور کے لیے ایک مونو کروم سگنل فراہم کرنا۔

شروع میں کچھ رنگین کیمرے ایک چوتھے ٹیوب کا استعمال کرتے تھے جو Luminance Information چمک اطلاع کی سپلائی کرتا تھا۔ ایک اور بہتر طریقہ اپنایا گیا۔ Outline and Luminance Information فراہم کرنے کے لیے ایک بنیادی کلر چینل (اکثر ہی سبز) کا استعمال کیا گیا۔ جدید اسٹوڈیو پروڈکشن کیمروں میں یہ سب سے Common Approach ہے۔

Encoder: ایک بار جب کلر اطلاع تینوں ٹیوب میں الگ کردی جاتی ہے اور Luminance Information فراہم کردیا جاتا ہے تب ہمیں مختلف کلر سگنلس کو ایک دوسرے سے الگ رکھتے ہوئے ایک ساتھ ٹرانسمیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ انکوڈر کا کام ہے جو تینوں کلر

سگنلس کو چمک کے ساتھ ملاتے ہوئے ایک کمپوزٹ سگنل پیدا کرتا ہے۔

Colour Cathode Ray Tube: جہاں بلیک اینڈ وہائٹ سسٹم میں ایک الیکٹران گن ہوتا ہے وہیں کلر ٹیوب میں سبھی بنیادی رنگ کے لیے الگ الگ یعنی 3 رالیکٹران گن ہوتے ہیں۔ کلر کیتھوڈ رے ٹیوب کے اندرونی سرے پر فاسفورک عناصر کا لیپ لگا ہوتا ہے جس پر تین رنگوں کے لیے تین طرح کی ڈاٹ ہوتی ہے۔ الیکٹرانک بی یا الیکٹران جب اس پر ٹکراتے ہیں تب سرخ، سبز و نیلے فاسفورک عناصر اپنے متعلقہ رنگوں میں جل اٹھتے ہیں۔ ٹیوب کے دہانے پر قریب دس لاکھ رنگین ڈاٹس منظم ہوتے ہیں۔ اگر آپ کسی کلر سی آر ٹی کو نزدیک سے کام کرتے دیکھیں تو آپ ان کے ڈاٹس دیکھ سکتے ہیں جو ایک مکمل تصویر بناتے ہیں۔ یہ فاسفورک ڈاٹس کا ردعمل ہی ہے جو حقیقت میں پکچر کو رنگ فراہم کرتے ہیں۔ اگر تینوں نکتہ ایک ساتھ ایک ہی صلاحیت کے ساتھ چلتے ہیں تو سفید رنگ بناتے ہیں۔ اگر دونوں نکتہ مل کر چلتے ہیں تب ایک متبادل رنگ پیدا ہوتا ہے۔ ہیو، اسٹارشن اور چمک کے مختلف تناسب میں جل رہے نکتے مل کر کلر کا رینج پیدا کرتے ہیں۔ یہ چمکتے یا جلتے نکتے ہی ہیں جو مکمل تصویر بناتے ہیں جنھیں ہم دیکھتے ہیں۔

Alternative Colour System: تین گن سسٹم سب سے اعلیٰ تصویری وصف فراہم کرنے میں سب سے اہم کردار نبھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ طریقہ سبھی اعلیٰ سطح کے پروڈکشن کیمروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ پھر بھی تین ٹیوب سسٹم کی کچھ خامیاں بھی ہیں۔ کیمرہ بھاری، بڑا اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی بے حد قیمتی اور رکھ رکھاؤ میں مہنگا پڑتا ہے۔ آج بہت سے متبادل کلر سسٹم کا فروغ ممکن ہے جو ہلکے اور کم خرچیلے رنگین کیمروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اگر چہ یہ کیمرے تصویر کی کوالٹی میں تین گن سسٹم کی برابری نہیں کر سکتے پھر بھی قیمت، ہلکے پن اور رکھ رکھاؤ کے نقطہ نظر سے فائدہ مند ہوتے ہیں۔

Single Gun System: سنگل گن سسٹم لیومیننس اور کرومیننس دونوں اطلاع فراہم کرنے کے لیے صرف ایک ہی پک اپ ٹیوب کا استعمال کرتے ہیں۔ سنگل گن سسٹم پک اپ ٹیوب کے دہانے پر رنگین پٹیوں کی اشیاء کو ہی دیکھتا ہے۔ اکثر ہی فلٹر میں دو بنیادی کلر لگے ہوتے ہیں، کیونکہ تیسرا کلر الیکٹرانک طریقہ سے سفید سے دیگر معلوم رنگوں کو نکال کر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

خصوصی الیکٹرانک سرکٹ کلر اطلاع کو تین مختلف کلر سگنل میں تقسیم کرتا ہے۔ پھر انھیں انکوڈ کرکے عمل کے لیے آگے بھیج دیا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں صرف ایک پک ٹیوب ہوتا ہے اس لیے رجسٹریشن یا تناسب کا مسئلہ نہیں رہتا۔ یہی سنگل گن سسٹم کی بنیادی خوبی ہے۔ پک اپ ٹیوب کم ہونے سے چلنے والے کیمروں کو نظر میں رکھتے ہوئے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔

Solid State Camera: تقریباً سبھی ٹی وی کیمرے قوت روشنی کو برقی اشاروں (Signals) میں تبدیل کرنے کے لیے پک اپ ٹیوب کو استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ پک اپ ٹیوب اعلیٰ خوبیوں سے مزین تصویریں پیدا کرتے ہیں، پھر بھی ان میں آپریشن سے متعلق کچھ خامیاں ہیں۔ یہ بہت ہی نازک ہوتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ گرمی یا سردی میں کام نہیں کرتے۔ یہ سائز میں بڑے اور بھاری ہونے کے ساتھ ہی بجلی کی کھپت بھی زیادہ کرتے ہیں۔ انجینئر ایک ایسے متبادل پر غور کر رہے ہیں جس میں Solid State Chared Coupled Device یعنی CCD کا استعمال ہوتا ہے جو روایتی پک اپ ٹیوب کی جگہ لے گا۔ CCD ایک Light Sensitive Electronic Chip ہے جو شئے سے منعکس روشنی کو روایتی پک اپ ٹیوب کی طرح برقی قوت میں تبدیل کردیتا ہے، جیسے ہلکا چھوٹا اور بجلی کی کم کھپت۔ CCD کی یہ خوبی چھوٹے ہلکے پورٹیبل کیمروں کی ڈیزائن اور پروڈکشن کے لیے اہم کردار نبھاتے ہیں۔

کیمرہ چین (Camera Chain): کیمرہ چین کے خاص طور پر دو Components ہوتے ہیں۔

(1) کیمرہ ہیڈ (2) کیمرہ کنٹرول یونٹ (CCU)

(1) کیمرہ ہیڈ (Camera Head): یہ پانچ بنیادی سسٹم سے مل کر بنتا ہے:

(الف) لینس سسٹم، (ب) انٹرنل آپٹیکل سسٹم، (ج) پک اپ ٹیوب، (د) ویو فائنڈر (ہ) کیمرہ کیمونکیشن سسٹم۔

(الف) لینس سسٹم (Lens System): سبھی ٹی وی کیمروں میں ایک لینس سسٹم ہوتا ہے جو شئے سے منعکس روشنی کو مجتمع کرتا ہے اور ان روشنی کی کرنوں کو پک اپ ٹیوب میں فوکس کرتا ہے۔ سبھی کلر کیمرے زوم لینس کا استعمال کرتے ہیں جس سے Field of View مسلسل تبدیل

ہوتا رہتا ہے۔ زوم لینس ایک بٹن کنٹرول کے ذریعہ آپریٹ ہوتا ہے جو کیمرہ کے عقب میں واقع ہوتا ہے۔ اب تو مونو کروم (بلیک اینڈ وہائٹ) کیمرے بھی زوم لینس کا استعمال کرتے ہیں، جبکہ کچھ مستقل کیمرے فوکل دوری لینس کا ہی استعمال کرتے ہیں۔

(ب) انٹرنل آپٹیکل سسٹم (Internal Optical System): سبھی رنگین کیمرے ایک انٹرنل آپٹیکل سسٹم کا استعمال کرتے ہیں جو شیشے سے منعکس روشنی کو تین بنیادی رنگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ سب سے رائج آپٹیکل سسٹم پرزم بیم اسپلٹر ہے جو کم سے کم روشنی کی بربادی Optical Distortion کے ساتھ زیادہ سے زیادہ روشنی کا آؤٹ پٹ فراہم کرتا ہے۔ کچھ کیمرے ایک Dichoric Mirror آپٹیکل سسٹم کا استعمال کرتے ہیں جو وہی کام کرتا ہے لیکن لینس اور پک اپ ٹیوب کے درمیان روشنی کی تباہی زیادہ ہوتی ہے۔ چونکہ بلیک اینڈ وہائٹ کیمرے میں روشنی کے تقسیم کی ضرورت نہیں ہوتی اس لیے ان میں کوئی انٹرنل آپٹیکل سسٹم نہیں ہوتا ہے۔

(ج) پک اپ ٹیوب (Pick-up Tube): الیکٹرانک پک اپ ٹیوب جو لائٹ انرجی کو الیکٹریکل سگنلس میں تبدیل کرتا ہے کیمرہ کنٹرول کرنے کی خوبی کو واضح کرتا ہے اور اس کے تصویر بنانے کی صلاحیت کو یقینی بناتا ہے۔ آج جن ٹیوبوں کا عام رواج ہے یا استعمال ہو رہا ہے وہ Vidiocone فیملی کی ٹیوبیں ہیں جو Plumbicon Saticonledicon وغیرہ کمرشیل ناموں سے مشہور ہیں۔ یہ ٹیوبیں اعلیٰ کوالٹی کی رنگین تصویریں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ بنیادی طور پر Plumbicon اور اس طرح کی ٹیوبیں اسٹوڈیو والے کیمروں کے لیے بنائی گئی تھیں جو دو ڈیزائنوں میں موجود تھیں۔ 1¼ انچ (30 mm) Diameter Format اور 1 انچ Diameter Format (25 mm)۔ فارمیٹ ٹیوب کے فوٹو کنڈکٹیو سرے کے سائز کو دکھاتا ہے اور سبھی چیزیں برابر ہوتی ہیں۔ ٹیوب کا دہانہ جتنا بڑا ہوگا اس کے تصویر کی خوبی اتنی ہی بہتر ہوگی۔ چھوٹے اسٹوڈیو، پورٹیبل کیمروں کے فروغ کے ساتھ ہی ٹیوب بنانے والوں نے اعلیٰ کوالٹی کی چھوٹی سائز کی ٹیوبیں بنانی شروع کردیں جو بہترین تصویر 2/3 انچ، 1/2 انچ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

(و) ویو فائنڈر سسٹم (View Finder System): ہر ٹی وی کیمرے میں ایک الیکٹرانک ویو فائنڈر لگا ہوتا ہے جس میں وہ سب کچھ دکھائی دیتا ہے جو کیمرہ کے ذریعہ کھینچا جارہا ہے۔View Finder ایک طرح کا بالکل چھوٹے سائز کا ٹیلی ویژن ہوتا ہے جس کا سائز دو انچ سے نو انچ تک ہوتا ہے۔ بہت سے View Finder اوپر نیچے ادھر ادھر گھمائے جاسکتے ہیں تاکہ کیمرہ آپریٹر شوٹنگ کے وقت اپنی سہولت کے مطابق بہتر زاویے پر تصویروں کو دیکھ سکیں۔ کیمرہ آپریٹر شاٹ کو فریم کرنے، کمپوز کرنے یا فوکس کرنے کے لیے ویو فائنڈر کا استعمال کرتا ہے۔ کچھ ویو فائنڈر زوم لینس کے ذریعہ سیٹ کی گئی فوکل دوری (Focal Length) کو بھی دکھاتے ہیں۔

(ہ) کیمرہ کمیونکیشن سسٹم (Camera Communication System): کیمرہ آپریٹر ایک ہیڈفون کے توسط سے ڈائریکٹر اور پروڈکشن کے دیگر اہم ارکان سے ہمیشہ براہ راست رابطہ قائم کیے رکھتا ہے جو کبھی کبھی پرائیویٹ لائن یا PL کہلاتا ہے۔ پورے پروڈکشن کے دوران کیمرہ آپریٹر ڈائریکٹر کی ہدایت پر ہر ایک شاٹ کا تعین کرتا ہے۔ تکنیکی ہدایت کار (Technical Director)، ویڈیو انجینئر اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر PL کے توسط سے کیمرہ آپریٹر سے بات کرسکتے ہیں۔ کیمرہ آپریٹر بھی ہیڈفون میں لگے ماؤتھ پیس کے ذریعہ جواب دیتا ہے۔

کچھ کیمرہ کمیونی کیشن سسٹم دو ہیڈسیٹ استعمال کرتے ہیں جس میں ایک پروڈکشن ڈائریکٹر کے لیے اور دوسرا پروگرام آواز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال خاص کر بغیر اسکرپٹ والے پروگرام کے دوران دیکھا جاسکتا ہے، جیسے کسی کھیل کے ٹیلی کاسٹ کے دوران کیمرہ مین کو کمنٹیٹر کے لفظوں کو بھی غور سے سننا ہوتا ہے تاکہ وہ متعلقہ واقعات کو کیمرے میں قید کرسکے۔

کچھ ٹی وی پروڈکشن میں مختلف زاویوں پر مختلف شاٹ لینے کے لیے ایک ساتھ کئی کیمرے لگے ہوتے ہیں، لہٰذا ایک میڈیم کی ضرورت ہوتی ہے جس سے کیمرہ آپریٹر اور فنکاروں کو پتہ چلتا رہے کہ کس کیمرے کا منظر ٹیلی کاسٹ پر جارہا ہے۔ یہ کام خاموشی سے ٹیلی لائٹ کے توسط سے مکمل ہوتا ہے۔ بڑی ریڈ لائٹ یا کیمرے کے اوپر لگی روشنی کردہ کے ارکان یا فنکاروں کو دکھاتی ہے کہ کون سا کیمرہ شاٹ ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہے۔ کیمرہ آپریٹر کے پاس ایک اور ٹیلی لائٹ ہوتی ہے

جو View Finder کے بغل میں ہوتی ہے جسے کیمرہ آپریٹر View Finder پر نگاہ ڈالتے وقت دیکھ سکتا ہے۔ جب کیمرہ مناظر کے ٹیلی کاسٹ کے لیےPunch up کیے جاتے ہیں تو دونوں ٹیلی لائٹ خود بخود کام کرنے لگتے ہیں۔

کیمرہ کنٹرول اکائی (Camera Control Unit): کیمرہ ہیڈ کا دوسرا نصف حصہ CCU ہوتا ہے جو اسٹوڈیو کنٹرول روم میں ہوتا ہے۔ کیمرہ آپریشن کے دوران ایکسپوزر کو رجسٹر یا ریگولیٹ کرنے کے لیے بھی کنٹرولنگ پاور اس کے پاس ہوتے ہیں۔

استعمال سے پہلے کیمرے کو رجسٹر یا ریگولیٹ کر لینا چاہئے۔ یہ رنگین کیمروں میں زیادہ اہم ہوتا ہے جس میں تینوں پک اپ ٹیوبوں کو ایک ساتھ ملانا ہوتا ہے تا کہ صاف اور شفاف تصویر حاصل کی جاسکے۔ جب آپ (Talents) اسٹوڈیو میں داخل ہوں گے ویڈیو انجینئر کیمروں کو رجسٹر یاAllign کرے گا تب تک انتظار کرنا تھوڑا اباؤ (Boring) لگ سکتا ہے، لیکن جب تک کیمروں کو ٹھیک سے رجسٹر نہیں کیا جاتا وہ اچھی اور متوقع تصویریں نہیں دے سکتے۔ ایک بار جب کیمرہ رجسٹر یا الائنڈ ہو گیا اسے کبھی بھی Pedestal یا ٹرائی پاڈ سے ہلانا یا کھسکانا نہیں چاہئے کیونکہ یہ Allignment اور تصویر کی کوالٹی کو بگاڑ سکتا ہے۔

جب پروڈکشن یا ریہرسل چل رہا ہو اس دوران ویڈیو انجینئر کچھ چیزوں مثلاً تصویروں کی چمک کے اتار چڑھاؤ وغیرہ کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ رنگین کیمروں میں شیڈنگ کے لیے دو کنٹرولر ہوتے ہیں: (1) IRIS Control، (2) Master Balance۔

IRIS Control ایک ریموٹ کنٹرول الیکٹریکل میٹر سسٹم کے توسط سے کیمرہ لینس کے Diaphragm یا F-Stop کو کنٹرول کرتا ہے۔ IRIS کو کھولنے سے کیمرے میں زیادہ روشنی داخل ہونے لگتی ہے اور تصویر میں سفیدی کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ماسٹر بیلنس کالے پن کو کنٹرول کرتا ہے۔ ویڈیو انجینئر ان کنٹرولرز کو سنبھالتے وقت دونوں پکچر مانیٹروں کے ساتھ ساتھ ایک Wave Form Monitor بھی دیکھتا ہے جو ویڈیو سگنل کو گراف کی شکل میں دکھاتا ہے۔

کئی رنگین کیمروں میں آٹومیٹک وہائٹ و بلیک بیلنس کنٹرولر سرکٹ لگا ہوتا ہے جس کے ذریعہ تصویروں کو فوراً اور ضرورت کے مطابق Balance کیا جاسکتا ہے۔

وہائٹ بیلنس (White Balance) روشنی میں نیلے و سرخ رنگوں کی مقدار میں تبدیلی لانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ کام کسی سفید کارڈ پر فوکس کر کے فوراً کیا جاسکتا ہے۔ زیادہ تر جدید ترین رنگین کیمروں میں پک اپ ٹیوب کے کام کو بند کر کے Black Balance کیا جاتا ہے۔

جدید کیمروں میں ایک اور خوبی جو عام طور پر پائی جاتی ہے وہ ہے Gain Control جو کیمرے کے آؤٹ پٹ کو بڑھانے میں ویڈیو آپریٹر کی مدد کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے ضرورت سے کم یا زیادہ روشنی میں بھی کیمرے کو آپریٹ کیا جاسکتا ہے۔ یہ ریموٹ پروڈکشن جہاں روشنی کو ہمیشہ کنٹرول نہیں کیا جاسکتا اس جگہ کے لیے زیادہ مفید ہے۔

ڈیجیٹل کنٹرول کیمرہ (Digital Control Camera)

ڈیجیٹل کنٹرول کیمرہ کا فروغ جدید ترین کیمرہ ڈیزائنوں کے سلسلے میں ایک اہم قدم ہے۔ جہاں ایک طرف روایتی کیمروں جن میں پکچر انفارمیشن کو بھیجنے اور حاصل کرنے کے لیے اور کیمرہ ہیڈ اور CCU کے درمیان کمانڈ کنٹرول کے لیے ملٹی کنڈکٹر کیبل کی ضرورت ہوتی ہے، وہیں ڈیجیٹل کیمرہ سسٹم سبھی این لاگ سگنل کو ڈیجیٹل سگنل یا کوڈ سگنلس میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ ڈیجیٹل سگنل نہ صرف نسبتاً چھوٹے ہوتے ہیں بلکہ لمبی تاروں والے برقی رخنوں سے مبرا ہوتے ہیں۔ ڈیجیٹل کیمرے کئی معنوں میں روایتی کیمروں کے مقابلے میں فائدہ مند ہوتے ہیں۔

1- چونکہ کیمرہ ہیڈ سے جانے والے یا اسے حاصل ہونے والی سبھی اطلاعات ڈیجیٹل ہوجاتی ہیں لہٰذا اس کا عمل روایتی کیمروں کے مقابلے میں زیادہ حقیقی ہوتا ہے۔ الیکٹرانک سگنلس کے Digitalization سے سبھی کمانڈ اور ان کا کنٹرول صرف ایک کنڈکٹر کیبل کے ذریعہ ممکن ہوجاتا ہے۔ ڈیجیٹل کیمرے میں Triaxial Cable کا استعمال ہوتا ہے جو ملٹی کنڈکٹر کیبل کے مقابلے میں ہلکا اور پتلا ہوتا ہے۔ ہلکے و پتلے تار اسٹوڈیو میں کیمرہ کو کنٹرول کرنا آسان بناتا ہے، ساتھ ہی تار سے متعلق خامیوں اور رخنوں کو کم کرتا ہے۔

2- ڈیجیٹل سگنل ضرورت سے زیادہ لچیلے ہوتے ہیں، کیونکہ یہ لمبی ٹرانسمیشن دوری سے متاثر نہیں ہوتے اور کیمرہ ہیڈ و کنٹرول یونٹ کے درمیان زیادہ دوری سے بھی کنٹرول کیے جاسکتے ہیں۔

ڈیجیٹل کیمرے CCU سے ایک میل تک کی آپریٹنگ دوری کی صلاحیت رکھتے ہیں اور سگنل ٹیلی فون لائنوں، ریڈیو ٹیلی فون سسٹم یا ریڈیو لنک کے توسط سے بھی بھیجے جاسکتے ہیں۔

3- چونکہ ڈیجیٹل تکنیک میں کمپیوٹر میں ہونے والے آپریٹنگ اصول ہی استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے کیمرہ ہیڈ میں ایک انٹرنل میموری ہوتی ہے جو کیمرے کے تکنیکی سیٹنگ کو آٹومیٹک طریقے سے ٹھیک بنائے رکھتی ہے۔ ایک بار میموری کی پروگرامنگ ہوجاتی ہے تب کیمرہ اپنے آپ تفتیش کرنے لگتا ہے کہ یہ صحیح تکنیکی حدود میں کام کررہا ہے یا نہیں۔ اگر کہیں گڑبڑ ہوتی ہے تو اسے فوراً ٹھیک کیا جاتا ہے۔ کیمرے میں ریچارجیبل بیٹری لگی ہوتی ہے جو AC Power کے بند ہوجانے پر آٹومیٹک آن ہوجاتی ہے تاکہ میموری سسٹم اپنا کام کرتا رہے۔

4- دونوں پک اپ ٹیوب کو رجسٹر والائن (Align) کرنے جیسا سست اور وقت لینے والا کام ڈیجیٹل کیمرے کے مائکروپروسیسر کے استعمال سے کچھ سکنڈ کے اندر ہوجاتا ہے۔

ڈیجیٹل سسٹم میں پیچیدہ، کیمرہ کنٹرول یونٹ کو Base Station کہا جاتا ہے۔ Base Station کا بنیادی کام بھی برقی سگنل کو کنٹرول کرنا ہے۔

Synchronising Pulser: آڈیو چینل، پروگرام میں ترسیلی چینل اور ریموٹ ویوفائنڈر فیڈ کو ڈیجیٹل Pulse میں تبدیل کرتا ہے جسے کیمرہ سمجھتا ہے۔ Base Station کیمرے کے تکنیکی عمل سے متعلق اطلاع کو مسلسل بھیجتا رہتا ہے اور میموری میں پہلے سے سیٹ پروگرامنگ کے خلاف کچھ گڑبڑی ہونے پر آٹومیٹک طریقے سے اسے ٹھیک کردیتا ہے۔

ڈیجیٹل کیمرے کے فائدے تو صاف ہیں، یعنی زیادہ سے زیادہ کنٹرول اور کام کرنے کے لائق لچیلا پن، بیس اسٹیشن سے لمبی دوری پر کیمرے کا کنٹرول، Alternate Transmission System مثلاً ٹیلی فون لائن، ریڈیو فریکوئنسی لنک وغیرہ کا متبادل، کیمرے کا انٹرنل میموری سسٹم جو ڈھانچے کو آسان بناتا ہے اور سبھی تکنیکی کاموں میں Accuracy کا تعین کرتا ہے۔ ڈیجیٹل کیمروں کی خامیاں یا نقصانات خاص طور سے ان کی قیمت، ضرورت سے زیادہ پیچیدہ ساخت و ڈیزائن ہی ہے جو ڈیجیٹل کیمروں کو خریدنے اور رکھ رکھاؤ دونوں میں ہی خرچیلا بناتی ہیں۔ پھر بھی ڈیجیٹل کیمروں کے بے شمار فائدے ان نقصانات پر حاوی ہوجاتے ہیں اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ کچھ برسوں

میں ڈیجیٹل کیمرے آخر کار روایتی کیمروں کی جگہ لے لیں گے جب پرانے کیمرے استعمال سے باہر ہو جائے گے اور ڈیجیٹل کیمرے سستے ہو جائیں گے۔

ٹی وی کیمرہ کی قسمیں(Types of TV Camera)

کیمرے کو موٹے طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(1) اسٹوڈیو کیمرہ(Studio Camera)، (2) پورٹیبل کیمرہ(Portable Camera)

(1) اسٹوڈیو کیمرہ: یہ کیمرہ ٹیلی ویژن انڈسٹری کا Work Horse ہوتا ہے۔ اگرچہ زیادہ تر یہ اسٹوڈیو میں ہی استعمال کیا جاتا ہے تاہم یہ اسٹوڈیو کے باہر بھی کئی بار استعمال میں لایا جاتا ہے جہاں یہ ایک مستقل مقام پر فکس کر دیا جاتا ہے۔ اسٹوڈیو کیمرہ کو کام کرنے کے لیے AC Power کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اکثر ہی Pedestal پر لگے ہوتے ہیں جس سے کیمرہ آپریٹر انھیں اسٹوڈیو میں چاروں طرف گھما سکتا ہے۔

(الف) Low End Studio Camera: یہ کیمرہ بہت زیادہ خصوصی وصف والا بھلے ہی نہ ہو لیکن قیمت کے مطابق اچھا کام دیتا ہے۔ اس کیمرہ کو کافی روشنی اور سازگار حالات کی ضرورت ہوتی ہے تبھی یہ اچھی تصویریں دے سکتے ہیں۔ Low-end کیمروں میں سنگل گن سسٹم اور تین گن سسٹم کا استعمال ہوتا ہے اور یہ کئی جدید ترین پکچر ٹیوب جیسے Satcon Plumbicon کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(ب) Middle Range Studio Camera: یہ کیمرہ کچھ زیادہ بھاری اور پیچیدہ ہوتا ہے اور اکثر ان میں سب سے اچھے کیمرہ کی الیکٹرانک خوبیاں بھی موجود ہوتی ہیں۔ ان کیمروں میں لو اینڈ کیمروں کے مقابلے میں زیادہ کام کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ پکچر خوبیوں میں کسی خامی کے بغیر Low Light Level میں بھی کام کر سکتے ہیں۔ یہ عام طور پر تین گن پک اپ ٹیوب سسٹم کا استعمال کرتے ہیں۔ کل ملا کر ان میں تصویر کی خوبی سب سے مہنگے کیمروں کی تصویری خوبیوں کے آس پاس ہوتی ہے۔

(ج) High End Studio Camera: یہ اب تک موجود کیمروں میں سب سے

بہترین ہے۔ ان کیمروں کے جدید الیکٹرانک سسٹم اور آپٹیکل سسٹم بڑے پیمانے پر خوبصورت تصویر کھینچنے میں اہل ہیں۔ اس رینج کے زیادہ تر کیمرے ڈیجیٹل تکنیک کا استعمال کرتے ہیں۔ سیٹ اپ اور رجسٹریشن کے لیے مائکرو پروسیسر کی مدد لیتے ہیں۔ اس رینج کے کیمرے ان سبھی اسٹوڈیو پروڈکشن میں پائے جاتے ہیں جہاں سب سے اعلیٰ پکچر پروڈکشن، Accuracy، Colour Effectsاور High Resolutions کی ضرورت ہوتی ہے۔

(2)Portable Camera: اس کیمرہ کو ہاتھ میں اٹھا کر آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے۔ اس میں ٹیپ ریکارڈر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بہت سے پورٹیبل کیمروں میں ٹیپ مشین کو چالو یا بند کرنے کے لیے کنٹرولر ہوتے ہیں اور کیمرے میں الیکٹرانک ویو فائنڈر بھی رہتا ہے۔

پورٹیبل کیمرے چار طرح کے ہوتے ہیں:

(الف) ای این جی اور ای ایف پی کیمرہ(ENG and EFP Camera)

(ب) الیکٹرانک سینمیٹوگرافی کیمرہ(Electronic Cinematography Camera)

(ج) کنورٹیبل کیمرہ(Convertible Camera)

(د) ویڈیو ریکارڈنگ کیمرہ(Video Recording Camera)

(الف) ای این جی اور ای ایف پی کیمرہ: پورٹیبل کیمرہ کے فروغ کی سب سے اہم وجہ ٹی وی نیوز پروڈکشن کے لیے 16MM موشن پکچر کا متبادل پانا تھا۔ ENG نے بیٹری سے چلنے والے ایسے کیمرے کو رائج کیا جو ویڈیو کیسیٹ ریکارڈر کے ذریعہ فیلڈ میں تصویر اور آواز دونوں کو ریکارڈ کر سکے۔ عام طور پر آج درجنوں ENG کیمرے موجود ہیں جن کی قیمتیں سنگل گن سسٹم سے لے کر 3-گن تک الگ الگ ہیں۔ ہلکے پورٹیبل کیمروں کے فروغ نے ٹی وی پروڈکشن کو تیز رفتار بنا دیا ہے۔ آج پورٹیبل کیمرے جس طرح سے رائج ہیں اس سے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ کچھ برسوں قبل زیادہ تر ٹی وی پروڈکشن چہار دیواری تک محدود تھے، کیونکہ بھاری بھرکم اسٹوڈیو کیمرے کو فیلڈ میں لانا اور اس کو آپریٹ کرنا بہت ہی خرچیلا اور وقت صرف کرنے والا تھا۔

پورٹیبل کیمروں نے نہ صرف ان طریقوں کو پوری طرح بدل دیا جس سے ہم خبروں کو کور

کرتے تھے بلکہ ہر طرح کے پروڈکشن کو متاثر کیا۔ اب پروڈیوسر، ڈائریکٹر ضرورت کے مطابق اسٹوڈیو چھوڑ کر فیلڈ میں شوٹنگ کرتے ہیں۔

اگرچہ آج طرح طرح کے پورٹیبل کیمرے بازار میں موجود ہیں پھر بھی ان میں کام کرنے کی کچھ صلاحیتیں یکساں ہیں۔ یہ بیٹری پر چلتے ہیں۔ ان میں CCU کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ویڈیو سگنل براہ راست ایک ویڈیو کیسٹ یا ویڈیو ٹیپ ریکارڈر کو بھیجتے ہیں اور زیادہ تر کیمروں میں آٹومیٹک گین کنٹرول ہوتا ہے۔ کیمرہ آپریٹر ویڈیو لیویل کو درست کیے بغیر واقعات کو کور کرسکتا ہے اور تکنیکی نقطۂ نظر سے متوقع تصویر حاصل کرسکتا ہے۔

چونکہ یہ عام طور پر ویڈیو کیسٹ یا ویڈیوز زیادہ ترENG کیمرے آٹومیٹک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے آپریٹر کی پوری توجہ واقعات کو کور کرنے پر ہوتی ہے۔ ویڈیو لیویل یا دیگر چیزوں کے بارے میں نہیں سوچنا پڑتا ہے۔

آٹومیٹک وہائٹ بیلنس، بلیک بیلنس، IRIS کنٹرول وغیرہ زیادہ تر ENG کیمروں کی پہچان ہے۔

الیکٹرانک فیلڈ پروڈکشن (EFP) حقیقت میں ENG کی ہی توسیع ہے، لیکن EFP کا مطلب کوئی بھی ریموٹ پروڈکشن ہے جو Straight News شامل نہیں کرتا۔

اگرچہ EFP میں اکثر ہی ENG والے کیمرے ہی استعمال ہوتے ہیں تاہم کچھ پروڈکشن میں EFP کے لیے اعلیٰ کوالٹی والے کیمرے کا استعمال ہوتا ہے تاکہ تصویریں بنائی جاسکیں، جنھیں اعلیٰ کوالٹی اسٹوڈیو کیمرے کے ذریعہ لیے گئے Footage Shot کے ساتھ ملایا جاسکے۔ کچھ EFP اکثر ہی ENG سے وابستہ کیے جاسکتے ہیں جس میں ویڈیو لیویل کی مینوئل سیٹنگ ہوتی ہے جو Automatic Gain Control سے زیادہ تصویر دے سکتے ہیں۔

ENG اور EFP کیمروں کا وزن ان کی پک اپ ٹیوب کی تعداد پر منحصر کرتا ہے۔ ان کا وزن عام طور پر 6 سے 20 پونڈ کے درمیان ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ بیٹری سے چلتے ہیں لیکن انھیں ایک Adoptor کے توسط سے AC Power پر بھی چلایا جاسکتا ہے۔

یہ کیمرہ بھی روایتی ENG کیمرے کی طرح کام کرتا ہے۔ اس کے یونٹ کا وزن یا سائز کم

کرنے کے لیے 1/2 انچ ویڈیو کیسٹ استعمال ہوتا ہے، لیکن یہ روایتی VHS یا BETA VCR یونٹوں کے ساتھ کام نہیں کرتے۔ ان کو خصوصی VCR پر ہی چلایا یا ایڈیٹ کیا جاسکتا ہے۔ اس کیمرے کا کل وزن 22 پونڈ ہوتا ہے۔

(ب) Electronic Cinematogropy Camera: یہ ایک خصوصی مقصد کے لیے بنایا گیا کیمرہ ہے اور فلم پروڈکشن کی طرح ویڈیو پروڈکشن میں 35 ایم ایم موشن پکچر کیمرے کی جگہ لیتا ہے۔ یہ ویڈیو کیمرے کے مقابلے فلم کیمرہ زیادہ دکھائی پڑتا ہے جو حقیقت میں ٹی وی پروڈکشن میں موشن پکچر کی طرح صاف تصویر حاصل کرنے کے مقصد سے بنایا گیا ہے۔ حقیقت میں 525 لائن ویڈیو سسٹم کی Resolution Limit ٹی وی پکچر کو بالکل موشن پکچر کی طرح صاف نہیں بناتی۔ پروڈکشن کا لچیلا پن اور کم خرچ الیکٹرانک پروڈکشن سے ہی ممکن ہے۔ اس کا پوسٹ پروڈکشن تکنیک بھی اہم ہے۔

الیکٹرانک سینماٹوگرافی کیمرے کا پروڈکشن موشن پکچر کی طرح کرنے کے لیے ہی ہوتا ہے۔ اس کیمرے سے سینما والے فکس فوکل لینتھ لینس کا استعمال ہوتا ہے جو کسی خاص Stop پر پہلے سے سیٹ کیے جاسکتے ہیں تاکہ کیمرہ آپریٹر ہر شاٹ کے لیے مناسب Depth of field قائم کرسکے۔

(ج) Convertible Camera: بہت سے ENG، EFP کیمرے ایسے ہوتے ہیں جو ایک بڑی View Finder اور جدید ترین زوم لینس سسٹم کے ساتھ پورٹیبل شکل میں اسٹوڈیو کیمرے میں تبدیل کیے جاسکتے ہیں اور واپس پورٹیبل کیمرے کی شکل میں استعمال ہوسکتے ہیں۔ وہ پروڈکشن جو زیادہ سے زیادہ ریموٹ پروڈکشن پر مبنی ہوتے ہیں اپنے اسٹوڈیو میں Convertible Camera کو ہی استعمال میں لاتے ہیں۔ کنورٹیبل کیمرہ وزن میں ایک اسٹوڈیو کیمرے کے مقابلے زیادہ ہلکا ہوتا ہے۔

(د) Video Recorder Camera: یہ کیمرہ حقیقتاً ایک ENG کیمرہ ہی ہے جس میں VCR لگا ہوتا ہے۔ روایتی ENG کیمروں کو VCR کیمرے کی شکل میں استعمال کرنے کے لیے تار کے ذریعہ VCR سے منسلک کرنا پڑتا ہے جو کہ کیمرہ آپریٹر کی رفتار، ادھر ادھر گھوم کر آپریٹ

کرنے میں رکاوٹ پیدا کرسکتا ہے جبکہ VCR کیمروں میں ایک سگنل انٹی گریٹیڈ سرکٹ کے علاوہ کوئی باہری تار نہیں ہوتی اور ایک ہی آپریٹر کیمرہ اور ویڈیو ریکارڈنگ دونوں کو سنبھال سکتا ہے۔

کیمرہ ماؤنٹنگ ایکوپمنٹ (Camera Mounting Equipment)

پروڈکشن کے دوران کیمرہ آپریٹر اس حالت میں ہونا چاہئے کہ وہ کیمرے کو آسانی سے اور لچیلے پن کے ساتھ ضرورت کے مطابق سمت میں گھما سکے۔ اگر چہ ایک بڑے اسٹوڈیو کیمرے کا وزن تقریباً 100 / پونڈ ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگے پیچھے، اگل بغل (Pan) اور اوپر نیچے (Tilt) بغیر جنبش یا جھٹکا لگے گھمایا جاسکتا ہے۔ یہ تبھی ممکن ہوتا ہے جب کیمرے کو ایک خصوصی کیمرہ ہیڈ کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے اور دیگر ماؤنٹنگ آلات جو آسان اور لچیلے آپریشن میں مدد کرتا ہے۔ کیمرے کو ماؤنٹنگ ہیڈ پر لگایا جاتا ہے جو ایک ٹرائی پاڈ یا پیڈیسٹل سے منسلک ہوتا ہے۔ ماؤنٹنگ ہیڈ کا کام کیمرے کو محفوظ طریقہ سے پکڑے رہنا ہوتا ہے تاکہ بغیر ہلے یا جھٹکا لگے کیمرہ اپنا کام کرسکے۔

1- Friction and Fluid Heads: فرکشن ہیڈ سب سے بنیادی اور عام قسم کا ماؤنٹنگ ایکوپمنٹ ہوتا ہے جو کیمرے کی رفتار کو کنٹرول کرنے کے لیے ایک بھاری اسپرنگ کا استعمال کرتا ہے۔ فرکشن ہیڈ اسٹوڈیو کیمروں کے لیے زیادہ تر استعمال میں نہیں لائے جاتے کیونکہ اتنے بھاری کیمرے زیادہ توازن نہیں بناپاتے اور اگر کیمرے کو زیادہ Tilt کیا جائے تو غیر متوازن ہونے کے امکانات بھی رہتے ہیں۔ Fluid Head کچھ حد تک زیادہ توازن بنائے رکھتے ہیں اور کیمرے کی رفتار کو اطمینان سے مکمل کراتے ہیں، لیکن ضرورت سے زیادہ بھاری کیمرے کی حالت میں توازن کھونے کا خطرہ اس میں بھی ہوتا ہے۔

:- کریڈل ہیڈ (Cradle Head): کریڈل ہیڈ کی ڈیزائن ایسی ہوتی ہے کہ یہ بھاری اسٹوڈیو کیمرے کو ٹیڑھے میڑھے زاویوں پر بھی متوازن رکھتا ہے۔ کریڈل ہیڈ کے بغل میں Panning اور Tilting کے لیے دو کنٹرولر لگے ہوتے ہیں۔ ایک تیسرا کنٹرولر جو کریڈل ہیڈ کو کسی پہلے سے سیٹ حالت میں لاک کرسکتا ہے۔

3- کین ہیڈ (Can Head): یہ کیمرے کے Pan اور Tilt رفتار کو کنٹرول کرنے کے لیے بہت سے Cams یا Cylinders کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہیڈ خاص کر بھاری بھرکم کیمروں کے لیے بنائے گئے ہیں جو کم سے کم کوشش پر ہی Pan اور Tilt کنٹرول کرتے ہیں۔ کین ہیڈ میں فرکشن کو Adjust کرنے کے لیے Pan and Tilt اور Drag Control لگے ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی کیمرے کو کسی بھی حالت پر روکنے کے لیے بریک کنٹرول لگے ہوتے ہیں۔

4- کیمرہ ٹرائی پاڈ (Camera Tripod): کیمرہ ماؤنٹنگ کا سب سے آسان آلہ ٹرائی پاڈ ہے۔ یہ بالکل ہلکا ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ ریموٹ پروڈکشن کے لیے نہایت موزوں خیال کیا جاتا ہے۔ پروڈکشن کے دوران کیمرے کی اونچائی بدلی نہیں جاسکتی۔ پیروں میں ڈبیل لگے ہوئے ٹرائی پاڈ عام ٹرائی پاڈ کے مقابلے زیادہ لچیلا اور سہولت والا ہوتا ہے، کیونکہ اس سے کیمرے کو اسٹوڈیو فلور کے چاروں طرف گھمایا جاسکتا ہے۔ اگر مستحکم آپریشن کی ضرورت ہو تو ڈبیل کو لاک کیا جاسکتا ہے تاکہ ٹرائی پاڈ گھوم نہ سکے۔

5- کیمرہ پیڈیسٹل (Camera Pedestal): یہ عام طور پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ماؤنٹنگ ایکوپمنٹ ہے جو تقریباً سبھی اسٹوڈیو میں پایا جاتا ہے۔ پیڈیسٹل اس طریقے سے بنا ہوتا ہے کہ اسے اسٹوڈیو فلور کے چاروں طرف آسانی سے گھمایا جاسکتا ہے اور پروڈکشن یا ٹیلی کاسٹ کے دوران بھی کیمرے کی اونچائی بدلی جاسکتی ہے۔

6- اسٹوڈیو یا فیلڈ پیڈیسٹل (Studio/Field Pedestal): اسٹوڈیو فیلڈ پیڈیسٹل، ٹرائی پاڈ اور پیڈیسٹل کی ملی جلی شکل ہوتی ہے۔ یہ ریموٹ پروڈکشن پر لے جانے کے لیے موزوں اور ہلکا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ڈبیل کے ذریعہ سے اسٹوڈیو فلور پکڑ کر گھمایا جاسکتا ہے۔ ہوا پمپ کر کے یا دیگر طریقوں سے اگرچہ کیمرے کی اونچائی بڑھائی جاسکتی ہے لیکن اس میں ہلنے جلنے کے امکانات ہوتے ہیں، اس لیے کیمرے کی اونچائی پروڈکشن ٹیلی کاسٹ کے دوران گھٹائی بڑھائی نہیں جاتی۔

7- کاؤنٹر ویٹ پیڈیسٹل (Counter Weight Pedestal): یہ بھی عام طور پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والا اور لچیلا ایکوپمنٹ ہے۔ کیمرہ پیڈیسٹل کے سنٹرل کالم کے اوپر لگایا

جاتا ہے جو ہلکی کوشش سے سنٹر لفٹنگ رنگ کے ذریعہ اوپر یا نیچے کیا جاسکتا ہے۔ یہ پیڈیسٹل بیٹری کی مدد سے کاؤنٹر بیلنس کیا جاتا ہے اور پروڈکشن کے دوران بھی کیمرے کی اونچائی گھٹائی بڑھائی جاسکتی ہے۔ یہ پیڈیسٹل چھ وہیل پر لگا ہوتا ہے جو مختلف سمتوں میں چلایا جاسکتا ہے۔ سب سے زیادہ چلنے والے طریقوں میں سبھی وہیل کو بلاک کردیا جاتا ہے تاکہ وہ متوازی چلائے جاسکیں۔ اسے کریبنگ (Crabing) کہتے ہیں، جس میں پیڈیسٹل کو کسی بھی سمت میں آسانی کے ساتھ چلایا جاسکتا ہے۔ اگر پیڈیسٹل کو ہی چاروں طرف گھمانا ہو یعنی اپنی ہی دھوری پر چکر لگانا ہو تب Trading Made کا طریقہ اپنایا جاتا ہے جس میں پہلا وہیل چلتا ہے جبکہ عقب کے دو وہیل لاک رہتے ہیں۔ ٹھیک بچوں کی ٹرائی سائیکل کی طرح آپریٹر پیڈیسٹل کو ضرورت کے مطابق سمت میں چلانے کے لیے بڑے سنٹر رنگ کو گھماتا ہے۔ پیڈیسٹل میں وہیل وائر سے محفوظ رہنے والے اسکرٹ کے ذریعہ ڈھکے رہتے ہیں تاکہ پیڈیسٹل اسٹوڈیو میں پڑے وائرس کے اوپر سے نہ گزریں۔ اس کا سائز بڑا اور وزن بھاری ہونے کی وجہ سے یہ ریموٹ پروڈکشن کے لیے موزوں نہیں مانا جاتا۔

8- نیومیٹک پیڈیسٹل (Pneumetic Pedestal): کاؤنٹر ویٹ پیڈیسٹل کی ہی جدید ترین شکل نیومیٹک پیڈیسٹل ہے۔ سنٹر کالم کے ذریعہ کیمرے کی اونچائی بدلنے کے لیے اس میں کمپریسڈ ایئر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا آپریشن لچیلا ہوتا ہے۔ کیمرے کی اونچائی تین سے چار فٹ تک بڑھائی گھٹائی جاسکتی ہے۔ نیومیٹک پیڈیسٹل کا آپریشن ویٹ پیڈیسٹل سے صرف اس معنی میں مختلف ہے کہ اس میں اونچا کنٹرول کمپریسڈ ایئر کے ذریعہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ پیڈیسٹل اونچی جگہ پر ہوا کا استعمال کرتا ہے اس لیے یہ کاؤنٹر ویٹ پیڈیسٹل کے مقابلے میں نہایت ہلکا ہوتا ہے۔

9- کرینس اور ڈالی (Craines and Dolly): اگرچہ کیمرہ پیڈیسٹل ضرورت کے مطابق مناسب لچیلا پن فراہم کرتا ہے پھر بھی کچھ پروڈکشن میں کیمرے کا آپریشن کچھ ایسے زاویوں سے کرنا ہوتا ہے جو پیڈیسٹل کی گرفت کے باہر ہوتے ہیں۔ ان کثیر المقاصد کاموں کے لیے کرین اور ڈالی استعمال کی جاسکتی ہے۔ اگرچہ ان کی قیمت اور آپریشن کے لیے اضافی اشخاص کی ضرورت ان کی کچھ خامیاں ہیں۔

10- کریب ڈالی (Crab Dolly): یہ فلم انڈسٹری سے لیا گیا ایکوپمنٹ ہے جہاں یہ کیمرے کا اہم Mounting Device ہوتا ہے۔ کیمرہ ایک چھوٹے Arm کے اوپر رکھا جاتا ہے جو الیکٹرک کے ذریعہ نیچے اوپر کیا جاسکتا ہے اور روایتی پیڈیسٹل کے مقابلے زیادہ اونچائی اور رینج حاصل کیا جاسکتا ہے۔ زیادہ تر کریب ڈالی کیمرے کو کم سے کم ۱۴ انچ اور زیادہ سے زیادہ ۱۶ انچ کی اونچائی تک اٹھا سکتا ہے۔ کیمرہ آپریٹر ایک چھوٹے سیٹ پر کیمرے کو اوپر نیچے کنٹرول کرتا ہے۔ ایک اور آپریٹر کریب ڈالی کو اسٹوڈیو فلور پر دھکیلتا یا چلاتا ہے۔ ڈالی کے چاروں وہیل متوازی یا کربنگ پوزیشن میں چلتے ہیں۔ کریب ڈالی کا فائدہ زیادہ مقدار میں لچیلاپن ہے۔

11- کیمرہ کرین (Camera Crane): کیمرہ کرین ایک بڑا ماؤنٹنگ ایکوپمنٹ ہے جس کی بنیاد پر آٹھ وہیل اور باہر کی طرف نکلا ایک بڑا Arm لگا ہوتا ہے۔ کیمرہ کرین کے بھرپور استعمال کے لیے اونچی چھت والی ایک بڑی اسٹوڈیو کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں چار اشخاص کام کرتے ہیں۔ ایک کیمرہ آپریٹر جو کرین کے Arm کے آخری سرے پر بیٹھتا ہے، ایک کرے آپریٹر کرے کو چلاتا ہے اور دو آرم آپریٹر جو کرین کے بازوؤں کو Pan یا Tilt کرتے ہیں۔

ٹیلی ویژن اور کلر کیمسٹری

آج انسان اپنے چاروں طرف رنگ کے دائرے میں ہے۔ قدرت کی رنگین دنیا، ہرے بھرے باغ باغیچے، ندی، سمندر، آسمان، چاند، سورج وغیرہ ان رنگین اور حیرت و استعجاب میں ڈالنے والی تصویروں کو بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن ریسیور کی اسکرین پر دیکھنا کچھ غیر فطری سا لگتا ہے۔ اسی وجہ سے رنگین ٹیلی ویژن ایجاد کیا گیا۔ رنگین ٹیلی ویژن سسٹم میں خاص طور پر تین رنگ ہوتے ہیں — سرخ، سبز اور نیلا۔ ان رنگوں کو ابتدائی یا پرائمری رنگ کہا جاتا ہے۔ ان پرائمری رنگوں کی بنیاد پر ہی دیگر رنگوں کے شیڈ بنائے جاتے ہیں جنھیں سکنڈری رنگ کہا جاتا ہے۔ رنگین ٹیلی ویژن سسٹم کو سمجھنے سے قبل ضروری ہے کہ رنگوں کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کی جائے۔ یہاں رنگوں کے Components کے بارے میں معلومات دی جارہی ہے۔ ہمارے اردگرد جو روشنی ہے وہ ہمیں عام طور پر سورج، ٹیوب لائٹ اور بلب وغیرہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ویسے تو یہ

روشنی سفید رنگ کی ہوتی ہے لیکن اسے ہم Prism کے ذریعہ آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ایک پرزم لے کر اس پر سفید روشنی کو جب فوکس کی جاتی ہے اور پرزم سے موصول روشنی کو سفید پردے پر ڈال کر دیکھنے پر مختلف رنگ جیسے بیگنی، نیلا، سبز، پیلا وغیرہ دکھائی دیتے ہیں۔اب ان مختلف رنگوں کو ایک دیگر پرزم سے گزرنے دیا جاتا ہے اور اس پرزم سے حاصل روشنی کو ایک دیگر سفید پردے پر ڈالا جاتا ہے جس سے پردے پر ہمیں سفید روشنی حاصل ہوتی ہے۔اس سے ثابت ہوجاتا ہے کہ سفید روشنی مختلف رنگوں سے مل کر بنی ہے۔ان رنگوں کا رشتہ روشنی کی فریکوینسی سے ہوتا ہے۔کوئی بھی رنگ مخصوص، روشنی کی فریکوینسی مخصوص کے باعث دکھائی دیتی ہے۔رنگین ٹیلی ویژن سسٹم میں خاص طور پر تین رنگوں کا استعمال کیا جاتا ہے — نیلا، سرخ اور سبز۔ان رنگوں کو مختلف تناسب میں ملا کر سفید و دیگر مختلف رنگ بنائے جاتے ہیں۔چشم انسانی کی ساخت اس طرح کی ہے کہ دو مختلف رنگوں کو ایک ساتھ ملا کر دیکھنے پر ہمیں کسی تیسرے رنگ کا احساس ہونے لگتا ہے اور اسی بنیاد پر رنگین ٹیلی ویژن کی اسکرین پر مختلف رنگ دکھائی دیتے ہیں۔

کسی بھی رنگ کا ذکر کرنے یا مختلف رنگوں میں فرق واضح کرنے کے لیے جن تین خوبیوں کا استعمال کیا جاتا ہے وہ اس طرح ہیں:

ہیو: کسی بھی رنگ کی مکمل شناخت کرانے والی خوبی ہیو کہلاتی ہے۔مثال کے لیے کسی نیلی شئے کا ہیو نیلا ہوگا کیونکہ یہ نیلا رنگ ہمیں اس شئے مخصوص کے رنگ سے اچھی طرح سے پہچان کراتا ہے۔

سیچوریشن: کسی بھی مخصوص رنگ کا خالص ہونا سیچوریشن کہلاتا ہے کیونکہ کسی بھی رنگ میں سفید یا دیگر رنگ ملے ہو سکتے ہیں، اس لیے کسی بھی رنگ کا سیچوریشن اس میں ملے سفید یا دیگر رنگوں کی مقدار پر منحصر ہوتا ہے۔فرض کیجیے کسی شئے کا رنگ سبز ہے۔اگر یہ سبز رنگ خالص ہوگا تب شئے کا رنگ گہرا سبز دکھائی دے گا اور ہم کہہ سکیں گے کہ سبز رنگ پورے طور پر سیچوریٹیڈ ہے۔اگر اس سیچوریٹیڈ سبز رنگ میں کچھ مقدار سفید یا کسی دیگر رنگ کی ملائی جائے تو سیچوریٹیڈ سبز رنگ بدل جائے گا اور اس کا سیچوریشن کم ہو جائے گا۔

برائٹنس: اسے لیومیننس بھی کہا جاتا ہے۔کسی بھی رنگ کی اس میں موجود مناسب قوت

روشنی برائٹنس یا لیومیننس کہلاتی ہے۔ مختلف رنگوں میں موجود قوت روشنی الگ الگ ہوتی ہے۔ اس لیے اگر مختلف رنگوں کو ایک برائٹنس کے ذریعہ کسی پردے پر ڈالا جائے تو یہ ہماری آنکھوں کو متاثر نہیں کرے گی۔ مثال کے لیے سچو ریٹیڈ سبز رنگ، سچو ریٹیڈ سرخ اور نیلے رنگ کے مقابلے آنکھوں کو زیادہ متاثر کرتا ہے۔ رنگین ٹیلی ویژن سسٹم میں خاص طور پر جن تین رنگوں کو منتخب کیا گیا ہے وہ ہیں، سرخ، سبز اور نیلا۔ انھیں پرائمری رنگ کہا جاتا ہے اور انھیں کی بنیاد پر دوسرے رنگوں کے کوڈ بنائے جاتے ہیں جنھیں سکنڈری رنگ کہا جاتا ہے۔ مثال کے لیے پرائمری رنگ سرخ و سبز کو ایک خاص تناسب میں ملانے پر پیلا رنگ حاصل ہوتا ہے۔ یہاں پیلا رنگ سکنڈری رنگ کہلائے گا۔ پرائمری رنگوں کو ایک خاص تناسب میں ملا کر سفید رنگ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تناسب اس طرح ہیں: سرخ رنگ 30%، سبز رنگ 59% اور نیلا رنگ 11%۔

رنگین ٹیلی ویژن سسٹم کی ضرورت

جب رنگین ٹیلی ویژن سسٹم کو فروغ دیا جا رہا تھا اس وقت بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن کا رواج شباب پر تھا، اس لیے ضرورت تھی رنگین ٹیلی ویژن کے ایسے سسٹم کی جو کہ بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن سسٹم کے ساتھ ساتھ کام کر سکے۔ ایسا نہ کرنے پر لاتعداد بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن سیٹوں کا مصرف ختم ہو جاتا۔ اس لیے رنگین ٹیلی ویژن سسٹم کو اس طرح فروغ دیا گیا کہ وہ بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن سسٹم کے ساتھ ساتھ چل سکتے ہوں۔ اس طریقے کو Compatible ہونا کہتے ہیں۔ دونوں سسٹم کے Compatible ہونے کے لیے کچھ ضرورتیں ہوتی ہیں جو اس طرح سے ہیں— سگنل، بینڈ وڈتھ اور انٹر فیرنس۔

سگنل: رنگین ٹیلی ویژن سسٹم کے سگنل اس طرح ہونے چاہئیں کہ ان سگنلوں کے ذریعہ بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن ریسیور بھی کام کر سکے، یعنی سگنل ایسے ہوں کہ رنگین ٹیلی ویژن کی اسکرین پر بلیک اینڈ وہائٹ تصویر بھی دکھائی دے۔

کلر سگنل: رنگین ٹیلی ویژن سسٹم میں کلر سگنل کے دو حصے ہوتے ہیں: ایک حصہ جسے لیومیننس سگنل کہتے ہیں، یہ تصویر کی Brightness کے لیے ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ جسے کرومیننس سگنل کہتے

ہیں۔ یہ تصویر میں موجود رنگوں کے لیے ہوتا ہے۔ لیومینس سگنل کلر سگنل کا وہ حصہ ہے جسے کہ بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن ریسیور استعمال میں لاتے ہیں۔ یہ لیومینس سگنل ویڈیو سگنلوں کی طرح ہی ہوتا ہے۔ چشم انسانی کی ساخت ہی اس طرح کی ہے کہ یکساں چمک (Brightness) پر ہم بھی رنگوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ ایسا اس لیے ہے کہ مختلف رنگوں کی فریکوئنسی الگ الگ ہوتی ہے۔

مختلف رنگوں کے کیمروں سے موصول مختلف رنگوں کو ایک معین تناسب میں ملا کر لیومینس سگنل بنائے جاتے ہیں۔ یہ تناسب اس طرح ہیں — سرخ رنگ 30٪، نیلا رنگ 11٪، اور سبز رنگ 59٪۔ اس تناسب میں مذکورہ رنگوں کو ملانے پر لیومینس سگنل جسے Y سگنل بھی کہا جاتا ہے، حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب کبھی کسی تصویر کا پورا حصہ سفید ہوگا تب لیومینس سگنل میں رنگوں کا مذکورہ تناسب ہوگا۔

کلر سگنلوں کا دوسرا حصہ جسے کرومینس سگنل کہتے ہیں وہ صرف موجود رنگوں کے لیے ہوتا ہے۔ کلر سگنلوں کا یہ حصہ رنگوں کی اطلاع یا کلر انفارمیشن رکھتا ہے، جیسا کہ لیومینس سگنلوں میں بتایا گیا کہ لیومینس سگنل تین رنگوں سرخ، سبز اور نیلا کو معین تناسب میں ملا کر بنایا جاتا ہے اور یہ بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے، لیکن کرومینس سگنل صرف رنگین ٹیلی ویژن کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اس طرح کے سگنل میں جس رنگ کی ضرورت ہوتی ہے لیومینس سگنلوں میں اس رنگ کو چھوڑ کر دوسرے رنگوں کو ہٹا دیا جاتا ہے تاکہ جس رنگ کی ضرورت ہوتی ہے محض اسے حاصل کیا جا سکے۔ اس طرح سے یہ کرومینس سگنل ہیو کی طرح ہوتا ہے جو ہمیں کسی رنگ کی پہچان کراتا ہے۔

بینڈ وڈتھ: رنگین ٹیلی ویژن سسٹم میں سگنلوں کی چینل وڈتھ یا بینڈ وڈتھ اس طرح ہونی چاہئے کہ رنگین ٹیلی ویژن سگنل کی بینڈ وڈتھ بلیک اینڈ وہائٹ سگنلوں کی بینڈ وڈتھ سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرح کے سسٹم کے لیے لیومینس سگنلوں اور کرومینس سگنلوں کی بینڈ وڈتھ کے درمیان 4:3 کا تناسب رکھا جاتا ہے۔ یعنی رنگین ٹیلی ویژن سسٹم میں سگنل کے کل بینڈ وڈتھ کے دو تہائی حصے میں لیومینس سگنلوں کی بینڈ وڈتھ اور ایک تہائی حصے میں کرومینس سگنلوں کی بینڈ وڈتھ منظم کی جاتی ہے۔

انٹرفیرنس: رنگین ٹیلی ویژن سسٹم میں جو کلر سگنل ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں ان کی فریکوئینسی بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن کے ذریعہ مشتہر کی جانے والی ویڈیو فریکوئینسی کے بینڈ میں ہی ہوتی ہے۔ اس لیے جب کبھی یہ سگنل ٹیلی کاسٹ کیے جائیں گے تب اس کی وجہ سے بلیک اینڈ وہائٹ ریسیوروں کی اسکرین پر کچھ خلل (Interferance) پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح کی رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل تدابیر کیے گئے ہیں۔

کلر سگنلوں کو ماڈولیٹ (Modulate) کرنے کے لیے جس سب کیریئر کا استعمال کیا جاتا ہے اس کی فریکوئینسی ممکنہ حد تک زیادہ رکھی جاتی ہے۔ کلر سب کیریئر ایک ایسا کیریئر ہے جو ماڈولیٹ ترنگ پیدا کرتا ہے۔ آگے جا کر اس کا استعمال ایک دوسرے کیریئر کو ماڈولیٹ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ٹرانسمیٹر سے R-Y اور B-Y سگنل MHz 4.43 کیریئر کے ماڈیولیشن سائڈ بینڈ کی شکل میں ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں۔ بعد میں یہ کیریئر مکمل طور پر الگ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے حاصل بغیر کیریئر کے ماڈیولیشن سائڈ بینڈ سپریسڈ ٹرانسمیشن Side-Band Suppressed Transmission کہلاتے ہیں۔ رنگین ٹیلی ویژن ٹیلی کاسٹ میں کلر سگنلوں کو Modulate کرنے کے لیے جس سب کیریئر (Sub Career) کا استعمال کیا جاتا ہے اس سب کیریئر کا انتخاب اس طرح کیا جاتا ہے کہ لیومیننس سگنلوں کی انرجی کرومیننس سگنلوں کی انرجی کے ساتھ Interweave ہو جائے۔ سب کیریئر سائڈ بینڈ لیومیننس سگنلوں کے لیے کوئی رکاوٹ پیدا نہ کرے اس کے لیے سب کیریئر کا ویڈیو بینڈ میں ہونا ضروری ہے۔

مختلف کلر ٹیلی ویژن سسٹم

آج پوری دنیا میں تین ٹیلی ویژن سسٹم ہیں:

(1) این ٹی ایس سی سسٹم (N.T.S.C. System): اس سسٹم کا فروغ نیشنل ٹیلی ویژن سسٹمس کمیٹی کے ذریعہ کیا گیا، اس لیے اس سسٹم کا نام N.T.S.C. System پڑا۔ اس سسٹم کا ٹیلی کاسٹ سب سے پہلے امریکہ میں کیا گیا تھا۔

(2) پال سسٹم (Pal System): اس سسٹم کا پورا نام فیز الٹریشن بائی لائن (Phase

Alteration By Line) ہے۔ اسے مختصراً پال سسٹم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس سسٹم کا استعمال ہندوستان سمیت جرمنی، انگلینڈ وغیرہ کئی ممالک میں کیا جارہا ہے۔ یہ سسٹم .N.T.S.C System کی نکھری ہوئی شکل ہے۔ اس سسٹم کی تفصیل آگے پیش کی جائے گی۔

(3) سیکم سسٹم (Secam System): اس کا پورا نام Sequential Colour Memory System ہے۔ یہ سسٹم جاپان اور کئی یوروپی ممالک میں اپنایا گیا ہے۔ یہ سسٹم پال سسٹم اور این ٹی ایس سی سسٹم میں اصلاح کر کے بنایا گیا ہے۔ موجودہ دور میں رائج تینوں رنگین ٹیلی ویژن سسٹم میں بنیادی طور پر یکسانیت ہے۔ تینوں سسٹم میں کسی تصویر کے رنگوں کو پرائمری رنگوں (سرخ، سبز اور نیلا) کو معقول تناسب میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ تینوں ہی سسٹم میں پرائمری رنگوں کو ضرورت کے مطابق معقول تناسب میں ملا کر لیومیننس سگنل حاصل کیا جاتا ہے۔ ان تینوں سسٹم کی بنیاد جو کہ Closed Circuit ٹیلی ویژن سسٹم کہلاتا ہے، اس کی تفصیل اس طرح ہے:

اس سسٹم میں ایک ٹرائی کلر کیمرہ ہوتا ہے جس میں تین الگ الگ کیمرہ ٹیوبیں ہوتی ہیں۔ ایک کیمرہ ٹیوب سرخ رنگ کی روشنی کی فریکوئینسی کو ہی اخذ کرتا ہے۔ دوسرا کیمرہ ٹیوب صرف سبز رنگ کی روشنی کو جبکہ تیسرا کیمرہ ٹیوب صرف نیلے رنگ کی روشنی کی فریکوئینسی کو ہی اخذ کرتا ہے۔ اس طرح پہلا کیمرہ ٹیوب سرخ کیمرہ ٹیوب، دوسرا سبز اور تیسرا نیلا کیمرہ ٹیوب کہلائے گا۔ فرض کیجئے اس ٹرائی کلر کیمرہ کو کسی رنگین تصویر پر فوکس کیا جاتا ہے۔ روشنی کی سبھی فریکوئنسیاں کیمرے میں لگے Objective سے ہو کر گزریں گی۔ یہ آبجیکٹو لینس ریلے لینسوں کے جوڑے کی مدد سے Turret کے اوپر رکھا ہوتا ہے۔ اب تصویر سے موصول روشنی کیمرے کے Dichoric Mirror سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ Mirror اس طرح سے تیار کیے جاتے ہیں کہ ان میں سے پرائمری رنگوں کی روشنی منعکس ہو جائے اور دیگر رنگوں کی روشنی گذر سکے۔ اس طرح کے Mirror کے ذریعہ سفید روشنی کو تین الگ الگ پرائمری رنگوں (سرخ، سبز اور نیلا) میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ معقول آمیزش کے وقت کلر کیمرہ ٹیوب میں صرف دو Dichoric Mirror کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس Dichoric Mirror کے بعد پرائمری رنگوں کی روشنی اپنے اپنے فلٹروں سے ہو کر گزرے گی اور لال کیمرہ ٹیوب میں پہنچے گی۔ اسی طرح سبز اور نیلے رنگ کی روشنی ڈیکورک سے منعکس ہو کر اپنے سبز اور نیلے

کیمرہ ٹیوب میں پہنچیں گی۔ یہ پرائمری رنگوں کے فلٹر صرف اپنے رنگ کی روشنی کو ہی اپنے ٹیوب میں سے ہو کر گزرنے دیں گے۔ دیگر رنگوں کی روشنی کو یہ جذب کر لیں گے۔ اس تین کیمرہ ٹیوبوں سے ہمیں تین سگنل فراہم ہوتے ہیں۔ سرخ کیمرہ ٹیوب سے فراہم سرخ رنگ کے سگنل، سبز کیمرہ ٹیوب سے سبز سگنل اور نیلے کیمرہ ٹیوب سے فراہم نیلے رنگ کا سگنل کہلاتے ہیں۔ اس طرح ٹرائی کلر کیمرے کے آؤٹ پٹ پر تین رنگوں کے وولٹیج حاصل ہوتے ہیں جس کی بنیاد پر لیومینس اور کرومینس سگنل بنائے جاتے ہیں اور انھیں ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ رنگین ٹیلی ویژن ریسیور پر ان تینوں سگنلوں کو پھر سے تین رنگوں کے سگنلوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور رنگین پکچر ٹیوب کے تین الگ الگ رنگوں کے کیتھوڈ کو یہ سگنل دیے جاتے ہیں جنھیں رنگین پکچر ٹیوب ایک رنگین تصویر کی شکل میں دکھاتا ہے۔ پوری دنیا میں مروّج تینوں سسٹم میں فرق کرومینس سگنل حاصل کرنے اور سگنل ٹیلی کاسٹ کے طریقوں میں ہے۔ اب یہاں پال سسٹم کے بارے میں مختصراً ذکر کیا جا رہا ہے۔

این ٹی ایس سی سسٹم میں جو خامی خاص طور پر سامنے آئی وہ یہ کہ اس سسٹم میں جب سگنل کچھ زیادہ دوری طے کرتے ہیں تب سگنل کے فیز میں کچھ تبدیلی آجاتی ہے یا سگنل کے فیز میں کچھ خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ سگنل کے فیز میں اس طرح کی تبدیلی یا خلل آنے سے تصویروں کے رنگ صحیح نہیں حاصل ہوں گے۔ اس لیے پال سسٹم میں اس خامی کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ ایک کلر کیمرہ کے ذریعہ تین رنگوں کے سگنل حاصل ہوتے ہیں۔ ان تینوں رنگوں کے سگنل کی بنیاد پر ہی کرومینس اور لیومینس سگنل حاصل کیے جاتے ہیں۔ بعد میں ان دونوں سگنلوں کو ملا کر Colour Difference Signal حاصل کر کے انھیں ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ صرف دو کلر ڈفرینس سگنل ہی ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں: R-Y اور B-Y۔

کلر پکچر ٹیوب

کلر پکچر ٹیوب میں خاص طور پر تین حصے ہوتے ہیں: ایک فاسفر (Phosphor) سطح والی اسکرین، ایک شیڈو ماسک (Shadow Mask) اور الیکٹران گن اسمبلی (Electron Gun Assembly)۔

بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن کی پکچر ٹیوب فلورسنٹ (Picture Tube Flouriscent) یا Phosphorescent عناصر کی آمیزش سے بنائی جاتی ہے جس میں دوفلورسنٹ کی سطح پر الیکٹران بیم آکر ٹکراتی ہے تو وہاں نیلی شبیہ پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح کلر پکچر ٹیوب بھی فاسفورسنٹ میٹریل (Phosphorescent Material) سے بنائی جاتی ہے، لیکن اس میں تین الگ الگ فاسفر استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ یہ فاسفر اس طرح کے ہوتے ہیں کہ ان میں جب الیکٹران بیم آکر ٹکرائیں تب یہ رنگین روشنی پیدا کرسکیں، کیونکہ ہمیں کلر پکچر ٹیوب کی اس اسکرین پر رنگین روشنی لانی ہوتی ہے۔ چونکہ رنگین ٹیلی ویژن میں تین پرائمری رنگوں کو منتخب کیا گیا ہے (اور انہی کی بنیاد پر دیگر رنگوں کے شیڈس حاصل کیے جاتے ہیں) اس لیے کلر پکچر ٹیوب کی اسکرین پر بہت ہی باریک نکات کی شکل میں اسے دیکھے جاسکتے ہیں۔ باریک نکات کی شکل میں یہ فاسفر ذرات ویسے تو ایک دوسرے کے کافی قریب ہوتے ہیں لیکن وہ اس طرح منظم رہتے ہیں کہ ہمیشہ ایک دوسرے سے الگ رہیں، یعنی کوئی بھی فاسفر ذرہ پاس کے دیگر ذرّے کو مس نہیں کرتا۔ اسی فاسفر ذرے میں ہر تیسرا فاسفر ذرہ سرخ رنگ کی روشنی، ایک تیسرا فاسفر سبز رنگ کی روشنی اور ایک تیسرا نیلے رنگ کی روشنی پیدا کرتا ہے۔ یعنی تینوں پرائمری رنگوں کے لیے ایک ایک فاسفر ذرّے کا جوڑا اپنالیا جاتا ہے، اس لیے ایک جوڑے میں کل تین فاسفر ذرے ہوں گے جن میں ایک سرخ رنگ کی روشنی کو پیدا کرنے کے لیے دوسرا فاسفر سبز رنگ کی روشنی کو اور تیسرا نیلے رنگ کی روشنی کو پیدا کرے گا۔ ہماری آنکھوں کی ساخت اس طرح کی ہے کہ جب فاسفر ذرے کے ایک جوڑے سے تین الگ الگ رنگوں کی روشنی نکالیں گے تب ہماری آنکھ ان تین رنگوں کو الگ الگ نہیں دیکھ سکتی ہے۔ مثال کے لیے جب فاسفر ذروں کے جوڑے میں پرائمری رنگوں کی روشنی ایک معقول تناسب (59٪ سبز رنگ کی روشنی، 30٪ سرخ رنگ کی روشنی اور 11٪ نیلے رنگ کی روشنی) میں مل کر نکلیں گے تب چونکہ فاسفر ذروں کے جوڑے میں تینوں فاسفر اپنے اپنے رنگوں کی روشنی بکھیریں گے لیکن ہماری آنکھوں کو صرف سفید روشنی ہی دکھائی دے گی۔ اسی سسٹم یعنی پرائمری رنگوں کو مختلف تناسب میں ملاکر پکچر ٹیوب کی اسکرین پر مختلف رنگ حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے لیے جب صرف سرخ اور سبز رنگ فاسفر ذرات پر ہی الیکٹران بیم گزاری جائے گی تب فاسفر ذروں کے جوڑے میں صرف سرخ

وسبز رنگ کے فاسفر ذرے ہی بالترتیب سرخ وسبز رنگ کی روشنی بکھیریں گے لیکن ہماری آنکھیں انھیں الگ الگ نہیں دیکھ سکیں گی اور اسکرین پر ہمیں پیلا رنگ دکھائی دے گا۔ اسی طرح جب صرف سرخ اور نیلے رنگ کے فاسفر ذروں پر ہی الیکٹران بیم گزاری جائے گی تب فاسفر ذروں کے جوڑے میں صرف سرخ اور نیلے رنگ کے لیے مستعمل فاسفر ذرے ہی بالترتیب سرخ اور نیلے رنگ کی روشنی بکھیریں گے لیکن ہماری آنکھوں کو انھیں الگ الگ نہ دیکھ پانے کی وجہ سے اسکرین پر ہمیں Magenta یعنی نیلا پن لیے ہوئے سرخ رنگ دکھائی دے گا۔

شیڈو ماسک (Shadow Mask): جیسا کہ بتایا جاچکا ہے کہ کلر پکچر ٹیوب میں تین الیکٹران بیم ہوتی ہے۔ ایک الیکٹران بیم سرخ فاسفر ذروں پر دوسرا سبز فاسفر ذروں پر اور تیسرا نیلے فاسفر ذروں پر گزاری جاتی ہیں، جس سے یہ فاسفر ذرے اپنے اپنے رنگوں کی روشنی پیدا کرتے ہیں۔ اس لیے ان تین الیکٹران بیموں کا اپنے معقول فاسفر ذروں پر ٹکرانا ضروری ہوگا۔ اس لیے اس طرح کے سسٹم (جس سے کہ ہر الیکٹران بیم اپنے معقول فاسفر ذرہ پر ٹکرانے) کے لیے فاسفر ذروں والی اسکرین کے ٹھیک پیچھے اور الیکٹران بیوں کے راستے پر ایک شیڈو ماسک لگایا جاتا ہے۔ اس شیڈو ماسک کو Apertune Mask بھی کہتے ہیں۔ یہ شیڈو ماسک دھات کی ایک باریک پلیٹ ہوتی ہے۔ اس میں ایک خصوصی طریقے کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے سوراخ جو کہ ایک دوسرے کے کافی قریب لگے ہوتے ہیں بنائے جاتے ہیں۔ یہ شیڈو ماسک اتنی بڑی بنائی جاتی ہے کہ یہ فاسفر سے لبریز اسکرین کے اندرونی حصے کو آسانی سے ڈھک سکے۔ جس طرح فاسفر سے لبریز اسکرین پر تین تین فاسفر ذروں (سرخ، سبز اور نیلا) کے ایک جوڑے (Triades) ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح اس شیڈو ماسک پر بھی کئی سوراخ بنے ہوتے ہیں۔ شیڈو ماسک کا ایک سوراخ فاسفر اسکرین کے ایک جوڑے کے لیے ہوتا ہے۔ یہ شیڈو اس طرح بنایا اور لگایا جاتا ہے کہ الیکٹران گن سے نکلنے والی الیکٹران بیم اس کے متعلقہ رنگ کے فاسفر ذرے تک ہی پہنچے نہ کہ دوسرے رنگوں کے فاسفر ذرے تک۔

الیکٹران گن سسٹم (Electron Gun Assembly): کلر پکچر ٹیوب میں تین الیکٹران گن ہوتی ہیں، لیکن ان تینوں ہی الیکٹران بیموں کا کام یکساں ہی ہوتا ہے۔ اس الیکٹران گن سسٹم

کی تفصیل اس طرح ہے۔ ہر الیکٹران گن میں ایک Heater، کیتھوڈ نمبر 1، گریڈ نمبر 2، گریڈ نمبر 3، اور گریڈ نمبر 4 ہوتا ہے۔ گریڈ نمبر 1 و گریڈ نمبر 2 ٹھیک وہی جو کہ بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن ریسیور میں کنٹرول گریڈ (پن نمبر 2 یا کنٹرول گریڈ نمبر 1) اور Accelerating Anode (پن نمبر 3 یا گریڈ نمبر 2) کام کرتے ہیں۔ کلر پکچر ٹیوب میں گریڈ نمبر 3 فوکس الیکٹروڈ الیکٹریکلی وابستہ ہوتی ہے۔ پکچر ٹیوب کے اندرونی حصے پر جس کوننگ کے ساتھ شیڈو ماسک اور فاسفر منسلک ہوتے ہیں اسی سے کلر پکچر ٹیوب کا ہائی وولٹیج اینوڈ بنا ہوتا ہے۔

کلر پکچر ٹیوب میں الیکٹران بیم اس طرح منظم کی جاتی ہے کہ ہر الیکٹران بیم گن اسٹرکچر کے مرکزی محور (Central Axis) سے اور ایک دوسرے سے یکساں دوری پر ہو۔ اس طرح کے انتظام کے نتیجے میں ہر بیم کی حالت کلر پکچر ٹیوب کے باہر اس کے گلے پر لگے تین الگ الگ Beam Positioning Magnet پر منحصر کرتی ہے۔ ان تینوں بیم پوزیشننگ میگنیٹوں کے صحیح مقام پر ہونے سے کلر پکچر ٹیوب میں ہر الیکٹران بیم دوسرے دو الیکٹران بیموں کے متوازی اپنے متعین مقام پر ہوگی۔ جب ہر الیکٹران بیم دوسری دو الیکٹران بیم کے برعکس اپنے متعین مقام پر ہوگی تب الیکٹران بیموں کا اندرونی نظام پکچر ٹیوب Central Axis کے برعکس ہوگا۔

اس ضرورت کی سپلائی Purity Coil یا Purity Magnet کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ یہ Purity Coil یا Magnet تینوں الیکٹران بیموں کو یکساں طریقے سے متاثر کرتا ہے۔ یہ Purity Coil یا میگنیٹ پکچر ٹیوب کے گلے پر چاروں طرف لگا ہوتا ہے اور Purity Coil اور میگنیٹ تینوں الیکٹران بیم کو یکساں تناسب میں تب تک گھماتا رہے گا جب تک کہ تینوں بیم پکچر ٹیوب کے Central Axis کے برعکس صحیح مقام پر چسپاں نہ ہو جائے۔

فوکس الیکٹروڈ گریڈ نمبر 3 پکچر ٹیوب میں تینوں الیکٹران بیم کو ایک فوکس میں لاتا ہے جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے کہ تینوں الیکٹران گنوں کی فوکس الیکٹروڈ الیکٹریکلی وابستہ ہوتی ہے۔ یعنی تینوں فوکس الیکٹروڈوں پر گراؤنڈ کے برعکس یکساں وولٹیج ہوتے ہیں۔ فوکس الیکٹروڈ معقول فوکس کے ذریعہ تینوں الیکٹران بیم شیڈو ماسک ایک جگہ ملنے والے مقام (Convergence Area) میں داخل ہوتی ہے۔ یہ الیکٹران انہیں پلٹ کر (Crossover) فاسفر اسکرین پر اپنے

متعین رنگ کے فاسفر ذرے سے ٹکراتی ہیں۔آج کل نئی کلر پکچر ٹیوب میں اس Convergence Area کی جگہ پر Electro Magnates کا استعمال کیا جاتا ہے جو کہ پکچر ٹیوب کے باہر اس کے گلے پر لگا ہوتا ہے۔

کلر پکچر ٹیوب کی قسمیں

ابھی تک تین قسم کی کلر پکچر ٹیوب کو فروغ دیا جا چکا ہے۔

(الف) ڈیلٹا گن(Delta-Gun) پکچر ٹیوب

(ب) پریسیزن ان لائن(Precision in Line) پکچر ٹیوب

(ج) ٹرینٹران(Trinitron) پکچر ٹیوب

ویسے تو تینوں پکچر ٹیوبوں کے اصول یکساں ہی ہیں جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے لیکن فرق ان تینوں پکچر ٹیوب کی ساخت میں ہوتا ہے۔

(الف) ڈیلٹا گن کلر پکچر ٹیوب(Delta Gun Colour Picture Tube): سب سے پہلے اسی پکچر ٹیوب کو بنایا گیا تھا۔اس پکچر ٹیوب کی گن اسمبلی میں تین الیکٹران گن ہوتا ہے جو ایک دوسرے کی طرح یکساں ہوتے ہیں۔ان تین الیکٹران گنوں میں سے ایک سرخ رنگ کے لیے، دوسرا سبز رنگ کے لیے اور تیسرا نیلے رنگ کے لیے ہوتا ہے۔ان تینوں گنوں کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر گن ایک دوسرے سے 120 کے زاویے پر پکچر ٹیوب کے Central Axis سے یکساں دوری پر ہوتا ہے۔اسی طرح یہ تینوں گن ایک دوسرے سے 120 کے زاویے پر ہونے کے باعث یہ گریک حرف (Delta) بناتا ہے۔اس لیے اس ٹیوب کو Delta Gun Picture کہتے ہیں۔ شیڈو ماسک میں سوراخوں کی تعداد فاسفر سے لبریز اسکرین کے تین فاسفر ذروں کے ایک جوڑے کے تینوں فاسفر ذروں پر ان سے متعلق رنگ والی الیکٹران بیم آکر ٹکرائیں۔یعنی سرخ گن سے آنے والی سرخ رنگ کو الیکٹران بیم شیڈو ماسک کے جس سوراخ سے بھی گزرنے دے وہ اس سوراخ کے سامنے کے فاسفر ذروں کے جوڑے کے سرخ رنگ کے فاسفر ذرے سے جا کر ٹکرائے۔اسی طرح کا عمل سبز و نیلے رنگ کے الیکٹران بیموں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس ڈیلٹا گن پکچر ٹیوب کی سب سے اہم خامی یہ ہے کہ الیکٹران گن سے آنے والی الیکٹران بیموں کا صرف کچھ حصہ ہی (تقریباً 20%) فاسفر اسکرین کے عقب میں لگے شیڈو ماسک سے گذر پاتا ہے۔ اس طرح کی پکچر ٹیوب میں الیکٹران بیموں کو ان کے لازمی مقام پر مرکوز کرنا کافی دشوار ہوتا ہے۔

(ب) پریسیزن ان لائن کلر پکچر ٹیوب (Precision in Line Picture Tube): پریسیزن کا مطلب بالکل صحیح اور ان لائن کا مطلب لائن میں۔ اس لفظ سے صاف ہے کہ اس پکچر میں تینوں الیکٹران گن مستقیم منحنی خط میں Central Axis کے نزدیک لگائی جاتی ہے۔ ڈیلٹا گن پکچر ٹیوب میں یہ الیکٹران گن ایک دوسرے سے 120 زاویہ پر بنائی جاتی تھی۔ لیکن اس پکچر ٹیوب میں الیکٹران گن ایک مستقیم منحنی خط میں لگائی جاتی ہے۔ اس طرح کی پکچر ٹیوبس میں شیڈو ماسک کا عکس کچھ مختلف ہوتا ہے۔ اس پکچر ٹیوب میں مستعمل شیڈ ماسک میں گول سوراخوں کو Vertical Slots کہا جاتا ہے۔ اس پکچر ٹیوب میں فاسفر اسکرین سے مختلف ہوتی ہے۔ جس طرح ڈیلٹا گن پکچر ٹیوب میں فاسفر اسکرین میں فاسفر ذرہ الگ الگ ذرّوں کی شکل میں ہوا کرتے تھے اور تین فاسفر ذرّوں کی آمیزش سے ایک جوڑا بنایا جاتا تھا۔ اس جوڑے میں سرخ، سبز اور نیلے رنگ کے فاسفر ذرّے ہوا کرتے تھے، لیکن پریسیزن ان لائن پکچر ٹیوب میں فاسفر اسکرین پر لال، سبز و نیلے رنگ کے فاسفر ذرّے باریک باریک کھڑی پٹیوں کی شکل میں لگائے جاتے ہیں۔ یعنی سرخ رنگ کے فاسفر ذرّوں کو ایک کھڑی پٹی کی شکل میں سجایا جاتا ہے۔ اس پٹی کے بعد سبز رنگ کی پٹی اور اس کے بعد نیلے رنگ کے فاسفر ذرّات کی کھڑی پٹی بنی ہوتی ہے۔ فاسفر اسکرین کی پٹیاں اور شیڈو ماسک کے سوراخوں ورٹیکل اسٹالس کو اس طرح منظم کیا جاتا ہے کہ سرخ رنگ کی گن سے نکلنے والی الیکٹران بیم سرخ رنگ کی فاسفر لائنوں سے ہی ٹکرائیں۔ اسی طرح سبز رنگ کی گن سے نکلنے والی الیکٹران بیمیں بالترتیب سبز اور نیلے رنگ کی فاسفر لائنوں سے ہی ٹکرائیں۔

(ج) ٹرینٹرون کلر پکچر ٹیوب (Trinitron Colour Picture Tube): جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ ڈیلٹا گن پکچر ٹیوب اور پریسیزن ان لائن پکچر ٹیوب میں تین گنیں ہوتی تھیں۔ ایک سرخ رنگ کے لیے دوسرا سبز رنگ کے لیے اور تیسرا نیلے رنگ کے لیے، لیکن ٹرینٹرون

کلر پکچر ٹیوب میں تین الیکٹران گنوں کے مقام پر صرف ایک گن استعمال میں لایا جاتا ہے اور اس گن میں تین کیتھوڈ ہوتے ہیں اور تینوں کیتھوڈ ایک ہی لائن میں ہوتے ہیں۔ اس پکچر ٹیوب کی فاسفر اسکرین پر فاسفر ذرّوں کی جگہ پر سرخ، سبز اور نیلے رنگ کے فاسفر ذرّات کی پٹیاں بالترتیب لگی ہوتی ہیں۔ اس پکچر ٹیوب میں شیڈو ماسک کی جگہ پر دھات کی بنی ایک جالی ہوتی ہے جسے (Aperture Grill) کہا جاتا ہے۔ اس اپرچر گریل میں سوراخ نہیں ہوتے بلکہ اس میں کھڑی پٹیاں ہوتی ہیں۔ دو کھڑی پٹیوں کے درمیان کی خالی جگہ کو اس طرح رکھا جاتا ہے کہ الیکٹران گن کے تینوں کیتھوڈ سے آنے والی تینوں الیکٹران بیمیں اس خالی جگہ سے ہوکر فاسفر اسکرین کے تین فاسفر پٹیوں (سرخ، سبز اور نیلی فاسفر پٹیوں) سے ٹکرا سکیں۔ اپرچر گریل میں کھڑی پٹیوں کی چوڑائی وہی ہوتی ہے جو فاسفر اسکرین میں فاسفر ذرّات کی ایک پٹی (سرخ، سبز اور نیلی) کی چوڑائی ہوتی ہے۔ اس طرح کی پکچر ٹیوب میں ہر رنگ کے لیے الگ الگ کیتھوڈ ہوتا ہے۔ سرخ، سبز و نیلے رنگ کے لیے ایک ایک کیتھوڈ ہوتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ سرخ رنگ کی ویڈیو سگنل سرخ رنگ کیتھوڈ کو، نیلے رنگ کی ویڈیو سگنل نیلے کیتھوڈ کو اور سبز رنگ کی ویڈیو سگنل سبز کیتھوڈ کو ہی دیے جائیں۔

کلر ٹیلی ویژن ریسیور سرکٹ (Colour Television Receiver Circute)

ایک کلر ٹیلی ویژن ریسیور کے ٹیونر ویڈیو آئی ایف اور ساؤنڈ آئی ایف وغیرہ شعبوں میں کوئی زیادہ فرق بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن ریسیوروں کے ان شعبوں کے مقابلے نہیں ہے۔ یہاں کلر ٹیلی ویژن ریسیور کے مختلف شعبوں کا ذکر کیا جارہا ہے۔

شعبہ ٹیونر (Tuner Department): بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن ریسیور کے ٹیونر کی طرح کلر ٹیلی ویژن ریسیور کے ٹیونر میں بھی تین شعبے ہوتے ہیں: شعبہ آر ایف ایمپلی فائر، شعبہ آسیلیٹر اور شعبہ مکسر۔ کلر ٹیلی ویژن ریسیور کا ٹیونر میکینکل (Turret) یا الیکٹرانک ہوسکتا ہے۔ کلر ٹیلی ویژن ریسیور کا ٹیونر بھی منتخب چینل کے آر ایف سگنلوں کو اخذ کرتا ہے اور انھیں ایمپلی فائی کر کے آئی ایف سگنلوں میں تبدیل کرتا ہے۔ کلر ٹیلی ویژن ریسیور کے شعبہ ٹیونر کے شعبہ آسیلیٹر

میں آٹومیٹک فائن ٹیوننگ کنٹرول(Automatic Fine Tuning Control)یعنی شعبہ .A.F.T کنٹرول ضرور ہوتا ہے۔اس کنٹرول کا اہم مقصد یہ ہے کہ جب بھی ٹیونر کے آسیلیٹر کی فریکوئینسی میں تبدیلی آئے گی تب آئی ایف کی فریکوئینسی میں بھی تبدیلی آئے گی اور اس وقت .A.F.T کنٹرول پر بدلی ہوئی فریکوئنسیاں خود ہی درست ہو جائیں گی۔ٹیونر کا آر ایف سگنلوں کو ایمپلی فائی کرتا ہے۔ٹیونر کا فریکوئینسی چینجر شعبہ (آسیلیٹر اور مکسر شعبہ) شعبہ آر ایف ایمپلی فائر کے ذریعہ حاصل ایمپلی فائڈ فریکوئینسیوں کو انٹرمیڈیٹ فریکوئینسیوں میں تبدیل کرتا ہے۔یہ شعبہ دو اہم کام کرتا ہے۔ایک ویڈیو کیریئر فریکوئینسی سے MHz38.9 سے زیادہ کی فریکوئینسی پر آسیلیشن پیدا کرتا ہے اور دوسرا کام اس آسیلیشن کو شعبہ آر ایف ایمپلی فائر کے ذریعہ حاصل سگنلوں کو ملانا جس سے کہ ویڈیو شعبہ آئی ایف کے لیے ویڈیو آئی ایف MHz 38.9 اور ساؤنڈ آئی ایف MHz 38.4 بنایا جاسکے۔شعبہ Frequency Changer کے ذریعہ پیدا آسیلیشن کی فریکوئینسی جب تک صحیح صحیح موصول ہوتی رہے گی تب تک تصویر کی آئی ایف MHz 38.9 ٹھیک بنی رہے گی، لیکن اگر کسی وجہ سے آسیلیٹر کی فریکوئینسی میں تبدیلی آتی ہے تو اس سے تصویر کی آئی ایف میں بھی تبدیلی آئے گی جس سے تصویر اور رنگوں کا معیار بگڑ سکتا ہے۔اس لیے ٹیونر کے آسیلیٹر کی فریکوئینسی کو صحیح صحیح بنائے رکھنے کے لیے آٹومیٹک فائن ٹیوننگ سسٹم استعمال میں لایا جاتا ہے۔جب بھی ٹیونر کے آسیلیٹر شعبہ کی فریکوئینسی میں کوئی تبدیلی آئے گی تب اس آٹومیٹک فائن ٹیوننگ سسٹم کے ذریعہ آسیلیٹر کی فریکوئینسی میں آئی تبدیلی خود بخود درست ہو جاتی ہے۔

شعبہ ویڈیو آئی ایف(Video I.F. Department): حقیقی شکل میں بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن ریسیور اور کلر ٹیلی ویژن کے ویڈیو آئی ایف شعبوں کے کام یکساں ہی ہیں۔اس شعبہ کا ایک اہم کام ہے کہ کسی مخصوص فریکوئینسی کے بینڈ کا انتخاب اور انھیں ایمپلی فائی کرنا۔کلر ٹیلی ویژن ریسیور کا ویڈیو آئی ایف ایمپلی فائر شعبہ ویڈیو آئی ایف سگنلوں کو ڈکلیٹ کر کے Colour Composite Video Signal یا CCVS حاصل کرنے جیسا اہم کام بھی کرتا ہے۔اس کے علاوہ اس کے کئی اور کام ہیں، جیسے ٹیونر کے آر ایف ایمپلی فائر شعبہ کے لیے Delayed Automatic Gain Control Voltage پیدا کرنا، ویڈیو آئی ایف ایمپلی فائر کے لیے

آٹومیٹک گین کنٹرول وولٹیج پیدا کرنا۔ انٹر کیریئر ساؤنڈ آئی ایف سگنل حاصل کرنے کے لیے تصویر کی آئی ایف اور آواز کی آئی ایف کو ملانا اور آٹومیٹک فائن ٹیوننگ سسٹم کے لیے ضروری وولٹیج پیدا کرنا وغیرہ۔

کلر ٹیلی ویژن ریسیوروں میں یہ ضروری ہے کہ کلر سب کیریئر فریکوئنسی (Colour Sub-Carier Frequency) کے گین میں زیادہ تبدیلی نہ ہو۔ ہمارے ملک میں مستعمل پال ٹیلی ویژن سسٹم میں کلر سب کیریئر فریکوئنسی 4.43 MHz ہے، اس لیے یہ ضروری ہے کہ اس کلر سب کیریئر فریکوئنسی کے گین میں زیادہ تبدیلی نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی کلر ٹیلی ویژن ریسیور میں یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ آواز کی آئی ایف 33.4 MHz کو Attenuate کیا جائے۔ اس لیے کلر ٹیلی ویژن ریسیور میں اس طرح کے دونوں نظام کی وجہ سے کلر ٹیلی ویژن ریسیور کے ویڈیو آئی ایف شعبہ کی Frequency Response میں فرق ہوتا ہے۔ کئی کلر ٹیلی ویژن ریسیوروں کے ویڈیو آئی ایف شعبے ویو ٹریپس کوائلوں (Wave Traps Coils) کی جگہ پر (Service Acoustic Wave Filter) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ SAW Filter کے استعمال سے جگہ اور محنت دونوں کی بچت ہوتی ہے۔ SAW Filter کے استعمال کی ایک خامی یہ بھی ہے کہ سگنل کا گین کم ہو جاتا ہے۔ اس لیے سگنل کے گین کو پھر سے حاصل کرنے کے لیے ٹیونر و ویڈیو آئی ایف شعبہ کے درمیان ایک Pre Amplifier Stage کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں آئی سی یا ٹرانزسٹر کو استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ اکثر ہی دیکھا گیا ہے کہ ویڈیو آئی ایف شعبہ میں مستعمل آئی سی کو دیے جاتے ہیں جہاں ان سگنلوں کو ایمپلی فائی کیا جاتا ہے اور آئی سی کے اندر ہی انھیں ڈکٹیٹ کر کے کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنل اور انٹر کیریئر ساؤنڈ آئی ایف سگنل حاصل کیے جاتے ہیں۔ ویڈیو آئی ایف ایمپلی فائر شعبہ میں سگنل کے گین خود بخود ہی کنٹرول کرنے کے لیے Automatic Gain Control Stage بھی آئی سی کے اندر ہی بنا ہوتا ہے۔ ٹیونر کے آر ایف ایمپلی فائر شعبہ کے گین کو خود بخود ہی کنٹرول کرنے کے لیے ضروری Delayed Automatic Gain Control Voltage بھی آئی سی کے اندر بنے ایف اے جی سی شعبہ کے ذریعہ پیدا کیے جاتے ہیں۔ آخر میں ویڈیو آئی ایف شعبہ کے ذریعہ حاصل آؤٹ پٹ جسے کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنل کہا جاتا ہے اس میں لیومیننس سگنل،

کرومینس سگنل، سنک سگنل، کلر برسٹ کا مرکب ہوتا ہے۔

شعبہ ویڈیو ایمپلی فائر (Video Amplifier Deptt.): ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کا کام ویڈیو آئی ایف شعبہ کے ذریعہ کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنل جس میں کہ کرومینس، لیومینس، کلر برسٹ اور سنک سگنلوں کا مرکب ہے، انھیں ایمپلی فائی کرنا ہے۔ ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے سمجھا جاسکتا ہے۔ ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کا ایک حصہ جو کہ ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کہلاتا ہے، وہ ویڈیو آئی ایف شعبہ سے حاصل آؤٹ پٹ جسے کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنل کہا جاتا ہے اسے اتنا ایمپلی فائی کیا جاتا ہے کہ ایمپلی فائڈ سگنل ویڈیو آؤٹ پٹ شعبہ کو کام کرا سکے۔ ان کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنلوں میں موجود لیومینس سگنل، سنک سگنل، کلر برسٹ اور کروما سگنل کی بینڈ وڈتھ 5.5 MHz ہوتی ہے۔ اسی لیے اس بفر ایمپلی فائر شعبہ کی بینڈ وڈتھ بھی اسی تناسب میں ہونی چاہئے۔ بفر ایمپلی فائر شعبہ کے ذریعہ کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنلوں کے مختلف سگنلوں کو اپنے اپنے متعین شعبوں کو بھیج دیا جاتا ہے جیسے سنک سگنل، سنک سپریٹر شعبہ کو دیے جاتے ہیں۔ کرومینس سگنل کرومینس ایمپلی فائر شعبہ یا کروما ایمپلی فائر شعبہ کو دیے جاتے ہیں۔ لیومینس سگنل ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کے دوسرے حصے جسے لیومینس سگنل ایمپلی فائر کہتے ہیں کو بھیج دیا جاتا ہے۔

ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کا دوسرا حصہ جو کہ لیومینس سگنل ایمپلی فائر کہلاتا ہے صرف لیومینس سگنلوں (Y) کو ہی ایمپلی فائی کرنے کا کام کرتا ہے۔ ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کے اس حصے کو لیومینس چینل بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سگنل بلیک اینڈ وہائٹ ٹیلی ویژن کے ویڈیو سگنلوں کے مطابق ہی ہوتے ہیں جو کہ تصویر کی Brightness Variation کو پیش کرتا ہے۔ لیومینس ایمپلی فائر شعبہ یا لیومینس چینل میں دو یا تین شعبے ہوتے ہیں۔ اس شعبے کو لیومینس سگنل ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کے پہلے حصے بفر ایمپلی فائر شعبہ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ لیومینس سگنلوں کے ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کے داخلے کی راہ میں ایک Low-Pass Filter لگایا جاتا ہے جس کا کام کرومینس سگنلوں کو بفر ایمپلی فائر شعبہ میں جانے سے روکنا ہے۔

شعبہ کروما ایمپلی فائر (Croma Amplifier Department): جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کے بفر ایمپلی فائر شعبہ کے ذریعہ موصول ایمپلی فائڈ کمپوزٹ کلر

ویڈیو سگنل میں کروميننس سگنل بھی موجود ہوتا ہے۔ان کروميننس سگنلوں کو خصوصی سرکٹ کے ذریعہ کروما ایمپلی فائر شعبہ میں لایا جاتا ہے۔اس کے لیے جس سرکٹ کا استعمال کیا جاتا ہے اسے بینڈ پاس ایمپلی فائر کہتے ہیں۔اس کی تفصیل اس طرح ہے:

شعبہ بینڈ پاس ایمپلی فائر(Band Pass Amplifier Deptt.) کا سب سے اہم اور ضروری کام شعبہ ویڈیو آئی ایف کے ذریعہ حاصل کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنل میں سے کروميننس سگنلوں کو الگ کرنا ہے۔ یہ کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنل کروميننس ، لیومیننس ،کلر برسٹ اور سنک سگنل وغیرہ کا مرکب ہے۔ یہ بینڈ پاس ایمپلی فائر شعبہ کو ان پٹ کی شکل میں دیا جاتا ہے۔ بینڈ پاس ایمپلی فائر کے آؤٹ پٹ سپر کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنل میں سے صرف کروميننس سگنل ہی حاصل ہوتا ہے۔ کروميننس سگنلوں کے لیے ٹیک آف پوائنٹ اکثر ہی ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ کے پہلے درجے شعبہ بفر ایمپلی فائر میں ہوتا ہے، لیکن بینڈ پاس ایمپلی فائر کے گین پر منحصر ہونے سے کروميننس سگنلوں کا یہ ٹیک آف پوائنٹ ویڈیو شعبہ میں کہیں بھی ہوسکتا ہے۔

اس طرح ہمیں کمپوزٹ کلر ویڈیو سگنلوں میں سے صرف کروميننس سگنل حاصل ہوجاتا ہے۔ ان کروميننس سگنلوں کو کروما ایمپلی فائر شعبہ کو بھیج دیا جاتا ہے۔ کروما ایمپلی فائر شعبہ ان کروما سگنلوں کو ایمپلی فائی کرتا ہے۔اس کروما ایمپلی فائر شعبہ میں ایک خصوصی سسٹم ہوتا ہے جس کے ذریعہ جب بلیک اینڈ وہائٹ سگنلوں کا ٹیلی کاسٹ ہورہا ہو،اس وقت یہ سسٹم کروما ایمپلی فائر شعبہ کو کٹ آف کردیتا ہے۔اس سسٹم کا کام کلر سب کیریئر برسٹ کی موجودگی پر منحصر کرتا ہے اور چونکہ یہ برسٹ اسی وقت ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں جس وقت کلر سگنلوں کا ٹیلی کاسٹ ہورہا ہوتا ہے۔

ڈیلے لائن ڈیکوڈر(Delay Line Decoder): کلر ٹیلی ویژن ریسیور میں ایک سب کیریئر پر ماڈولیٹ کیے U اور V کروميننس سگنلوں کو الگ الگ کرنے کے لیے ڈیکوڈر کا استعمال کیا جاتا ہے، کیونکہ کروميننس سگنلوں کو ٹرانسمٹ کرنے کا طریقہ Quadratchire Modulation کہلاتا ہے۔ اس طریقے میں U اور V کروميننس سگنلوں کو الگ الگ کرنے کے لیے ایک Delay Line Decode کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس میں سگنلوں کو Mechanical Waves میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ یہ ڈیلے لائن کانچ کی بنی ہوتی ہے۔ جب لہریں کانچ سے ہوکر گزرتی ہیں

تب انھیں کچھ وقت لگتا ہے۔اس سے بالترتیب آنے والی دو لائنوں پر U اور V سگنلوں کا اوسط Value حاصل ہوتا ہے۔یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ڈیلے لائن کا کام کسی لمحہ مخصوص میں ٹیلی کاسٹ ہو رہی لائن کے سگنل اور اس لائن کو گزشتہ لائن کے ساتھ حاصل کرنا ہے۔اس طرح کے سسٹم کے لیے سگنلوں کو کسی بھی ایک لائن کے وقت Delay یعنی تاخیر سے پہنچایا جاتا ہے۔ڈیلے لائن ڈیکوڈر میں دو Adder Circuit ہوتے ہیں۔ان ایڈر سرکٹوں میں ایڈر سرکٹ 10 میں کروما ایمپلی فائر سے حاصل سگنل اور ڈیلے لائن سے حاصل سگنل دیے جاتے ہیں، جبکہ ایڈر سرکٹ 2 میں ایمپلی فائر سے موصول سگنلوں کو ان کے Phase پلٹ کر دیے جاتے ہیں اور ڈیلے لائن سے موصول سگنل بھی دیے جاتے ہیں۔اس طرح ڈیلے لائن سے موصول سگنل دونوں ایڈر سرکٹوں کو دیے جاتے ہیں۔ایڈر سرکٹ 1 کو کروما ایمپلی فائر شعبہ سے U+V سگنل مل رہے ہیں۔ڈیلے لائن کے ذریعہ اس Adder کو U-V سگنل ملیں گے۔اس لیے ایڈر سرکٹ 1 کے ذریعہ موصول کل سگنل 2U ماڈولیٹیڈ سگنل ہوگا۔جب دوسری لائن آئے گی تب کروما ایمپلی فائر شعبہ کے ذریعہ اسے U+V سگنل حاصل ہوں گے۔اس طرح اس ایڈر سرکٹ 1 کے آؤٹ پٹ پر ہمیں 2U ماڈولیٹیڈ سگنل موصول ہوں گے۔دوسری طرف ایڈر سرکٹ 2 کو کروما ایمپلی فائر سے ملنے والے سگنلوں کو ان کے Phase پلٹ کر دیے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ اس ایڈر سرکٹ کو ڈیلے لائن سے حاصل Delayed سگنل بھی دیا جاتا ہے۔جب کروما ایمپلی فائر شعبہ سے حاصل سگنل U+V ہوں گے تب ایڈر سرکٹ 2 کو یہ U+V سگنل فیز الٹے ہوئے یعنی (U+V) سگنل موصول ہوں گے اس وقت اس ایڈر سرکٹ 2 کو ڈیلے لائن کے ذریعہ موصول سگنل U-V سگنل فیز الٹے ہوئی یعنی (U+V) سگنل موصول ہوں گے۔اس وقت اس ایڈر سرکٹ 2 کو ڈیلے لائن کے ذریعہ موصول سگنل U-V سگنل موصول ہوں گے۔اس لیے اس ایڈر سرکٹ 2 کے ذریعہ حاصل کل آؤٹ پٹ ماڈولیٹیڈ 2V- سگنل ہوگا۔جب سگنل کی دوسری لائن آئے گی تب اس ایڈر کروما ایمپلی فائر شعبہ کے ذریعہ موصول U-V سگنل فیز پلٹ کر یعنی (U-V-) حاصل ہوں گے۔اس وقت اس ایڈر سرکٹ کو ڈیلے لائن کے ذریعہ حاصل سگنل U+V ہوں گے اس لیے اس ایڈر سرکٹ 2 سے حاصل آؤٹ پٹ کی ایک لائن کے لیے ماڈولیٹیڈ 2V- اور سگنل کی اگلی لائن کے لیے 2V ہوگا۔

U اور V ڈی ماڈولیٹرس (U and V Demodulators): ڈیلے لائن ڈیکوڈر سے حاصل آؤٹ پٹ ماڈولیٹیڈ ہوتے ہیں۔آگے کی سرکٹ میں انھیں Demodulate کیا جاتا ہے۔ اس سرکٹ کو سنکرونس ڈی ماڈیولیٹر سرکٹ کہا جاتا ہے۔اس سرکٹ میں دو ڈی ماڈیولیٹر سرکٹ ہوتی ہے۔ایک U ڈی ماڈیولیٹر اور دوسرا V ڈی ماڈیولیٹر۔ U ڈی ماڈیولیٹر کا کام ڈیلے لائن ڈی کوڈر کے ذریعہ حاصل ماڈیولیٹر U سگنلوں کو ڈی ماڈیولیٹ کرنا اور V ماڈیولیٹیڈ کا کام ڈیلے لائن ڈیکوڈر کے ذریعہ حاصل ماڈیولیٹیڈ V سگنلوں کو ڈی ماڈیولیٹ کرنا ہے۔سینکرونس ڈی ماڈیولیٹرس MHz 4.43 کو کی کلر سب کیریئر فریکوئینسی کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ڈیلے لائن ڈیکوڈر سے موصول ماڈیولیٹیڈ U اور V سگنل سپریسڈ کیریئر سائڈ بینڈ سگنل ہوتے ہیں،یعنی ان میں کیریئر فریکوئینسی نہیں ہوتی، ان میں صرف سائڈ بینڈ ہوتے ہیں۔ان سگنلوں کو ڈی ماڈیولیٹ کرنے کے لیے کیریئر فریکوئینسی اور ضروری فیز کی ضرورت ہوتی ہے۔اس طرح کے سسٹم کے لیے ٹیلی ویژن ریسیور میں کلر سب کیریئر ری جنریٹر سرکٹ (Colour-Sub Carrier Regenerator) استعمال میں لایا جاتا ہے جس میں آسیلٹر سرکٹ، ڈسکری مینٹر سرکٹ اور ریکٹینس سرکٹ کلر سب فریکوئینسی کے لیے ضروری فریکوئینسی کو مستحکم نہیں رکھ پاتا۔تب آسیلیٹر کی فریکوئینسی اور فیز کو صحیح کرنے کے لیے ڈسکری مینٹر اور ریکٹینس سرکٹ کا استعمال کیا جاتا ہے۔

کسی رنگ کے ہیو (Hue) میں آنے والی تمام تبدیلی کے نتیجے میں کرومینس سگنل بھی اپنے فیز بدلتے رہتے ہیں۔کلر سب کیریئر جنریٹر اور کرومینس سگنلوں کے درمیان کے فیز کا فرق اس وقت کے Hue مخصوص کی شناخت کراتا ہے۔جب کرومینس سگنل ریسیور پر پہنچتے ہیں تب ریسیور میں اس طرح کا سسٹم ہونا چاہئے کہ جس سے ایک متعین ریفرنس فیز (جو کہ ٹرانسمیٹر پر سب کیریئر جنریٹر کی طرح ہو) کے ساتھ کرومینس سگنلوں کے فیز کا تقابل کیا جا سکے۔اس سے حاصل اوسط فیز کے ذریعہ ریسیور میں اس طرح کا سسٹم موصول ہوتا ہے کہ لوکل آسیلٹر (جو کہ سب کیریئر جنریٹر کے ساتھ سنکرونائزڈ ہوتا ہے) کے ذریعہ کلر برسٹ کی شکل میں یہ سگنل اس وقت ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے جو وقت Horizontal Blaking کا ہو۔

فیز شفٹر (Phase Shifter): ٹیلی کاسٹ سنٹر سے ٹیلی کاسٹ کیے جانے والے U اور V

کرومینس سگنلوں کو ماڈیولیٹ کرنے کے لیے جس سب کیریئر کا استعمال ہوتا ہے ان دونوں سب کیریئروں کے Phase میں (یعنی U سگنلوں کو ماڈیولیٹ کرنے میں مستعمل سب کیریئر کے فیز میں اور V سگنل کو ماڈیولیٹ کرنے کے لیے مستعمل سب کیریئر کے فیز میں) 90 کا فرق ہوتا ہے۔اس لیے ریسیور میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ماڈیولیٹیڈ U سگنلوں کو ڈی ماڈیولیٹ کرنے کے لیے جو کلر سب کیریئر فریکوئینسی آسیلٹر کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے ان فریکوئینسی کیریئروں کے فیز میں بھی 90 کا فرق ہونا چاہئے۔ چونکہ V سگنلوں کے فیز کو بالترتیب ہر دوسری لائن پر پلٹ دیا جاتا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ V ماڈیولیٹیڈ سگنلوں کو ڈی ماڈیولیٹ کرنے کے لیے ضروری سب کیریئر فریکوئینسی جو کہ آسیلٹر کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے وہ اس طرح کی ہو کہ اس کا فیز بالترتیب ہر دوسری لائن پر سے پلٹ دیا گیا ہو۔ ان V سگنلوں کا فیز ہر پہلی لائن پر براہ راست ہوتا ہے۔ ماڈیولیٹیڈ B سگنلوں کو ڈی ماڈیولیٹ کرنے کے لیے ضروری سب کیریئر کی فریکوئینسی کے فیز کو 180 سے پلٹنے کا کام ایک Bi-Stable Multivibrator جس میں دو حالات ہوتے ہیں، Pal سوئچ کی مدد سے کیا جاتا ہے۔

میٹرکس (Matrics): U اور V ماڈیولیٹر شعبہ سے حاصل ڈی ماڈیولیٹیڈ U اور V سگنل میٹرکس شعبہ کو دیے جاتے ہیں۔اس شعبہ کو لیومینس سگنل (V سگنل) بھی دیے جاتے ہیں۔اس طرح میٹرکس شعبہ کو کل تین سگنل U، V اور Y سگنل دیے جاتے ہیں۔ لیومینس (Y) سگنل ویڈیو ایمپلی فائر شعبہ سے لیے جاتے ہیں۔ میٹرکس شعبہ ان سگنلوں کی بنیاد پر کل تین کلر سگنل G,R اور B سگنل حاصل کرتا ہے۔اس میٹرکس سیکشن میں ایمپلی فائر اور پوٹینشیل ڈیوائڈر سرکٹیں ہوتی ہیں۔ کلر سگنل G,R اور B حاصل کرنے کے لیے پہلے کلر سگنلوں کے فرق کے سگنل حاصل کیے جاتے ہیں۔اس کے بعد ان میں لیومینس سگنل ملایا جاتا ہے۔ یعنی شعبہ میٹرکس میں ڈی ماڈیولیٹیڈ U اور V سگنل کے ذریعہ دو کلر کے سگنلوں کا فرق جسے کلر ڈفرنس کہا جاتا ہے، حاصل کیا جاتا ہے۔ یعنی R-Y اور B-Y سگنل حاصل کیے جاتے ہیں۔ ان میں لیومینس Y سگنل ملائے جاتے ہیں جس سے اہم کلر سگنل G,R اور B حاصل ہوتے ہیں۔ یہ وہی سگنل ہے جو کہ ہمیں کلر کیمرہ کے آؤٹ پٹ پر موصول ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی رنگین ٹیلی ویژن ریسیور کا میٹرکس شعبہ

ٹیلی کاسٹ سنٹر کے عوامل کے برعکس کام کرتا ہے، یعنی ٹیلی کاسٹ سنٹر پر جہاں پہلے G,R اور B سگنل موصول کر کے ان سے U، V اور Y سگنل بنائے جاتے ہیں، وہیں رنگین ٹیلی ویژن ریسیور کے میٹرکس شعبہ کو U، V اور Y سگنل دینے پر ہمیں G،R اور B سگنل حاصل ہوتے ہیں۔

میٹرکس کے ایک دوسرے سسٹم میں صرف کلر ڈیفرنس سگنل حاصل کیے جاتے ہیں۔ ان سے تین مختلف رنگوں کے سگنل الگ الگ حاصل نہیں کیے جاتے ہیں۔ اس طرح کے میٹرکس شعبہ میں B-Y اور R-Y سگنلوں کو ایک معقول تناسب میں ملایا جاتا ہے جس سے G-Y سگنل حاصل ہوتے ہیں۔ ان R-Y، B-Y اور G-Y سگنلوں کو لیومینس سگنلوں کے ساتھ ساتھ کلر سگنل آؤٹ پٹ شعبہ میں داخل کرایا جاتا ہے جہاں انھیں ملا کر ان سے مختلف رنگوں کے (سرخ، سبز اور نیلے) سگنل حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

کلر برسٹ (Colour Burst): رنگین ٹیلی ویژن ریسیور میں ماڈیولیٹیڈ U اور V سگنل سپر یسڈ سائڈ بینڈ سگنل ہوتے ہیں، یعنی ان میں کیریئر نہیں ہوتی صرف سائڈ بینڈ ہوتا ہے۔ ان U اور V ماڈیولیٹڈ سگنلوں کو ڈی ماڈیولیٹ کرنے کے لیے ایک ایسی سب کیریئر کی ضرورت ہوتی ہے جس کی فیز اور فریکوئنسی صحیح صحیح ہو۔ یہ سب کیریئر جس سرکٹ کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہے اسے سب کیریئر ری جنریٹر سرکٹ کہا جاتا ہے جس کے مختلف حصے ہوتے ہیں — آسیلٹر، ریکٹیفس اور ڈسکریمینیٹر وغیرہ۔ یہ آسیلٹر فریکوئنسی پیدا کرتا ہے۔ ریکٹیفس اور ڈسکریمینیٹر سرکٹ اس فریکوئنسی کے فیز کو صحیح صحیح سنکرونائزیشن میں بنائے رکھتے ہیں۔ ٹرانسمیٹر کے ذریعہ حاصل ریفرنس سب کیریئر کی کچھ لائنیں سنک سگنلوں کے Back Porch پر رکھی جاتی ہے جن کا استعمال ریسیور میں پیدا سب کیریئر کی فریکوئنسی اور فیز کو درست کرنے کے لیے سب کیریئر جنریٹر سرکٹ کے ڈسکریمینیٹر حصے کے لیے ہوتا ہے۔ اس کے قبل انھیں کچھ مخصوص حالات سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔ انھیں مختلف دوسرے سگنلوں سے آزاد کرنا ضروری ہوتا ہے جس کے لیے کمپوزٹ کلر ویڈیو کا کچھ حصہ برسٹ گیڈ سرکٹ کو دیا جاتا ہے۔ اس برسٹ گیڈ کو Horizontal سنک پلس بھی مناسب سائز میں دی جاتی ہے۔ برسٹ گیٹ شعبہ میں ایک ٹرانزسٹر ہوتا ہے جو کہ عام طور پر بند حالت میں ہوتا ہے۔ یہ ٹرانزسٹر صرف کیریئر برسٹ پلس کے قلیل وقفے میں ہی کام کرتا ہے اور ہمیں سب کیریئر برسٹ

سگنل مختلف دوسرے سگنلوں سے آسانی سے حاصل ہوتا ہے جسے سب کیریئر ری جنریٹر سرکٹ کے ڈسکرمنیٹر 2 حصے کو دیا جاتا ہے جو کہ اسی سرکٹ کے شعبہ آسیلیٹر کے ذریعہ پیدا سب کیریئر کی فریکوئنسی اور فیز کو درست کرنے کے لیے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

کلر کلر (Colour Killer): موصول سب کیریئر برسٹ سگنلوں کا استعمال کلر کلر کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔ کسی رنگین ٹیلی ویژن ریسیور میں کلر کلر کا مقصد ہی ہوتا ہے کہ جب ایک بلیک اینڈ وہائٹ سگنل کا ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہو اس وقت شعبہ کروما کو Cut-Off کر دینا۔ اس طرح کا انتظام کیا جاتا ہے کہ بلیک اینڈ وہائٹ سگنلوں کے ٹیلی کاسٹ کے وقت لیومینس سگنلوں کے علاوہ کوئی دوسرا سگنل پکچر ٹیوب تک نہ پہنچ جائے۔ رنگین ٹیلی ویژن ریسیور میں شعبہ کلر کلر ایک اہم شعبہ ہے۔ اگر اس Colour Killer شعبہ کا انتظام نہیں کیا جائے گا تب بلیک اینڈ وہائٹ پروگرام کے وقت پکچر ٹیوب کی اسکرین پر مختلف رنگوں کے چمکدار نکات جسے ہم Colour Noise کہتے ہیں دکھائی دیں گے۔ یہ Colour Killer شعبہ ڈی سی وولٹیج کی بنیاد پر کام کرتا ہے۔ جب بلیک اینڈ وہائٹ سگنلوں کا ٹیلی کاسٹ ہو رہا ہوتا ہے اس وقت کلر برسٹ سگنل مل پانے کے باعث Colour Killer شعبہ ڈی سی کے وولٹیج کروما ایمپلی فائر شعبہ کا کام کرنا بند کر دیتا ہے جس سے U اور V ڈی ماڈیولیٹر شعبوں کو کوئی کروما سگنل نہیں مل پاتا ہے۔ نتیجتاً پورا کروما شعبہ Cut-Off ہو جاتا ہے۔ رنگین سگنلوں کے ٹیلی کاسٹ کے وقت کلر برسٹ سگنل ملتے ہی Colour Killer شعبہ کا ڈی سی وولٹیج بڑھنے لگتا ہے جس سے کروما شعبہ کام کرنے لگتا ہے۔

سب کیریئر برسٹ سگنلوں کا استعمال Automatic Colour Control یعنی ACC کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔ اس آٹومیٹک کلر کنٹرول سرکٹ کا استعمال ان پٹ کروما سگنلوں کی بدلتی ہوئی سطحوں کے باوجود اسکرین پر رنگوں کا صحیح صحیح سیچوریشن بنائے رکھنا ہے۔ یہ آٹومیٹک کلر کنٹرول سرکٹ کے ذریعہ کروما، ایمپلی فائر شعبہ کے گین کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ یہ آٹومیٹک کلر کنٹرول سرکٹ برسٹ سگنلوں کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔

Colour Signal Amplifier or Output Department: اس شعبے کا کام شعبہ کروما کے میٹرکس سے موصول سرخ، سبز اور نیلے رنگ کے سگنلوں کو ایمپلی فائی کرنا اور انھیں

پکچر ٹیوب کے متعلق کیتھوڈ، سرخ، سبز اور نیلے کیتھوڈ کو دینا ہے۔ کلر پکچر ٹیوب کے کیتھوڈ کو اس کلر سگنل آؤٹ پٹ شعبہ سے دیے جانے والے آؤٹ پٹ میں G,R اور B رنگوں کے سگنل معقول مقدار میں ہوتے ہیں جن کا کام تین الگ الگ رنگوں کے سگنلوں کو ایمپلی فائی کرتا ہے۔ یعنی اس شعبے میں تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ جو کہ سرخ ایمپلی فائر کہلاتا ہے۔ یہ میٹرکس شعبہ سے موصول سبز رنگ کے سگنلوں کو ایمپلی فائی کرتا ہے۔ دوسرا حصہ سبز ایمپلی فائر کہلاتا ہے۔ یہ میٹرکس شعبہ سے حاصل سبز رنگ کے سگنلوں کو ایمپلی فائی کرتا ہے۔ اسی طرح کلر سگنل ایمپلی فائر یا آؤٹ پٹ شعبہ کا تیسرا حصہ جو کہ نیلا ایمپلی فائر کہلاتا ہے۔ یہ میٹرکس شعبہ سے حاصل نیلے رنگ کے سگنلوں کو ایمپلی فائی کرتا ہے۔ اس ایمپلی فائر شعبہ کے لیے اکثر ہی ٹرانزسٹر کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ ہر ایمپلی فائر شعبے میں ایک ایک ٹرانزسٹر لگائے جاتے ہیں۔ سرخ ایمپلی فائر شعبہ سے موصول ایمپلی فائڈ R سگنل پکچر ٹیوب کے سرخ رنگ کے مستعمل کیتھوڈ کو دے دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح سبز ایمپلی فائر سے موصول G سگنل پکچر ٹیوب کے سبز رنگ کے لیے مستعمل کیتھوڈ کو اور نیلے ایمپلی فائر سے حاصل B سگنل پکچر ٹیوب کے نیلے رنگ کے لیے اسکرین پر صحیح صحیح رنگین تصویر کی نمائش کرنے کے لیے یہ تینوں سگنل (R-Y، B-Y اور G-Y) حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے مدنظر کلر سگنل ایمپلی فائر یا آؤٹ پٹ سرکٹ دو طرح کی ہوتی ہے:

(الف) کلر ڈیفرنس سگنل ڈرائیو آمیز کلر سگنل ایمپلی فائر یا آؤٹ پٹ سرکٹ: یہ سرکٹ ان ریسیوروں کو استعمال میں لاتا ہے جن میں میٹرکس شعبہ سے موصول آؤٹ پٹ میں کلر ڈیفرنس سگنل ہو یعنی میٹرکس شعبہ سے موصول آؤٹ پٹ میں R-Y، B-Y اور G-Y سگنل ہوتے ہیں۔ یہ تینوں سگنل ایمپلی فائر یا آؤٹ پٹ شعبے میں لگے تین مختلف ٹرانزسٹروں کے Base کو دیے جاتے ہیں۔ یعنی سرخ ایمپلی فائر شعبہ کے ٹرانزسٹر کے Base کو R-Y سگنل سبز ایمپلی فائر شعبہ کے ٹرانزسٹر کے بیس کو G-Y سگنل اور نیلا ایمپلی فائر شعبہ کے ٹرانزسٹر کے بیس کو B-Y سگنل دیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر ٹرانزسٹر کے ایمٹر کو لیومیننس Y سگنل دیے جاتے ہیں۔ ان سبھی ٹرانزسٹر کے ایمٹر کو ایک پری سیٹ کی مدد سے 12V کی سپلائی دی جاتی ہے۔ سرخ ایمپلی فائر شعبہ میں لگے ٹرانزسٹر کے ایمٹر کو 12V کی سپلائی دینے والا پری سیٹ ریڈ کٹ آف کنٹرول کہلاتا ہے۔

اسی طرح گرین اور بلیو ٹرانزسٹر میں لگے امیچر کی سپلائی دینے والا پری سیٹ گرین اور بلیو کٹ آف کنٹرول کہلاتا ہے۔ ان تینوں ہی کنٹرولز کا استعمال گرے شیڈ حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ بالکل درست گرے شیڈ حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ کلر سگنل ایمپلی فائر شعبہ کے ہر ٹرانزسٹر کے Collector کے Voltage اتنے موزوں ہونے چاہئیں کہ وہ کلر پکچر ٹیوب کے مختلف رنگوں کے کیتھوڈ کو ایک ساتھ کام کرا سکے۔ اس کے لیے کبھی کبھی Collector کے Voltage میں تبدیلی کی ضرورت پڑے گی۔ یہ تبدیلی امیچر کے وولٹیج میں تبدیل کرکے کیا جاسکتا ہے۔ سبھی ٹرانزسٹر کے Collector میں وولٹیج تبدیلی لانے کے لیے سبھی ٹرانزسٹر کے آمیچر کے وولٹیج میں تبدیلی لائی جاتی ہے اور یہ تبدیلی آمیچر پر ہی لگے کٹ آف کنٹرول کے ذریعہ لائی جاسکتی ہے۔ معقول ایمپلی فیکشن کے بعد ان ٹرانزسٹروں کے کلکٹر سے مختلف رنگوں کے سگنل پکچر ٹیوب میں ان سے متعلق کیتھوڈ کو دے دیے جاتے ہیں۔

(ب) کلر سگنل ڈرائیو آمیز ایمپلی فائر یا آؤٹ پٹ سرکٹ: یہ سرکٹ ریسیوروں میں استعمال میں لائے جاتے ہیں جن میں میٹرکس شعبہ سے موصول آؤٹ پٹ میں تین پرائمری رنگوں کے سگنل ہوں، یعنی میٹرکس شعبہ سے حاصل آؤٹ پٹ میں تین رنگوں سرخ، سبز اور نیلا کے سگنل ہوں۔ یہ سرکٹ بھی اس کے قبل بتائی گئی کلر ڈیفرنس سگنل ڈرائیو سرکٹ کی طرح ہی ہو۔ اس طرح کی سرکٹ میں بھی تین ٹرانزسٹر ہوتے ہیں۔ میٹرکس شعبہ آؤٹ پٹ سے حاصل سرخ رنگوں کے سگنل اس سرکٹ کے سرخ ایمپلی فائر ٹرانزسٹر کو دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح سبز رنگ کے سگنل سبز ایمپلی فائر ٹرانزسٹر کو اور نیلے رنگ کے سگنل بلیو ایمپلی فائر ٹرانزسٹر کو دیے جاتے ہیں۔ اس سرکٹ کے ٹرانزسٹروں کے آمیچر کی سپلائی کٹ آف کنٹرول کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ معقول ایمپلی فکیشن کے بعد ان ٹرانزسٹروں کے کلکٹر سے مختلف رنگوں کے سگنل پکچر ٹیوب میں ان سے متعلق کیتھوڈ کو دے دیے جاتے ہیں۔ یعنی سرخ ایمپلی فائر ٹرانزسٹر کے کلکٹر سے ایمپلی فائڈ سرخ رنگ کے سگنل پکچر ٹیوب میں سرخ رنگ کے لیے مستعمل کیتھوڈ اور سبز اور نیلے رنگ کے سگنل پکچر ٹیوب میں اپنے اپنے رنگوں کے لیے مستعمل کیتھوڈ کو دے دیے جاتے ہیں۔

ٹی وی اسٹیشن سے آواز کا نشر

ٹی وی اسٹیشن پر آڈیو سگنل کو براہ راست آر ایف سگنل کو ماڈیولیٹ کر کے خلا (Ariel) میں بھیجا جاتا ہے۔

آڈیو سگنل کی فریکوئینسی: انسان کی صوتی لہروں اور Musical Instrument سے پیدا آڈیو سگنل کی فریکوئینسی 15 Hz سے لے کر 15000 Hz تک ہوتی ہے۔

آڈیو سگنل کو ٹی وی اسٹیشن کے ایریل میں نہ بھیجنے کا سبب: اس کی دو وجوہات ہیں:

(1) اگر مختلف اسٹیشنوں سے آڈیو سگنل براہ راست نشر کیے جائیں تو ٹی وی ریسیور پر سبھی ایک ساتھ آئیں گے اور آپس میں مل جائیں گے۔ ایسی حالت میں ان میں سے کسی ایک اسٹیشن کی آواز الگ سے سننا ممکن نہیں ہوگا۔

(2) 15 Hz سے ریڈیو لہر بنانے کے لیے 20,000 کلومیٹر لمبے ایریل کی ضرورت پڑے گی جسے بنانا ممکن نہیں ہے۔

ریڈیو فریکوئینسی (R.F) کیریئر سگنل: ہر ٹی وی اسٹیشن پر الگ الگ فریکوئینسی کے Ocillation پیدا کیے جاتے ہیں۔ ان کی فریکوئینسی نشر کیے جانے والے آڈیو اور ویڈیو سگنل کی فریکوئینسی سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ انھیں R.F. کیریئر سگنل کہا جاتا ہے۔ R.F. کیریئر سگنل کو نشر کیے جانے والے سگنل سے Modulate کیا جاتا ہے۔

فریکوئینسی ماڈیولیٹر سرکٹ: یہ سرکٹ کیریئر فریکوئینسی کو نشر کیے جانے والے سگنل کی سرعت کے مطابق تبدیل ہوتا ہے۔ کیریئر فریکوئینسی کا Amplitude (اے سی دولٹس کا سب سے بڑا پیا) پہلے جیسا ہی رہتا ہے۔

ایمپلی ٹیوڈ ماڈیولیٹر سرکٹ: یہ سرکٹ کیریئر سگنل کے ایمپلی ٹیوڈ کو نشر کیے جانے والے سگنل کی سرعت کے مطابق تبدیل ہوتا ہے۔ کیریئر سگنل کی فریکوئینسی پہلے جیسی ہی رہتی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

نشر کی جانے والی صوتی لہروں کو مائکروفون میں بھیجنے سے آڈیو سگنل حاصل ہوتا ہے۔ ایمپلی

فائراس سگنل کے پیا کو بڑھاتا ہے۔آرایف آسیلیٹر سے کیریئر سگنل پیدا کیا جاتا ہے۔کیریئر سگنل اور آڈیو سگنل کو فریکوئینسی ماڈیولیٹر میں بھیجا جاتا ہے۔ماڈیولیٹر سے ملنے والے فریکوئینسی ماڈیولیٹڈ کیریئر سگنل کو ایریل میں بھیج دیتا ہے۔ایریل میں کرنٹ چلنے سے ریڈیائی لہریں پیدا ہوتی ہیں جو چاروں طرف 30/کروڑ میٹر فی سیکنڈ کی روانی سے پھیل جاتی ہے۔ایریل کی لمبائی کیریئر سگنل کی فریکوئینسی پر منحصر کرتی ہے۔ٹی وی ریسیوران لہروں کو گرفت میں لیتا ہے اور آڈیو سگنل کر کے لاؤڈ اسپیکر کو دیتا ہے جس سے نشر کی گئی آواز ریسیور پر سنائی دینے لگتی ہے۔

ٹی وی اسٹیشن سے تصویر کا نشر

ٹیلی ویژن کیمرہ تصویر سے آنے والی روشنی کی لہروں کو ویڈیو سگنل میں تبدیل کرتا ہے۔ویڈیو سگنل ایک آر ایف کیریئر سگنل کو ایمپلی ٹیوڈ ماڈیولیٹ کرتے ہیں۔ماڈیولیٹ آر ایف سگنل کو ہی ایریل میں بھیجا جاتا ہے۔اس سے ریڈیائی لہریں پیدا ہوتی ہیں جو 30/کروڑ میٹر فی سیکنڈ کی روانی سے چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔

روشنی کی لہر (Light Wave): جن کرنوں کے باعث کوئی شئے ہمیں دکھائی دیتی ہے ان کرنوں کو Light Wave کہا جاتا ہے۔یہ لہریں Electro Magnatic لہروں کی ایک مثال ہیں۔ان لہروں میں کوئی Current نہیں چلتی اور کوئی وولٹس نہیں بنتے۔

ویڈیو سگنل (Video Signal): کسی تصویر کے الگ الگ نکتے یکساں شکل میں چمکیلے نہیں ہوتے۔کسی سرکٹ میں نکات کی چمک کی یہ اطلاع سلسلہ وار طریقے سے ایک کے بعد دوسرے نکتہ کے لیے پہنچے اور زیادہ چمک کے نکتے کے لیے زیادہ وولٹس بنیں اور کم چمک کے نکتے کے لیے کم وولٹس بنیں تو ایسے بننے والے سگنل کو ویڈیو سگنل کہا جاتا ہے۔

روشنی کی لہروں کا ویڈیو سگنل میں تبدیل ہونا (Light Waves Converts into Video Signal): تصویر سے آنے والی روشنی کی کرنوں کو Photo Electric Effects کے ذریعہ Electrical Image میں تبدیل کیا جاتا ہے۔اس شبیہ کو ایک الیکٹران بیم اسکین کرتی ہے جس سے ویڈیو سگنل بنتا ہے۔

فوٹو الیکٹرک ایفیکٹس (Photo Electric Effects): سلور آکسائڈ وغیرہ کچھ ایسے مادے ہیں جن پر روشنی کی لہریں پڑنے سے ان مادوں میں سے الیکٹران نکلنے لگتے ہیں۔ اس عمل کو Photo Electric Effects کہا جاتا ہے۔ مادے سے نکلنے والے الیکٹرانوں کی تعداد، گرنے والی روشنی کی سرعت پر منحصر کرتی ہے۔ زیادہ تیز روشنی سے زیادہ الیکٹران نکلتے ہیں۔

تصویر کی برقی شبیہ میں تبدیلی (Picture Conversion into Electrical Image): اس کے لیے موزیک اور ڈی سی سپلائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ موزیک بہت چھوٹے چھوٹے Capacitors کا بنا ہوتا ہے۔ تانبے کی ایک چادر ان سبھی Capacitors کے ایک سرے کا کام کرتی ہے۔ اس چادر کے اوپر ابرق کی ایک پتلی چادر ہوتی ہے جو Bad Conductor کا کام کرتی ہے۔ ابرق کی بالائی سطح پر چاندی کے قریب دو لاکھ ذرّات لگے ہوتے ہیں جو Capacitors کے دوسرے سرے کا کام کرتے ہیں۔ یہ ذرّے ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں اور ان پر کسی فوٹو الیکٹریکل مادے کا لیپ چڑھا ہوتا ہے۔

موزیک کے پاس دھات کی ایک Collector Ring لگی ہوتی ہے۔ ڈی سی سپلائی کا (+) سرا Ring سے منسلک ہوتا ہے اور (-) سرا موزیک کے تانبے کی چادر سے منسلک ہوتا ہے۔

ٹی وی کیمرے کا لینس تصویر کو موزیک پر فوکس کرتا ہے۔ فوٹو الیکٹریکل اثر کے باعث نکلے ہوئے الیکٹرانوں کو تانبے کی چادر پر بھیج دیتا ہے۔ اس طرح چاندی کے ذرّے اور تانبے پلیٹ سے بنے چھوٹے چھوٹے Capacitor چارج ہو جاتے ہیں اور موزیک پر تصویر کی برقی شبیہ (Electrical Image) بن جاتی ہے۔ ہر Capacitor پر چارج کی مقدار اس Capacitor پر پڑی ہوئی روشنی کی رفتار پر منحصر کرتی ہے۔

برقی شبیہ کی ویڈیو سگنل میں تبدیلی (Electrical Image Converts into Video Signal): یہ تبدیلی ایک الیکٹران بیم (کرن) کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ٹی وی کیمرے میں ایک الیکٹران گن ہوتی ہے جس سے یہ بیم نکلتی ہے اور موزیک کے کسی نکتے پر گرتی ہے۔ اس نکتے پر جتنے الیکٹران کی کمی ہوتی ہے اتنے ہی الیکٹران بیم سے لے کر یہ نکتہ تھم جاتا ہے، ساتھ ہی اتنے ہی الیکٹران تانبے کی پلیٹ سے نکلتے ہیں جو واپس الیکٹران گن پر پہنچ جاتے ہیں۔

Deflection Circuites کی مدد سے بیم کو دائیں بائیں اور اوپر نیچے چلایا جاسکتا ہے۔
اس عمل سے موزیک کے چھوٹے چھوٹے Capacitors ایک کے بعد ایک ڈسچارج ہوتے جاتے ہیں۔ Resistance میں سے گزرنے والے الیکٹرانوں کی وجہ سے Resistance پر وولٹس پیدا ہوتے ہیں جنھیں ویڈیو سگنل کہا جاتا ہے۔

الیکٹران بیم (کرن) کو دائیں بائیں اوپر نیچے چلانے کا کام: یہ کام Horizontal Deflection Circuit اور Vertical Deflection Circuit کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ الیکٹران بیم کی کسی خط کے نکات پر بائیں سے دائیں کی طرف چلنے کے عمل کو Horizontal Trace کہا جاتا ہے۔ Trace ختم ہونے کے بعد بیم کچھ عرصے کے لیے بند ہوجاتی ہے اور اسی عرصہ میں واپس جا کر نچلی خط کے پہلے نکتے پر پہنچ جاتی ہے۔ اس عمل کو Horizontal Retrac کہا جاتا ہے۔ اسی طرح پہلے خط سے دوسرے خط پھر تیسرے خط سے بیم آخری خط کی طرف مسلسل نیچے اترتی جاتی ہے۔ اس عمل کو Vertical Trace کہا جاتا ہے۔ Trace پورا ہونے پر بیم کچھ عرصہ کے لیے بند ہوجاتی ہے اور اسی عرصے میں واپس پہلے خط کے پہلے نکتے پر پہنچ جاتی ہے۔ اس عمل کو Vertical Retrac کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسری تصویر کا متوازی ٹریس شروع ہوجاتا ہے۔

Horizontal Deflection Circuite ایک سیکنڈ میں 15625 خطوط کا Trace اور Retrace کرتا ہے۔ Vertical Deflection Circuite ایک سیکنڈ میں 50 بار بیم کو اوپر سے نیچے لاتا ہے اور نیچے سے اوپر لے جاتا ہے۔

ٹرانسمیٹر اور ریسیور کا تال میل (Synchronisation of Transmitor & Reciever): تصویر کا معقول ٹیلی کاسٹ اور ریسیور پر مناظر کی ہو بہو عکاسی کے لیے ضروری ہے کہ ٹرانسمیٹر اور ریسیور پر مندرجہ ذیل عوامل کارفرما ہوں:

1- فی سیکنڈ 15625 خطوط کے سگنل بنیں، ان کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔

2- ہر 625 خطوط کے بعد نئی تصویریں ٹیلی کاسٹ اور موصول ہوں

3- Horizontal اور Vertical Retraces کے دوران الیکٹران بیم بند رہے۔

4-Horizontal Retrace کے بعد بیم ذیلی خط کے پہلے نکتہ پر پہنچے یعنی کسی بھی قیمت پر ادھر ادھر نہ ہو۔

5-Vertical Retrace کے بعد بیم نئی تصویر کے پہلے خط کے پہلے نکتہ پر ہی پہنچے، ادھر ادھر نہ ہو

6-دونوں مقامات پر پہلے خط کا Trace اور Retrace ایک ساتھ شروع ہو۔

ان سبھی عوامل میں ایک ساتھ تال میل (Synchronisation) ہونے پر ہی ریسیور پر صحیح تصویر بنتی ہے۔ Synchronisation ہونے پر موزیک اور ریسیور سے ملحقہ نکتوں پر سگنل ایک ساتھ بنتا ہے۔

ٹی وی ریسیور (ٹیلی ویژن کے کام کرنے کا طریقہ)

ویڈیو سگنلوں کا تصویروں میں بدلنا: ہر ٹی وی میں ایک پکچر ٹیوب ہوتا ہے جو ویڈیو سگنلوں کو تصویر میں تبدیل کر دیتا ہے۔ پکچر ٹیوب کے اسکرین پر ایسا مسالہ لگا ہوتا ہے کہ جس نکتہ پر بھی الیکٹران گرے اسی نکتے سے روشنی نکلنے لگتی ہے۔ زیادہ الیکٹران گرنے سے زیادہ چمک اور کم الیکٹران گرنے سے کم چمک پیدا ہوتی ہے۔ ٹی وی On کرنے پر پکچر ٹیوب کے کیتھوڈ سے الیکٹران بیم نکلنے لگتی ہے اور اسکرین کے کسی نکتہ پر ٹکراتی ہے۔ پورے اسکرین کے نکات کو چمکدار بنانے کے لیے یہ بیم ان پر باری باری سے گرتی ہے۔ بیم کو اس طرح دائیں بائیں اور اوپر نیچے چلانے کے لیے پکچر ٹیوب کے یوک میں کرنٹ بھیجی جاتی ہے۔ پورے چمکدار اسکرین کو راسٹر کہا جاتا ہے۔

کیتھوڈ سے نکلنے والے الیکٹرانوں کی تعداد کیتھوڈ کے وولٹس پر منحصر کرتا ہے۔ Antennae نہ لگا ہونے پر کیتھوڈ کے وولٹس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے جس سے پورے اسکرین پر ایک سی چمک رہتی ہے۔ ایسے اسکرین کو پلین راسٹر کہا جاتا ہے۔

Antenae لگانے پر ٹرانسمیٹر کی لہروں سے بننے والے سگنل ٹی وی میں داخل ہوتے ہیں۔ ٹی وی کے کئی سیکشنوں کی مدد سے ویڈیو سگنلوں کو الگ کر لیا جاتا ہے اور پکچر ٹیوب کے کیتھوڈ پر دیا

جاتا ہے۔اس سے کیتھوڈ کے وولٹس میں تبدیلی ہوتی ہے جس سے اسکرین کے الگ الگ نکات پر گرنے والے الیکٹرانوں کی تعداد یکساں نہیں رہتی۔ نتیجتاً کوئی نکتہ کم چمکتا ہے اور کوئی زیادہ اور کسی سے روشنی بالکل نہیں نکلتی ہے۔ایسے غیر برابر چمک والے راسٹر کو ہی ٹیلی ویژن کی تصویر کہتے ہیں۔

ٹی وی ٹرانسمیٹر پر ایک آر ایف کیریئر فریکوئینسی کو ویڈیو سگنل سے Amplitude Modulate کیا جاتا ہے اور دوسری آر ایف کیریئر فریکوئینسی کو آڈیو سگنل سے Frequency Modulate کیا جاتا ہے۔ٹی وی ریسیور پر ان عوامل کا الٹا ردِ عمل ہوتا ہے۔

ٹی وی انٹینا کے ذریعہ لہروں کا آر ایف سگنلوں میں بدلنا: انٹینا سے ٹکرانے والی ریڈیو لہریں انٹینا میں بہت ہی کم وولٹ میں ماڈیولیٹیڈ سگنل پیدا کرتا ہے۔انٹینا سے ان سگنلوں کو ٹیونر میں بھیجا جاتا ہے۔

ٹیونر کے ذریعہ کیریئر فریکوئینسیوں میں تبدیلی: ٹیونر چینل سلیکشن کا کام کرتا ہے اور ہر چینل کے سگنلوں کی کیریئر فریکوئینسیوں کو بدل دیتا ہے۔ٹی وی کے ٹیونر سے 38.9 میگا ہرٹز کی ایک کیریئر فریکوئینسی نکلتی ہے جس پر ویڈیو سگنل پہلے جیسا ہی Amplitude Modulated رہتا ہے۔ ٹیونر سے MHz33.4 کی دوسری فریکوئینسی نکلتی ہے جس پر آڈیو سگنل پہلے جیسا ہی Frequency Modulated رہتا ہے۔ایسا کرنے سے ٹی وی کے سرکٹ بہت آسان ہو جاتے ہیں۔ٹیونر سے آنے والے سگنلوں کو آئی ایف سگنل (Intermediate Frequency Signal) کہا جاتا ہے اور انھیں IF سیکشن میں بھیجا جاتا ہے۔یہ سیکشن دو کام کرتا ہے:

(1) یہ سیکشن MHz38.9 کے سگنلوں میں سے ویڈیو سگنلوں کو الگ کر دیتا ہے۔ان ویڈیو سگنلوں کی قوت 3-2 وولٹ ہوتی ہے۔ان سگنلوں کو ویڈیو سیکشن میں بھیجا جاتا ہے تاکہ وہاں سے سنک سیکشن سے بھی یہ گزر سکے۔

(2) ٹیونر سے آنے والے MHz33.4 کے ساؤنڈ آئی ایف سگنلوں کی کریئر فریکوئینسی کو تبدیل کرتا ہے اور MHz33.4 کی جگہ پر MHz5.5 پر فریکوئینسی ماڈیولیٹیڈ آڈیو سگنل دیتا ہے۔ ان MHz5.5 ساؤنڈ آئی ایف سگنلوں کو ساؤنڈ سیکشن میں بھیجا جاتا ہے۔

ساؤنڈ سیکشن کا کام: یہ سیکشن MHz5.5 ساؤنڈ آئی ایف سگنلوں میں سے آڈیو سگنل الگ

کرتا ہے اور ان آڈیو سگنلوں کو ایمپلی فائی کر کے لاؤڈ اسپیکر کو دیتا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر ان سگنلوں کو صوتی لہروں میں بدل دیتا ہے۔

ویڈیو سیکشن کا کام: آئی ایف سیکشن سے آنے والے 3-2 وولٹ کے ویڈیو سگنلوں کو یہ سیکشن ایمپلی فائی کر کے 80-70 وولٹ کے ویڈیو سگنل بنا کر پکچر ٹیوب کے کیتھوڈ کو دیتا ہے۔

سنک سیکشن کا کام: آئی ایف سیکشن میں سے آنے والے مکمل ویڈیو سگنلوں میں سے یہ سیکشن سنک سگنلوں کو الگ کر دیتا ہے۔ Horizontal سنک سگنلوں کو Horizontal سیکشن میں بھیجا جاتا ہے اور Vertical سنک سگنلوں کو Vertical سیکشن میں بھیجا جاتا ہے۔

Vertical سیکشن کا کام: اس سیکشن میں Hz50 کی پلس پیدا ہوتی ہے جنہیں پکچر ٹیوب کے یوک میں بھیجا جاتا ہے۔ Vertical سنک پلس اس سیکشن کی پلس کی فریکوئینسی کی قوت بدلنے نہیں دیتی ہے۔

Horizontal سیکشن کا کام: اس سیکشن میں Hz 15625 کی پلس پیدا ہوتی ہے جسے یوک کے Horizontal Coil میں بھیجا جاتا ہے۔ اس سیکشن سے 18000 وولٹ کی ڈی سی سپلائی بھی پیدا ہوتی ہے جسے پکچر ٹیوب کے فائنل اینوڈ کو دیا جاتا ہے۔ اس سیکشن سے کم وولٹ کی ڈی سی سپلائی بھی پیدا ہوتی ہے جسے ٹی وی کے الگ الگ سیکشنوں کو دیا جاتا ہے۔

پاور سپلائی کا کام: یہ اے سی مینس کی سپلائی کو ڈی سی وولٹس میں تبدیلی کرتی ہے۔ ان ڈی سی وولٹس کے آنے کے بعد ہی ٹی وی کا سیکشن کام کرنا شروع کرتا ہے۔

ٹی وی ریسیور کے ویڈیو سیکشن اور پکچر ٹیوب کا کام: آئی ایف سیکشن سے آنے والے ویڈیو سگنلوں کو ویڈیو سیکشن ایمپلی فائی کرتا ہے اور پکچر ٹیوب کے کیتھوڈ کو دیتا ہے۔ کیتھوڈ سے الیکٹران بیم نکلتی ہے جو ٹی وی کے اسکرین کے نکات پر ایک ایک کر کے ٹکراتی ہے۔ اسکرین پر لگے کیمیکل میٹریل پر الیکٹران بیم کے ٹکرانے سے راسٹر بنتا ہے۔ ویڈیو سگنل الیکٹران بیم میں الیکٹران کی تعداد کو کم زیادہ کرتی ہے جس سے راسٹر پر تصویر بنتی ہے۔

ویڈیو سیکشن کا کام: کسی بھی ٹی وی کا ویڈیو سیکشن خاص طور پر تین کام کرتا ہے:

(1) آئی ایف سیکشن سے آنے والے MHz5.5 ساؤنڈ آئی ایف سگنلوں اور ویڈیو سگنلوں

کو الگ کرتا ہے۔

(2) ساؤنڈ آئی ایف سگنلوں کو یہ سیکشن گراؤنڈ کر دیتا ہے اور ویڈیو سگنلوں کو ایک Vasiable Resistance میں بھیجتا ہے۔ اس Resistance کو Contrast Control کہا جاتا ہے۔

(3) Contrast Control سے آنے والے سگنلوں کو ایمپلی فائی کر کے پکچر ٹیوب کے کیتھوڈ کو دیتا ہے۔

پکچر ٹیوب کا کام مندرجہ ذیل ہے:

(1) گرم ہونے پر اس کے کیتھوڈ سے الیکٹران بیم نکلتی ہے۔

(2) اس کے اندر لگی Conducting Coating پر 18000 وولٹ ڈی سی دیے جاتے ہیں۔ یہ وولٹ الیکٹران بیم کو اسکرین کی طرف کھینچتی ہے۔

(3) یوک میں لگے Deflection Coils میں دوڑنے والی کرنٹ بیم کے اوپر نیچے دائیں بائیں چلاتی ہیں۔ $\frac{1}{25}$ سیکنڈ میں الیکٹران بیم 625 خطوط بنا کر پورا اسکرین بھر دیتی ہے۔

(4) اسکرین پر زنک سلفائڈ جیسے کیمیکل میٹریل لگے ہوتے ہیں۔ الیکٹران بیم کے ٹکرانے سے اس میٹریل میں چمک پیدا ہوتی ہے۔ ہر نکتہ پر یہ چمک کچھ لمحوں تک رہتی ہے اور پورا اسکرین چمکنے لگتا ہے۔

(5) اسکرین پر سے یہ الیکٹران 18000 وولٹ کی سپلائی میں ہو کر کیتھوڈ پر واپس پہنچ جاتے ہیں۔

ٹی وی کا ویڈیو سیکشن: اس سیکشن میں دو ٹرانزسٹر BF-195 اور BD115 لگے ہوتے ہیں۔ IC 3068 کی پن 19 سے نکلنے والے MHz5.5 ساؤنڈ آئی ایف سگنل اور Complete Video Signals کو BF-195 کے Base پر دیا جاتا ہے۔ اس ٹرانزسٹر کے ایمچر پر Contrast Control اور MHz5.5 Trap Circuit لگے ہوتے ہیں۔ Trap Ciruit میں ہو کر MHz5.5 سگنل گراؤنڈ ہو جاتے ہیں اور ویڈیو سگنل Contrast Control میں چلے جاتے ہیں۔

Contrast Control سے ویڈیو سگنلوں کو BD-115 کے Base پر دیا جاتا ہے اور ایمپلی

فائی ہوکر یہ سگنل Collector پر ملتے ہیں۔ یہاں سے انھیں پکچر ٹیوب کے کیتھوڈ پر دیا جاتا ہے جہاں سے کیتھوڈ سے نکلنے والی الیکٹران بیم کو متاثر کرتی ہے۔

Deflection Coils میں دوڑنے والی کرنٹ کی وجہ سے بیم پورے اسکرین کو اسکین کرتی ہے۔ اسکرین پر پہنچنے والی الیکٹران 18000 وولٹ کی سپلائی میں ہوکر واپس کیتھوڈ پر پہنچ جاتے ہیں۔

ویڈیو سگنلوں کا تصویر میں بدلنا: اسکرین پر تصویر بنانے کے لیے پہلے اسکرین کو یکساں طور پر چمکدار بنایا جاتا ہے۔ ایسے چمکدار اسکرین کو راسٹر کہا جاتا ہے۔ اس کے لیے کیتھوڈ کو ڈی سی وولٹس دیے جاتے ہیں۔ کیتھوڈ سے نکلنے والے الیکٹرانوں کی تعداد کیتھوڈ کے وولٹس پر منحصر کرتی ہے۔ اس لیے ڈی سی وولٹس دینے سے الیکٹرانوں کی تعداد یکساں رہتی ہے اور اسکرین پر راسٹر آجاتا ہے۔

اسکرین کے الگ الگ نکتوں پر اس چمک کو الگ الگ مقدار میں کم کرنے سے تصویر بنتی ہے۔ اس کے لیے کیتھوڈ کے ڈی سی وولٹس میں ویڈیو سگنلوں کے وولٹس کو ملا دیا جاتا ہے۔ اس سے الیکٹرانوں کی تعداد میں تبدیلی ہوتی ہے۔ جس نکتے پر الیکٹران بالکل نہیں پہنچتے وہ نکتہ اسکرین پر کالا نظر آتا ہے۔ اسکرین کے ایک ایک نکتے پر تصویر اسی طرح بنتی جاتی ہے جس طرح ٹی وی کیمرہ کے موزیک کے ایک ایک نکتہ سے ویڈیو سگنل بنایا گیا تھا۔

Persistance of Vision کا ٹیلی ویژن میں استعمال: اگر کوئی تصویر بہت کم وقت کے لیے اسکرین پر ابھرے تو بھی اس تصویر کا اثر ہماری آنکھوں پر قریب $\frac{1}{16}$ سیکنڈ تک رہتا ہے۔ آنکھوں کی اس خوبی کو Persistance of Vision کہا جاتا ہے۔ اسی خوبی کی وجہ سے ٹی وی اسکرین پر ایک کے بعد ایک نکتہ پر بننے والی لاتعداد چھوٹی چھوٹی تصویروں کو آنکھ ایک پوری تصویر کی شکل میں دیکھتی ہے، کیونکہ کسی ایک تصویر کے سبھی چھوٹے چھوٹے تصویر $\frac{1}{25}$ سیکنڈ میں اسکرین پر بن جاتے ہیں۔

کتابیات

1. An introduction to Mass Media, Fred Fedler, Harcourt Press, USA, 1987.
2. Basic Lessons in Communication, A.S. Shanmugan, University of Mysore, 1982.
3. Big Media Little Media, Vilber Shrom, Tej Publications, California, 1977.
4. Broadcasting in India, G.S. Awasthi, Allied Publisher, 1965.
5. Broadcasting and the People, Masani Mehra, NBT, 1976.
6. Broadcast News, Ted White, Focal Press, Oxford, 2002.
7. Cable Television, Glitter R.Gloom, IIMC, New Delhi.
8. Communication Policy, M.B. Desai, UNESCO, 1977.
9. Communicational and Traditional Media, IIMC, 1981.
10. Communication Develpment and the Third World, Stevenson I.Robert, Logman Co. New York, 1988.
11. Communication Technology: The New Media & Society, Evert K. Rogers, New York Free Press, 1986.

12. Digital Television Productions, Jeremi Orlibar, Arnold Publisher, 2002.
13. Editing the Day's News, George C. Bastian, Leland D.Case, Floyed K. Baskette, The Macmillan Company, New York 1956.
14. Editing Small Newspaper, Walter Rae, M.S. Mill Co. New York, 1943.
15. Handbook of Communication Science, Burger & Toffy, Newburry 1987.
16. Human Communication System, Robert Harper, Harper & Raw Publication, New York.
17. India's Information Revolution, Arvind Sahgal & E.M. Rogers.
18. Mass Communication and Journalism in India, D.S. Mehta, Allied Publishers LTD, New Delhi, 1992.
19. Mass Communication, R.K. Chatterjee, National Book Trust, Thomson Press, 1973.
20. Mass Communication in India, Kemal J. Kumar, Jayer Publishing House, New Delhi.
21. Media Teaching, Fleming Dave, Blackwell Publication, Oxford, 1993.
22. Non Editing: Story Telling, Aesthetics and Crafd, Brias Batton CMP Books, 2002.
23. Presenting for TV and Video, Zoen Iorian Linn, AFC Publishers, London, 2001.
24. Production Design for Television, Tarry Brian, Focal Press, 1993.
25. Stage Lighting, Richard Pilbro, Drama Book Publishers, 1991.
26. Television in India, R.N. Acharya, Mass Publication, Delhi, 1987.
27. Television Field Production & Reporting, Fredrick Shook, Longman Publishers, 1996.

28. Television Production, Gerald Milesson, Focal Press, 1999.

29. Television Production Handbook, Harber Gentle, Vadsworth, Thomson Learning, 2000.

30. Technique of Lighting for Television & Motion Pictures, Gerald Millerson, Focal Press, 1992.

31. The Development & Future of Communications Technique Educational Media International: Volume 25(1), Redwood Pater, 1988.

32. The Impact of TV on Viewers, A. Narayan, Soumaiyya, Bombay.

33. The Professional Journalist, John Hohenber, Amerind Publishing Co., New Delhi.

34. Video Editing A Post Production Primer, Steven Brown, Focal Press, 1997.

(35) جن مادھیم اور پترکاریتا (پرتھم کھنڈ)، پروین دکشت، سہیوگی ساہتیہ سنستھان کانپور، ۱۹۸۳ء

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی چند مطبوعات

رہبر اخبار نویسی

مصنف : سیّد اقبال قادری

صفحات: 751

قیمت : -/172 روپے

منظر نامہ۔ ہوتو تو

مصنف : گلزار

صفحات: 152

قیمت : -/60 روپے

منظر نامہ۔ خوشبو

مصنف : گلزار

صفحات: 138

قیمت : -/69 روپے

منظر نامہ۔ کوشش

مصنف : گلزار

صفحات: 86

قیمت : -/48 روپے

منظر نامہ۔ میرا

مصنف : گلزار

صفحات: 228

قیمت : -/120 روپے

منظر نامہ۔ میرے اپنے

مصنف : گلزار

صفحات: 141

قیمت : -/63 روپے

₹ 93/-

ISBN: 978-93-5160-041-1

9 789351 600411

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Farogh-e-Urdu Bhawan, FC- 33/9, Institutional Area,
Jasola, New Delhi-110 025